



روز بزم

# کامیاب



۷۷۰۹۱۶۱

۵۹۱۴۲-  
۴۰  
۶۷۱  
۶۷۱



عالم بھی ادا تھے، دنیا کی مشکل کے لئے اس کتاب میں نہایت مؤثر وظائف اور  
تیرہ صدت اعمال و نقوش جمع ہیں۔ جیت سے (تین بولے)

**کلید مراد** اس کتاب میں عارض انگلے اور اوس حاصل کرنے کے طریقے، کلام  
اور احادیث سے اخذ کردہ نوح کے گئے ہیں۔ جیت سے (راٹھ آئے)

**فیضانِ قدسی** یعنی فضائل و اعمال آیت الکرسی، آیت الکرسی کے فضائل اور  
اس کے پڑھنے کے نہایت مجرب اعمال جمع ہیں۔ جیت سے

**اعمالِ مجرب** مجموعہ۔ اس کے حصے ہیں۔ (۱) اعمالِ سورہ اخلاص جیت سے  
اعمالِ سورہ نزل جیت سے اعمالِ سورہ فاتحہ۔ جیت سے اعمال کے بچاؤ

خبرداروں کے لئے مجموعی جیت سے۔ جو یہ اعمال نہایت مقبول ہوا اور اس  
کئی ایسے نوح کے پڑھے ہیں۔

### اسلامی تعلیمات اور دینی مکتوبات کی کتابیں

۱۔ **فلاحِ دین دنیا** اس جامع مذہبی کتاب میں نہایت عمدگی کے ساتھ وہ تمام  
دینی اور دنیاوی معلومات جمع کر دی ہیں جن کی ایک  
مسلمان کو ضرورت ہو سکتی ہے یہ کتاب تمام دینی مسائل پر جامع ہے اور مذہبِ اسلام  
کی ایک مجموعی سی انساٹھ بیڑا جو جیت سے

۲۔ **اسلامی زندگی** فلاحِ دین دنیا کا دوسرا حصہ جو جس زیادہ تر وہ اسلامی  
کتابیں جن مسلمان کے گھر میں موجود ہوں اس کو کسی مسئلہ کے دریافت کرنے اور دینی  
دہائی حاصل کرنے کے لئے کسی مولوی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہایت  
مفید کتابیں ہیں، اسلامی زندگی کی قیمت عام ہے۔

**اسلام اور عبادت** طے کے طے چند غلط کو زبان سے ادا کرنے میں بھی اگر ایک  
دانت اور ایک لڑتے جو دیکھیں اگر عبادتوں کا اصلی مقصد اور  
مفہوم صحیح معلوم ہو تو یقیناً ان کا لطف اور ان کی سربہت جڑ جائے گی۔ اس کتاب  
اسلام اور عبادت میں مختصر سیل صاحب بریلوی نے نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے اصلی  
مقصد بتائے ہیں اور بہت ہی دل طریقہ پر ثابت کیا ہے کہ عبادت الہی کے اس بستر  
طریقے اور کئی نہیں ہو سکتے، اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ممکن ہے کہ نماز اور روزہ میں  
جگہ اور جگہ گفت دے آئے۔ جیت سے

**اسلام اور عورت** اس کتاب میں ڈاکٹر مسیحہ صاحب نے بتایا ہے کہ اسلام  
عورت کا کیا درجہ رکھا ہے۔ مرد و عورت کے حقوق کیا کیا ہیں اور  
کس طرح وہ انسانی دنیا کی مکمل میں مرد کے برابر کا حصہ لیتی ہے۔ عورت کے متعلق اپنی زیادہ  
اجتناب سے اور اپنی صحیح معلومات اور دینی کتاب میں عورت کی جگہ بہت ہی دلچسپ  
ہو جیت سے (اردو آئے)

**اسلام اور مذہبیت** یہ بھی ڈاکٹر مسیحہ صاحب کی ایک نازہ تصنیف ہے جو انجیل  
درج ہے اس کتاب میں انسانی تمدن اور معاشرت کے  
متعلق تمام اسلامی تعلیمات کو نہایت دلکش اور دل آویز طریقے سے بیان کیا گیا  
ہو نہایت ہے۔

**اسلام کا انجام**۔ مقرر کے شیخ الشارح کے ایک عربی رسالہ ترجمہ جو عیسائی دلائل

عقلی و عقلی سے اسلام کے نیک انجام کو ثابت کیا گیا ہے جیت سے  
اسلامی لوجیک۔ اس اسلامی توحید کی خوبیاں و برتری ثابت کی گئی ہے جیت سے

**اسلام کے ضروری عقائد** تبلیغ اسلام کا رسالہ جو معین نام سے ظاہر ہو لاکھوں  
کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ جیت سے (دوا آئے)

**دلائلِ اسلام** یہ کتاب تبلیغی فن کی طرف سے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب شائع کی  
ہو اور دوبارہ اصلاح خود لکھا ہے۔ اس میں اسلام کی صداقت کے زبردست  
دلائل ہیں۔ جیت سے (راٹھ آئے)

**تشریح الکفر** اس میں بتایا گیا ہے کہ کافر کے کتھے ہیں اور کافروں کے متعلق،  
اسلامی احکام کیا ہیں۔ مصنف مولانا عبدالحامد صاحب علم و دنیا  
حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب لکھا ہوا ہے۔ جیت سے (چرا آئے)

**روزہ کے احکام و مسائل** از جناب مفتی مولوی عبدالحامد صاحب مفتی اعظم  
ریات اور حضرت خواجہ صاحب اپنے  
دیباچہ کے ساتھ تبلیغ کے لئے شائع کیا ہے۔ جیت سے (راٹھ آئے)

**اسلامی تعلیم** زندگی میں جہدِ اسلامی مسائل کی ضرورت پیش آسکتی ہے وہ سب  
اس کتاب میں بیان ہیں۔ یہ کتاب مذہبِ اسلام کے تلامذہ  
ایک تجربہ کار اعلیٰ ہوا اسکی مدد سے آپ مذہب کی صحیح معلومات اور نجات کا راستہ  
معلوم کر سکتے ہیں۔ جیت سے (تین بولے)

### سردکارِ کمالات اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کے حالات

**سردارِ انبیا** جناب مولوی الف وین صاحب کیل ڈی کوٹ پنجاب کی لکھی ہوئی قابل  
اور دلنشین سیرت نبوی جیت سے (دوا آئے)

**میلادِ نامک** حضرت خواجہ حسن نظامی کی شہرہ تصنیف ہے جس میں ذکرِ اسلام کیا ہے اور سیرت نبوی  
بھی عورت و میلادِ شریف کی مجلس میں شرح و تفسیر سے پڑھتے ہیں۔ جیت سے

**محمد نامک** جس میں حضرت امیرِ مسلم علیہ السلام کی شہادت کے واقعات کو نہایت خوب  
طریقے سے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب بیان کیا ہے شہید  
ددوں میں مقبول ہے۔ جیت سے (ایک بولے)

لے دور کا اسلام، خواجہ صاحب ایک شوقیہ فن تشریف لکھی ہے۔ نہایت مؤثر تفسیر  
در ویشی مولود شریف، مصنف مولانا شاہ ابراہیم خان صاحب طائی جیت سے

**اہل بیت کے معجزات**۔ مصنف شیخ محمد صاحب، قیت سے (چرا آئے)  
**حضرت محمد کے حالات (ہندی)** جناب خضر خاں کاشانی سرت محمد کا ہندی  
ترجمہ جو قصاصہ تبلیغ کے لئے خواجہ صاحب نے

شائع کیا ہے۔ جیت سے (راٹھ آئے)  
اسلامی رسول (ہندی) رسولِ مصلیٰ علیہ السلام کی مختصر سوانح عمری ہندی جیت سے

**ایک جن کی لغت** رسولِ مصلیٰ علیہ السلام کے ہندو مسلمان ہونے والے جن کا  
عربی تفسیر سے آدھور جس کے جیت سے

**ہندو کی لغت** جو ہندی دورِ امام صاحب کو ترقی کی لغت تھیں جن کو خواجہ صاحب نے  
سلسلہ تبلیغ شائع کیا۔ جیت سے (چرا آئے)  
جناب سردار گوردت سنگھ صاحب داماد بریلوی لکھی ہوئی سیرت رسول  
محمد کی سرکار مقبول ہیت، (راٹھ آئے)





خواجہ صاحب نے چھپوائی۔ جنت ایک آند (۱۸)

جس پر بتایا گیا ہے کہ حدیثات اسلام کی اس پر اداسی پکھیلنے پر  
انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ جنت علم (ایکویں)

اسلام اور آریہ سماج کی تباہی۔ معتقد مودی استقبال احمد نظامی۔ تہذیب

سوانح اور تاریخی کتبین

فرید نامہ۔ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی مشہور تصنیف ہے جس میں گنگا کے واقعہ  
جسے قید سے بنی آرمیہ کے آخری بادشاہ ملک نہایت مستند تاریخی حالات ہیں، بیکار  
عمر اس کا دوسرا حصہ ہے اور اس کی تمام ہندوستان میں مہم ہو چکی ہے۔ جنت علم  
سلاطین عباسیہ حصہ اول اس میں عباسی سلطنت کی ابتدا سے ہندوستان  
اس ملک کا تذکرہ اور کل تاریخی حالات ہیں مولف

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب، جنت علم  
سلاطین عباسیہ حصہ دوم اس میں اہل رشید سے لیکر سلطنت عباسیہ کے آخری  
اس ملک کے تاریخی حالات ہیں جو نہایت دلچسپ اور نادر  
کچھ لکھے ہیں۔ جنت ایکویہ (۱۹)

فاطمی دعوای اسلام انتہی اسلام سے لیکر ایک جنگ بنی فاطمہ نے اشاعت تبلیغ  
اسلام کے جو کام کئے وہ اس خواجہ صاحب نے اس کتاب  
میں جمع کئے ہیں۔ ملک میں بہت مقبول ہوئی اور ہزاروں کی تعداد میں پک  
جس کی جنت تین دویہ (۲۰)

شامی جہاد ان اسلامی لکڑیوں کے حالات جو فتح شام کے سلسلہ میں ہوئے  
حضرت خواجہ صاحب، یہ کتاب مسلمانوں کی مجلسوں میں عام طور  
سے پڑھی جاتی اور عام و خاص میں مقبول ہے۔ جنت علم

غزوانی جہاد۔ سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان جاتی جہادوں کا تاریخی حال  
تبلیغی مشن کی کتاب ہے۔ جنت ۸

گیارہویں مسلمان حضرت فخر الاسلام سید عبدالقادر جیلانی رحمہ کا کل تاریخی تذکرہ  
ہے۔ غزوانی جہاد میں کئی بار چھپ چکی ہے۔ گیارہویں کی  
مجلسوں میں عام طور سے پڑھی جاتی ہے۔ جنت بارہ آئے (۱۲)

چار دہ دیشوں کا تذکرہ۔ اہل سالار میں چار شہرہ آفاق بزرگوں کے حالات  
ہیں معتقد حضرت خواجہ صاحب، جنت ۳۳  
اس میں حضرت خواجہ صاحب نے تین شہیدوں کا نہایت دردناک  
تین شہید۔ تذکرہ لکھا ہے۔ جنت دو آئے (۲۱)

مسلمان ہمارا (یا القیوم) ہمارا نامہ تاریخی مشہور نگہ حال نواب نصر  
خاں بہادر کے مفصل بالتصویر حالات اور  
ان کے ساتھ لاکھ راجپوت برادری کے مسلمان ہونے کا تذکرہ جنت ۸

سلاطین بہمنی دکن کے ابتدائی مسلمان بادشاہوں کا تذکرہ ہے جسے حضرت  
خواجہ صاحب نے نہایت مؤثر طریقے سے لکھا ہے۔ جنت ۸

بیگمات کے آئینہ غندہ دلی کے اسٹانوں کا پہلا حصہ ہے اور خواجہ صاحب کی  
تمام تصنیفوں میں سے بہتر ہے۔ ان کے کئی ایڈیشن شائع  
ہو چکے ہیں ہزاروں کی تعداد میں چھپا اور انھوں نے ہر ایک کا جہاں جنت ۸

انگریزوں کی پتا یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا دوسرا حصہ۔ غندہ دلی انگریزوں  
پر گزری اس حال۔ جنت ۸ (۱۲)

مجاہد دلی کے خطوط تاریخی خطوط کا ترجمہ جو غندہ دلی انگریزوں نے انگریزوں  
..... کر لکھے۔ ان خطوں سے غندہ دلی کے تاریخی حالات کا علم ہوتا ہے۔ جنت ۸

بہادر شاہ کا مقدمہ یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا چوتھا حصہ اس میں  
کے مفصل حالات ہیں جو غندہ دلی کے الزام میں  
کے آخری بادشاہ بہادر شاہ پر قائم ہوا تھا۔ غندہ دلی کے متعلق نہایت اہم تاریخی حقائق  
اس سے معلوم ہوتے ہیں۔ جنت دو آئے (۱۱)

مختصر تاریخ غندہ دلی یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا چوتھا حصہ۔ اس میں غندہ دلی  
اور دلی کے خطوط ہیں جو غندہ دلی کے متعلق بہت اہم تاریخی حقائق  
بادشاہ اور بادشاہ نے ہندوستان میں لکھے۔ جنت ۸

غندہ دلی کے اخبار یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا چوتھا حصہ جس میں ان اخبار  
کے نہایت دلچسپ اقتباسات ہیں جو غندہ دلی کے زمانے میں  
شائع ہو چکے تھے بہت ضروری تاریخی سرمایہ قابل دید ہے۔ جنت ۸

غالب روزنامہ یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا سواں حصہ۔ مرزا غالب  
نے غندہ دلی کے حالات اپنے دوستوں کو لکھے تھے وہ اس ملک  
جگہ جگہ کرتے تھے اس مرزا غالب کی زبان اور خواجہ صاحب کی تالیف و تہذیب قابل  
دید تاریخی چیز ہے۔ جنت بارہ آئے (۱۲)

دلی کی جانکنی تصنیف یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا آٹھواں حصہ۔ پہلے حصہ  
اس طرح نہایت دردناک اور مؤثر ہے۔ جنت ۸

دلی کا آخری سالار یعنی غندہ دلی کے اسٹانوں کا نواں حصہ۔ اس میں  
شاہ بادشاہ کے کنبہ داری اور تاریخی حالات روزنامہ  
طور پر ہیں۔ (ایکویہ چار آئے)

غندہ دلی کا شام یعنی غندہ دلی کا سوال حصہ۔ اور اس میں ایک ہندو اور  
ایک مسلمان کا وہ دلچسپ روزنامہ ہے جو انھوں نے غندہ  
دلی میں لکھا تھا۔ جنت ۸

دلی کی آخری شمشیر یعنی غندہ دلی کا گیارہواں حصہ اس میں غندہ دلی کے  
ایک شاعر کا تذکرہ ہے مری دندناک و جبرناک کیفیت  
ہو معتقد مرزا فرحت آدریس صاحب دہلوی جنت علم (ایکویہ)

تاریخ مسلمان حضرت علی علیہ السلام کی پاک زندگی اور بزرگ خلیفہ کے نہایت مؤثر  
تاریخی حالات جو اردو زبان میں پہلی مرتبہ اس مفصل تصنیف سے لکھے  
گئے ہیں، معتقد حضرت خواجہ صاحب، جنت عام (دو دویہ)

کرشن میتی ہندوؤں کے مشہور بزرگ سری کرشن جی کے مفصل اور دلچسپ حالات اور  
صاحب نے اپنے ایلے انداز سے لکھے ہیں۔ ہندو مسلمان دونوں اس  
کتاب کو بہت پسند کرتے ہیں۔ کئی دفعہ چھپ چکی ہے۔ جنت ۸

جبرنی خلافت جنگ توپ کے زمانے میں حضرت خواجہ صاحب نے لکھی تھی جو  
نے متعلق تاریخی گردیدیں اس میں بڑی جنت ۸  
طمانجہ برصغیر ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے ناول کے پیرائے میں بڑی دلی

پیشہ حالات نہایت دلچسپ طریقے سے درج کئے ہیں، قیت ۱۲۰

**نمونہ جنگ صفین** مطبوعہ علی اور خواجہ حسن نظامی صاحب کراچی لکڑی کی کل تاریخ

حسین فریقین کے نظریہ مضامین جمع کئے گئے ہیں قیت ۱۲۱

**آپ بیتی** حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی نہایت دلچسپ خود نوشت البتہ

سوانح عمری میں انہوں نے اپنے تمام پیشہ ویر پر بھی ظاہر کرنے ہیں

قیت ۱۲۲ (ایک دوپہ چار گانے)

**روزنامہ پھر خواجہ حسن نظامی صاحب** خواجہ صاحب کا ۱۹۲۳ء کا روزنامہ پھر

شاہی کو لکھا ہے بہت دلچسپ و قابل دید ہے

**سفر نامہ سفر شام و حجاز البتہ** البتہ سفر نامہ اور دو زبان میں آج تک نہیں لکھا

گیا۔ خواجہ صاحب نے جیسے اپنے اپنے سفر نامہ

دیکھتے ہیں اسے اپنے سفر کو لکھ دیا ہے وہ دیکھنے سے نفقہ لکھتا ہے قیت ۱۲۳

**سفر نامہ ہندوستان** بیتی اور کا بیٹا داکے کے حالات سفر بابت سفر نامہ

کوہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب، قیت ۱۲۴

**سیرت بلی البتہ** بلی کی سیر کرنے کے لئے یہ کتاب سب عمدہ رہنما ہوگی

چھپ چکے ہیں مصنفہ حضرت خواجہ صاحب، قیت ۱۲۵

**غازی مرتع** محراب قاسم نے، اس کی عمریں سب سے پہلے سندھ فتح کیا اس

کتاب میں اس کی لکڑی کی ۱۶ تصویروں اور حالات درج ہیں، قیت ۱۲۶

**مسلمان ہمارا نہ کی البتہ** ہمارا نہ ہمارے شہر اشترنگ، عت و تاب ستم افغان

بہادری کی نہایت مفید تقریر جس کا ہر مسلمان کو حقوق

ہو قیت ۱۲۷ (۱۲۸)

**بنوین کے تاریخی اقوال** اس کتاب میں فراز مس کے مشہور مشہور نویس

کے فلسفیانہ عارفانہ، فہمی علمی اور جنگی اقوال ہیں

ملاش اور کوشش سے جمع کئے گئے ہیں، دوسری بار بھی ہے۔ قیت ۱۲۹

**اسلام کو بیکو بیکھلا** مولانا سید سلیمان صاحب مذہبی کا لکھا ہوا ایک نہایت مفید

تاریخی مضمون قیت ۱۳۰

**سفر نامہ یورپ** مشرقی اور مغربی ریاستوں کی ریاستوں کا لکھا ہوا

نہایت دلچسپ اور نہایت عمدہ معلومات کا سفر نامہ قابل دید

چیز ہے قیت ۱۳۱

**ہندوستانی شاہ نامہ** ہندوستانی کے شاہ نامہ کے طرز پر ہندوستانی

بادشاہوں کے حالات نظم میں، قیت ۱۳۲

**ہندوستانی شاہ نامہ** جسے دوم۔ قیت ۱۳۳

**احوال جنگ محمد بن قاسم** محمد بن قاسم کی لڑائیوں کے منظم حالات قیامی

گیا ہے۔ دہائی مسلمانوں میں قیام کرنے کے لئے۔ حضرت خواجہ صاحب نے چھپوائی

تھی۔ قیت ۱۳۴

**غزنی نامہ**۔ اس سلطان محمد غزنوی کے حالات جنگ بہ طریق شاہنامہ

کے لئے ہیں۔ قیت ۱۳۵

**مذکورہ غازی کے لیے میاں**۔ حضرت یوسف سالار مستند غازی کے مستند تاریخی

حالات، قیت دو آنہ (۱۲۱)

**تختہ احوال بابا ناک صاحب**۔ سیکرٹریک بانی گز ناک صاحب کے

دلچسپ تاریخی حالات۔ قیت دو آنہ (۱۲۲)

**حکومت اور جنگ زب کی اصلی تاریخ**۔ نوشتہ نمایا جنگ بہادری

جس جید آباد دکن۔ قیت بارہ آنے (۱۲۳)

**مشاہیر شاہ ہند** جنتیہ و ہندو بہ عارفان کے بعض مشہور مشاہیر کا

سیرت باقی۔ یعنی حضرت خواجہ بابا آمد نقشبندی کے مکمل حالات از حقائق

غز صاحب نقاشی نقشبندی، قیت ۱۲ (بارہ آنے)

**سفر نامہ ابن بطوطہ**۔ مشہور اسلامی سیاح ابن بطوطہ کے عربی سفر نامہ کا اردو

ترجمہ قیت ۱۲ (تین روپیہ)

**کبیر حسن لکھی**۔ جس میں کبیر حسن کی سوانح عمری اور اس کا کلام اور دو زبان

میں جمع کیا گیا ہے۔ قیت ۸ (آٹھ آنے)

**سفر نامہ امیر امان الشرفان** البتہ سفر نامہ امیر امان الشرفان اور اس کی

تاریخ لکڑی کے نہایت دلچسپ حالات درج

ہیں۔ قیت حصہ اول و دوم حصہ دوم

**امان الشرفان کی الم انگریز فاسان** اس کتاب میں نہایت تحقیق کے ساتھ

دوسرے غازی امان الشرفان کو افغانان چھپنا پڑا پہل افغانان کی لغات

تجزیہ کی بادشاہت، لاسے شہرہ ذلکہ عروج اور امیر امان الشرفان کی ہزینت

کے مفصل حالات درج ہیں نہایت الم انگریز اور دو زبان کتاب قیت ۱۰

**مذکورہ الرشید** مولانا رشید احمد صاحب لکھی ہیں کہ مفصل سوانح عمری اور

اس مصنفہ مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی۔ قیت ہر حصہ

کی ایک روپیہ (۱۲۸)

**مکاتیب رشیدیہ**۔ مولانا رشید احمد صاحب لکھی ہیں کہ خطوط جمع کر کے لکھی

عاشق الہی صاحب میرٹھی، مولانا رحیم کے علمی خط کا مجموعہ ہے۔ قیت ۱۱

**انقلاب کابل** اس کتاب میں ہندوستانی زبان سے لکھ کر ہندوستان کے اعلیٰ

حالات افغانان شیع کے لئے ہیں اور وہ شیع کو توجہ دلائی

اقتصادی تجارتی اور علمی ترقیاں ہوئی ہیں وہ سب بیان کی گئی ہیں اور

امیر امان الشرفان کے زمانہ میں جماعتیات ہیں ان کے مفصل کیفیت شرح

کی گئی ہے قیت عمدہ (ایک روپیہ)

## تعلیم و تربیت کی کتابیں

**قرآن آسان قاعدہ** چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم شروع کرنے کے

لئے قرآن آسان قاعدہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب

نے لکھا ہے ہندوستان کے تمام شہر و لوگوں نے اس قاعدہ کو سب سے اول

کی سمجھ کے سوانح قرا دیا ہے جسٹ نظام کے ملک میں بطور مدرس کے پڑھا جاتا ہے۔

عمدہ کا فائدہ اعلیٰ لکھنؤ کی قیت ۸۔ سہولت لکھنؤ کی قیت ۸

**تعلیم القرآن**۔ یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد چھوٹے لڑکوں کی پڑھائی ہے اس









**عید کا تحفہ** : اردو کے بہترین اہل تشاہیر و اذہا کے ان مضامین کا مجموعہ جو انھوں نے عیدین کے متعلق لکھے ہیں، جیت ۱۲  
**میاں بیوی کے لطیفے** : اس کتاب میں زین دشہر کے ایسے دلچسپ لطیفے بیچ ہیں جو آج تک اپنے دل پر نہیں ہونگے، اسرہ دوہوں کو بیاختہ ہنسا دینے والی کتاب ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

### معاشی صنعتی اور کاروباری کتابیں

**تجارت کی پہلی** : یہ معلومات تجارت معیشتی آمد تجارتی انسائیکلو پیڈیا کا پہلا حصہ ہے جن میں تجارت اور کاروبار کے متعلق وہ تمام ضروری معلومات مذکور کی گئی ہیں جن کی ہر کاروباری شخص کو ضرورت پڑتی ہے۔ نہایت جامع اور مفید کتاب ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**تجارت کی دوسری** : اس میں اشتہار کے تمام ضروری اصول کو نہایت مفید و نامسم طریقے سے بیان کیا گیا ہے اس کتاب کو پڑھ کر ہر متر کے اشتہارات کئے گئے ایسے نئے طریقے اور ڈیزائن دیکھ بنانے کی قابلیت پیدا ہو جائے گی کہ آدمی اشتہارات سے لاکھوں روپیہ پیدا کر سکتا ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**تجارت کی تیسری** : اس میں کاروباری کی مکمل تعلیم ہے اس کتاب کے مطالعے کے بعد آپ کی دکان کی بکری دوسرے دکانداروں کے مقابلے میں بہت کم خرچ ہو جائے گی اور آپ کی دکان آپ کی دکان سے لاکھ بچے گی جیسے حاصل کیا، اردو میں اس فن پر پہلی کتاب ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**تجارت کی چوتھی** : جیسا کہ گزری آمد اردو میں تجارتی اور کاروباری خطوط کے نمونے اور خط و کتابت کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ دلائی سے ہزاروں روپے کے مال کی دولت حاصل کر سکتے ہیں اور جیکے غیر ملکی کے متعلق پوری معلومات حاصل ہو سکتی ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**وسائل معاش** : اس نہایت مفید کتاب میں اصول معاش کے ایسے آسان طریقے بتائے گئے ہیں جن سے واقف ہو کر ہر شخص ٹھوٹے سے سرمایہ سے بڑھاپا روزی حاصل کر سکتا ہے جو لوگ بیکار اور نادار ہیں اور ایسی حالت میں چاہا کرے ہیں۔ اور جن لوگوں کے دل میں دولت مند بننے کی امانگ پیدا ہوئی ہو مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں، ان کو یہ کتاب ضرور پڑنی چاہئے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**صلو اللہ کی تعلیم** : اس پرچم پر لکھی گئی کتابوں کے اندر اسے فروخت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**بیوہ کی دکان** : بیوہ کی دکان کرنے کے مفید طریقے اور اس کے فوائد بیان کئے گئے ہیں جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**تعلیم ضرورت گاری** : اس میں ہندوستانی کے اصول کی تعلیم دی گئی ہے نہایت مفید کتاب ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**مرحمتی انداز کے بیویار** : یہ بیزار مسلمانوں کو باکربانے کی کتابوں کے سلسلہ میں ایک نیا ہیئت معاش کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**چاندی بنانے کے نسخے** : اس کتاب میں ایک پڑائی قلمی یا نسخے سے انداز کے چاندی بنانے کے ایسے آسان نسخے درج کئے گئے ہیں جن میں ہر شخص جو کچھ چاہا فن پر آمد میں اس سے بہتر کتاب نہیں ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

کا مجموعہ اور قابل دید ہے، باہر آنے (۱۲ روپے)  
**لڑائی کا گھر** : اس رسالہ میں حضرت خواجہ حسن نظامی کے مشہور مضامین مکتی چھر و قبت بندوق وغیرہ ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں جیت ۱۲  
**لڑکوں کے** : اس کتاب میں ۱۲ روپے کے نام خواجہ صاحب ایک نہایت دلچسپ و پختہ ۱۲ فرام قبلہ لڑکوں کے نام خواجہ صاحب ایک نہایت دلچسپ و پختہ ۱۲ روپیہ عالم سکرات میں : یہ رسالہ بھی خواجہ صاحب نے نہایت دلچسپ انداز سے لکھا ہے جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**بھگت دت پنہا** : ۱۲ روپے، انتشار و دادی کا بالکل انوکھا انداز، جیت ۱۲  
**دل کی عیدیاں** : عیدین کے متعلق نہایت دلچسپ اور موزع مضامین ہیں جیت ۱۲  
**کلیات اکبر الہ آبادی** : اس میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکبر آبادی رحمہ کے بے نظیر کلام کا مجموعہ ہے

**قیمت حصہ اول عام** : حصہ دوم عام  
**خطوط اکبر** : قیمت حصہ اول عام : حصہ دوم عام  
 حضرت اکبر آبادی کے نہایت دلچسپ اور فضا ساز خطوط کا مجموعہ

**عورت نامہ** : اس میں حضرت اکبر آبادی کے وہ غلاب اشعار جمع کئے گئے ہیں جو انھوں نے غزلوں کی نسبت لکھے ہیں۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**رباعیات عمر خیام** : اس میں فارسی کے مشہور فلسفی شاعر حضرت عمر خیام کی سوانح عمری اور فارسی رباعیاں منظم و آدود ترجمہ کے معجم کی گئی ہیں جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**رباعیات سرمد** : اس میں جناب ابوالکلام صاحب آزاد کی لکھی ہوئی حضرت سرمد شہید کی سوانح عمری کے علاوہ حضرت سرمد کی صوفیانہ رباعیوں کا اردو ترجمہ بھی نظم میں درج کیا گیا ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**فن شاعری** : اس کتاب کے مطالعہ سے بہت جلد صحیح شعر کہنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**جنت کے خطوط** : یہ سترے والے غزلوں کی طرز سے زندہ غزلوں کے نام نہایت عزیزانگ منظم خطوط کا مجموعہ ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**میاں بیوی کے خطوط** : اس کتاب میں ایسے نئے خطوط لکھنے کی تعلیم دی گئی ہے جن میں میاں بیوی کی بچی محبت کا اظہار ہوا ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**دولہا اور کن خطوط** : اس کتاب کو پڑھ کر میاں بیوی ایک دوسرے کو ایسے دلچسپ موزوں اور محبت میں ڈوبے ہوئے خطوط لکھ سکتے ہیں، جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**جو شاہی طے** : اشتہار و پستی میں لکھے گئے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**میرصفین** : اس میں نام نہاد نگاروں کے حالات اور ان کی فرنگیاری کے نمونے درج کئے گئے ہیں جو اردو زبان کی پیدائش سے اس وقت تک ہندوستان میں شہرت پذیر ہوئے ہیں۔ اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ دیا جیو اردو کی فصل تاریخ بھی دی گئی ہے۔ جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

**قبروں کے غلبی نوشتے** : یہ اردو زبان میں بالکل نیا چیز ہے اس میں حضرت خواجہ صاحب دینا کے مشہور اچھے اور چمکے لوگوں کی قبروں کے لئے خیالی کتبے قلم کئے ہیں جو نہایت پراثر اور عبرت انگیز ہیں جیت ۱۲ (۲۰ روپے)

تعلیم و تربیت

اس کتاب کے مطالعہ سے جدید اور عین صریح مکتبہ آجائے گا مگر عربی و فارسی ادبیات پر بھی اس کی فائدہ دہی ہوگی۔ مکتبہ آجائے گا مگر عربی و فارسی ادبیات پر بھی اس کی فائدہ دہی ہوگی۔

کا مکتبہ۔ چرندوں کی تصویریں بھی دی ہوگی ہیں۔ مکتبہ پر  
روح انجیری اس کتاب میں جن غیر کو نہایت تفصیل کے ساتھ صاف اور یوں  
عبارات میں بھلائی گئی جو عربی و فارسی ادبیات میں بھی اس کتاب کے مطالعہ

سے فہم و تہذیب کے متعلق ضروری واقفیت حاصل کر سکتا ہو۔ مکتبہ پر

مالی پریشانیوں کا علاج اس کتاب میں تجارت، ملازمت، مسکن، و حرفہ وغیرہ

تدابیر نہایت آسان اور عملی ہیں۔ دوسرے کلمے اور غلط فہمی کی بھی جو بڑی

صورت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ہر شخص اس کتاب کے مطالعہ سے افلاس کی وجہ

سے نجات حاصل کر سکتا ہو۔ مکتبہ پر

### طبی کتابیں

حل سے وضع حل تک، مصنفہ ڈاکٹر سید احمد بریلوی زنا اور مرد وادہ طبی

معلومات کا ایک نہایت مفید سلسلہ، ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو ہر فرما ہو جسوں

سے وضع حل تک کے لئے تمام ضروری باتیات اور معلومات وضع ہیں مکتبہ پر

پیدائش سے سو برس کی عمر تک۔ یہ سلسلہ مذکور کا دوسرا حصہ ہے۔ مکتبہ پر

۵ سال کی عمر سے جوانی تک۔ یہ سلسلہ مذکور کا تیسرا حصہ ہے۔ مکتبہ پر

دو جوانی۔ سلسلہ مذکور کا چوتھا حصہ۔ مکتبہ پر

عمر بڑھانے کے طریقے مصنفہ ڈاکٹر سید احمد صاحب بریلوی، اس کتاب میں

۵۰۰ سے زائد باتیں وضع کی گئی ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان

انجیر بڑھا سکتا ہو۔ مکتبہ پر ۱۲

خزانہ اسرار۔ یعنی ۵۰۰ نہایت خوب طرح کی باتیں اور مکتبہ پر

مفتاح بصحت ہمارا گائیڈ کی کتاب شامہ احمد تہذیبی کے جواب میں لکھی گئی

ہو اس میں صحت قائم رکھنے کے اسی مفید قاعدے بیان کئے ہیں

جن کی پابندی سے آدمی خود سال کی عمر تک صحت مند رہے۔ مکتبہ پر (ایک روپیہ)

مشاطہ۔ مصنفہ جناب سیدہ بیگم صاحبہ، اس مفید کتاب میں عورتوں کی اپنی

آوازش لباس اور زینہ کے صحیح استعمال اور تہذیب اور طبیعت مندی کے متعلق وہ

تمام باتیں بیان کر دی گئی ہیں جن سے واقف ہونا ایک سلیقہ مند عورت کے لئے

نہایت ضروری ہے۔ مکتبہ پر

### مفید قصے کہانیاں اور اذکار

طوفان زندگی۔ یہ کتاب دس نہایت دلکش اخلاقی افسانوں کا مجموعہ ہے جو

ادبی حیثیت سے نہایت بلند پایہ اور موثر اخلاقی حیثیت سے نہایت جن آواز

ہیں مکتبہ پر (ایک روپیہ)

قصہ معاشرت۔ یہ نہایت دلچسپ اخلاقی افسانوں کا مجموعہ ہے، ہر ایک

افسانہ خوب محنت و تحقیق حاصل ہوئی ہے۔ مکتبہ پر

دس عبرت، عجیبہ و غریب اور ہر رنگ افسانوں کا مجموعہ ہے جو عبادت آرائی اور

دلچسپی کے لحاظ سے بھی نہایت قابل فہم ہیں۔ مکتبہ پر (ایک روپیہ)

زندگی کی صحت شام۔ دس دلچسپ اور صریح خزانوں کا مجموعہ ہے مکتبہ پر

عروج زندگی۔ اس مجموعہ میں نہایت در ذاک اور دلچسپ کہانیاں ہیں مکتبہ پر

ہر صبر زندگی۔ عشق و محبت کے گیارہ نہایت دلچسپ و متحرک قصے۔ مکتبہ پر

پتھر سے ہر ایک۔ مصنفہ ڈاکٹر سید احمد بریلوی قصہ کے پیرائے میں تبلیغ ہو نہایت

مؤثر اور مفید ہے۔ مکتبہ پر

شیطان کا طوطا حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی لکھی ہوئی ایک نہایت موثر

کہانی جو اصلاح اخلاق کے لئے بہت مفید ہے۔ دو روپیہ

جنگ جنتی کہانیاں۔ خواجہ صاحب لکھے ہوئے نہایت دلچسپ اور موثر قصوں

کا مجموعہ، مکتبہ پر

سکون جاند کی کہانی۔ نئی روشنی والوں کے چہرے کے قابل ایک نہایت

دلچسپ قصہ۔ مکتبہ پر (دس روپے)

انجام نیر۔ ایک دلچسپ ڈرامہ از مشی لائقین صاحب قوی، مکتبہ پر

محبوبہ کو ملا۔ برجی زبان اور دلچسپ قصہ مشہور عربی ناول کا اردو ترجمہ

قتل بہرام۔ ایک پر افسانہ اور دلچسپ قصہ، مکتبہ پر

لیلا سے نجات۔ ایک نہایت دلچسپ تاریخی افسانہ مکتبہ پر

وہ درد پیش۔ دس درد پیش کی نہایت دلچسپ سرگزشت مصنفہ مولانا سید

احمد صاحب دہشتی۔ مکتبہ پر ۱۲

بہر زندگی۔ مولانا سید احمد صاحب دہشتی کے چار نہایت عبرت انگیز اور سبق

آموز افسانوں کا مجموعہ۔ مکتبہ پر

میرج کے شیح کی ڈائری۔ بہت دلچسپ ہے جو اس نے نہایت مقبول طور پر

عبرت کدہ ہے۔ پروفیسر اکبر حیدری صاحب کے ۱۸ اخلاقی افسانوں کا مجموعہ ۱۲

سیر خرابات۔ جدید صاحب لکھے ہوئے ظرافت آمیز قصے۔ مکتبہ پر

دفاع صہ۔ دلچسپ قصہ از جدید صاحب۔ مکتبہ پر

سحب الطریقین۔ مکتبہ پر

غیاث کی ڈائری۔ مکتبہ پر

### صنعتی کتابیں

میاں بیوی۔ ذہن و شہر کے تعلقات پر مفصل بحث کی گئی ہے اور نثر دلچسپ

صاحب صنعتی مکتبہ پر (ایک روپیہ)

عیش و نشاط۔ شادی شدہ حضرات کے لئے بہترین تجربوں کا مجموعہ ہے۔ از

مفتی سید شوکت علی صاحب فاضل، مکتبہ پر

دو لہلا دلہن۔ شادی شدہ مردوں اور عورتوں کے لئے رہنما کی کرنے والی

کتاب، از مفتی سید شوکت علی صاحب فاضل، مکتبہ پر

مرد و عورت۔ صنعتی تعلقات کے متعلق بہترین کتاب مفتی سید شوکت علی صاحب

زند و مشورہ۔ مرد و عورت کی فطرت سے واقفیت بہم پہنچانے والی کتاب از مفتی

سید شوکت علی صاحب فاضل، مکتبہ پر (ایک روپیہ)

دوس کی ڈائری، انصاری از مفتی غلام احمد صاحب مکتبہ پر

لطف شباب، ایک شعری کتاب ترجمہ حسنہ دل طہ حصہ دوم مکتبہ پر



لذت الشکاح معروف بہ عروں نوشاہہ۔ از جناب حضرت مکھڑی تیت پیر

### متفرق کتابیں

فقیر کی جھولی :- اس میں کوئی تصدیق نہ ہو سکتی لیکن ہر فقرہ میں ایسی لذت ہو کہ تم

عراقیہ یادگار ہوگا اور ہر جگہ کام لے گا۔ تیت ۱۰

سداوہ الکرمین فی الفضائل الخیرین مولانا مفتی اکرام الدین صاحب بیروہ

حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب

حضرت دہلوی کی مشہور کتاب کا مایوس اردو ترجمہ جس میں حضرت امام حسن کی دلائل

سے لیکر شہادت تک کے واقعات اور شہادت کے بعد تہذیب اور اسکے خاندان کا شہرہ نام

واقعات بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ نہایت مستند اور بہت ہی پڑاؤ کتاب ہو

تیت ۱۰ (ایکویس)

رواقہ الاموات :- اس کتاب میں ۱۰۰۰ حدیث جمع کی گئی ہیں، جن میں کوئی

عمر توں سے بڑھتی ہوئی ہو یا جو عمر توں ہی کے متعلق ہیں تیت ۱۰

نظام عاشقی :- خدا اور رسول کے عشاق کے پڑھنے کی کتاب ہو۔ نظم و نثر

سے آراستہ۔ تیت ۱۰ (۳۴)

برجی شریف :- یعنی حالات سراج سر دو کائنات ۳۴

مسادات السکین :- اسلامی مسادات کا بیان۔ تیت ۸

تابع دایرین :- اس میں مسلمانوں کے موجودہ افلاس کے اسباب اور اسکے دور کرنے

کی تدابیر شرعی نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہو اور حلال و حرام

حاصل کرنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں، تیت ۱۲

حسن افعال :- اس میں ایک ایسی زبانی بات درج ہو جس کی عام شرح کتاب میں

امام الزماں کی آمد :- اس میں بتلایا گیا ہو کہ امام ہندی کا ملوک ہو گا وہ کیسے

ہو گئے اور کون ہو گئے۔ مصنفہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب

تیت ۱۰ (۱۱)

انگریزوں کو دعوت اسلام تبلیغی شیخ کے لئے خواجہ صاحب نے لکھی اور بہت

مقبول ہوئی تیت ۱۰ (۲۱)

ناواں دہائی :- فرقہ بندی کی آگ بجھانے کے لئے خواجہ صاحب کا شہوتیلی

رسالہ۔ تیت ۱۰ (ایک آنہ)

حلال خورد :- تبلیغی رسالہ جو اس میں حلال خورد کے مفصل حالات ہر جگہ پر

حلال خورد کی مسلمان ہو جانے ہیں۔ تیت ۸ (۱۱)

ہندو مذہب کی مصلحتات :- یہ کتاب خواجہ صاحب نے اس غرض سے لکھی

تھی کہ مسلمان ہندو قوم اور ہندو مذہب کو

آپنی فوج میں لیں اور کسی دھوکہ میں آئیں۔ تیت ۸

سا دھو شہو شیطانی تبلیغی رسالہ جو اس میں متول اور سادہ خود کے متعلق مضامین

ہیں۔ تیت ایک آنہ (۱۱)

سچہ قوم :- سچہ قوم کے مذہبی اور قومی حالات کا تبلیغی رسالہ تیت ۱۰

کا مذہبی نام :- کا مذہبی نام کے متعلق خواجہ صاحب کے نہایت دلچسپ مضامین

نظم الہام :- حضرت اکبر آبادی کی ایک دلکش نظم تیت ۱۰

۱۰

تہذیب کی مناجات :- جناب ابوالاثر حقیقہ جالندھری کی لکھی ہوئی ایک دردناک

مناجات۔ تیت ۱۰ (۱۲)

جواہر عکس القصور :- تصنیف کے جواز کے متعلق مولانا سید سلیمان ندوی کا ایک

دلیل ممدون تیت ۱۰ (۱۲)

جج کا ساقی :- سہری چرخ الدین صاحب کا نہایت مفید و دلچسپ ذرا چھپ سرج

پکی قبروں اور قبروں کا جواز، مصنفہ مولانا نور الدین صاحب اجمری۔ ۳۴

ہندوؤں کے مذہب میں قربانی :- اس میں بتایا گیا ہو کہ قربانے کے ہندوؤں میں

یاض عاشقان :- ڈاکٹر محمد الدین صاحب قر، ہلالی شاہی نظامی کا پڑاؤ کام

تیت ۱۰ (ایکویس)

اسلامی اکھاڑ :- اس میں پوری سنگت وغیرہ کے متعلق نظم و نثر مضامین جمع کئے گئے

ہیں، تیت ۱۰ (۳۴)

ہاتھ دیکھنے کی کتاب (تیسرا) :- ہاتھ کی لکیروں سے انسان کے گزشتہ موجودہ

اور آئندہ حالات معلوم کرنے کی نہایت مستند

علمی کتاب ہو۔ از جناب اشفاق احمد صاحب ندی، تیت ۱۰

برگزیدہ نئی کے برگزیدہ خصائل :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و احوال

سارک وغیرہ کے متعلق نہایت دلکش مضامین از جناب مولانا محمد عظیم صاحب لکھی ۱۲

کربلا نامہ :- اس میں حضرت امام حسن کی شہادت کے سبب کے واقعات نہایت تحقیق کے

ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب کربلا کی نہایت دردناک و دلچسپ تاریخ ہو

جن کا ہر شعر و جملہ درد و مصروف و دیا ہو۔ تیت ۸

پرس نامہ :- یہ کتاب اسلامی تاریخ بھی جو بہت رسول لکھی اور مسلمان نام بھی

زبان امجد آسان اور دلکش ہو کر عورتیں اور بچے بھی اس کو

پڑھ کر لطف حاصل کرتے ہیں۔ تیت ۱۰

مذہبی مکتوبات :- اس کتاب میں اسلام کی تعلیم کا خلاصہ اس خوبی کے ساتھ لکھا گیا ہو

کہ ہر مرتبہ ایک دن میں تمام احکام و اعمال سے واقفیت ہو سکی ہو

زبان نہایت آسان ہو۔ تیت ۱۰ (ایکویس)

غیبی اشارے :- غیب کی باتیں اور بہت کمال بتانے کی تعلیم دینے والی کتاب ہے جس کے

مطالعہ سے پیشین گوئی کرنے کی پوری مارت حاصل ہو جائے

دین کی باتیں :- حضرت ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب نہایت کاملہ کی دو جلدیں

جس میں بچوں اور عورتوں کے لئے حضرت سر دو کائنات، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کی

فہمیں ہیں تیت ۸

دہریت نامہ :- جس میں ہر مرتبہ کے حالات نہایت دلچسپ کی گئی ہو نئی روشنی دلاؤ

کے لئے نہایت ضروری کتاب ہو تیت ۱۲ (۱۱)

مصوغہ مولانا راشد الخیری کی کتابیں

شام زندگی :- یہ مولانا راشد الخیری کی سب سے بہتر تصنیف ہو، انہر کا ایک ہی ہو اور ایک

کا دہی حال ہو جو شروع میں قاصر ہو جاتے ہیں کہ ان کی بیوی ان کے مزاج کے

موافق ہو جائیں وہ شام زندگی کو ایسے پڑھ لے جائیں۔ اور جو عورتیں آدھ دیکھتی ہیں

۱۰

اُن کا گھر رشک جنت بنجائے وہ شام نہ گزرتی کہ وہ اپنے خاندان کا دل ہو  
 لیتی ہیں شام زندگی میں قصر کے طور پر شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک عورتوں کے  
 لئے ضروری ہدایات دیج ہیں۔ شام زندگی کی ہر سطر انھوں کو پُر کر دیتی ہے جو نہایت  
 مفید دلچسپ اور درد و کرباب ہے۔ جنت ہے۔  
**صبح زندگی** یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے جس میں لوگوں کے لئے وہ ہدایات ہیں  
 ہیں جن کا تعلق شادی سے پہلے کی زندگی سے ہے جو دھواں پلٹیں  
 چھاپو جنت ہے (ایکریہ یاد آئے)

**شب زندگی** صبح زندگی میں عورت کے بچپن اور جوانی کو دکھایا ہے اور شام زندگی  
 میں اسے آخر منزل تک پہنچایا ہے۔ یہ بھی نہایت ہی مؤثر مفید اور  
 پُر درد و کرباب ہے جنت حصہ اول عمر حصہ دوم علم  
 امت کی امیں یعنی رسول اللہ کی تمام ازدواج مطہرات کے سوانح زندگی پر کتاب  
 عورتوں کو دین و دنیا کا صحیح راستہ بتا رہا ہے اور وہ دوسری اعلیٰ  
 اشراف برادری کا نونہ ہے۔ جنت عمر (ایکریہ یاد)

مصور نے حضرت میدہ قاطرہ کے مقدس حالات کو اپنے مختصر و دلکش اور  
 آئینہ نما ترانہ میں لکھا ہے۔ خاتمہ برائے مفضل جنت شاد اہل بیت پر  
 اور میدان کربلا کے واقعات جس طرح اُن کے لئے ہیں اُن کی بابت صرف اتنا لکھنا  
 کافی ہے کہ محرم کا بیان اور مولانا کی زبان۔ جنت بارہ آنے (۱۲)

**منازل السارہ** یہ مولانا کی طرز تحریر کا ایک لٹرائی نوٹ ہے جس سارہ کی زندگی  
 کے حالات نہایت دلچسپ اور سبق آموز طریقے سے بیان کر  
 گئے ہیں حصہ اول علم حصہ دوم عمر۔  
**بنت الوقت** اس دُر زکال کتاب میں یوب کی کوراء تعلیم اور نئے تمدن کی  
 آواز و خبر دی کا اثر ناک انجام دکھایا ہے۔ جنت

**سراب مغرب** اس کتاب میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ خلیفہ نبویان میں غیر مسلم دنیا  
 سے مستفید ہونا کہاں تک جائز ہے۔ قصہ قدرد و آئینہ نگار کہ ہر نکتہ طبع کے  
 پادھو آتا ہے۔ جنت

**سات روحوں کے اعماک** عالم ازدواج کی ریزہ کرنی ہے۔ بارہ موت کو ہشاکر  
 جہاں فاضل مصنف نے حیات و ممات کی دلکش تصویریں کھینچی ہیں۔ جنت  
**نوبت پیمبر و زہ** اس میں خرمی آباد اور مغل کی نو مین اساتذہ درد انگیز ترانہ  
 میں لکھی ہیں کہ کوئٹہ کے آئینہ نوادہ کی باغیچوں نوبت وہ چہ جی نے بادشاہ  
 کو دروازہ کیا، غدر کے واقعات مجروح کا ظلم مظالم کی حسالت دار و زور کی  
 بربادی، عورتوں کی تباہی ہانگن جو کہ آپ آئینہ ہائے ظہر ہو سکیں۔ عہ  
**ستونیا** عورت اگر خلیفہ بنت ہوئے کے ساتھ ساتھ ہی سلطان ہوگا جو دشمن کے  
 لئے وہ ایک جیلر ہے جسے چاہئے اعلیٰ کر کے اسے ایک جویت کرنے کی  
 اشارہ حال اس کتاب میں پڑھنے پر اپنے اعلیٰ کر کے اسے ایک جویت کرنے کی  
 نانی عشق ہے۔ آپ لکھتے ہیں عہ کیوں نہ ہوں نا میں جو کہ نانی عشق پڑھتے یا نہ  
 دقت آپ کے پٹ میں ہل نہ پڑ جائیں، جنت اور (دش آنے)

**روداد قریں** مولانا کی ان بیش بہا اور عبرت انگیز مختصر نثریں کا دل آویز  
 مجموعہ میں ہندوستانی مسلمان عورتوں کی حالت زاد کا صحیح

نقش کھینچا گیا ہے۔ جنت بارہ آنے (۱۲)  
**محبوبہ خداداد** حضرت عثمان غنی کے نانا کا اسلام بھیجیں ہیں۔ سچی ملکائی شا  
 کاریاں، نہایت دل آویز تاریخی ناول۔ جنت بارہ آنے (۱۲)  
**مودودہ** شرع اسلام کے خلاف لڑائی کو ترک کر دینے کی مخالفت میں لکھا گیا  
 درد انگیز اور آموزا نشانہ۔ جنت  
**زحہ زندگی** بیوہ کے بچاؤ ثانی کے متعلق مولانا کی بے مثل تصنیف کتاب میں  
 ہے۔ ایک جادوگر ہر لفظ ایک اثر ہے۔ جنت بارہ آنے (۱۲)  
**اندلس کی شہزادی اماں عیسیٰ** کیا کیے ہیں جس طرح دقت نے اُن کو

مہراج کمال تک پہنچایا اور کس طرح وہ اپنے اعمال سے فنا ہوئے۔ جنت  
**فنا نہ مسجد** اس میں مولانا نہایت قابلت سے صحاح ثانی کو بے سود  
 ثابت کیا ہے۔ جنت اور (آٹھ آنے)  
**جودہ حضرت** یعنی مولانا شاد آئینہ نگار کے ۱۳ پُر درد و سبق آموز افسانوں کا مجموعہ  
 جنت ہے

**سیلاب اشک** بالخصوص مولانا کے درد انگیز افسانے، جنت ہے  
**گلشنہ عید** عید کے متعلق ۳۴ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ جس کی ہندوستان  
 بھر میں دھوم مچ چکی ہے۔ جنت بارہ آنے (۱۲)  
**دیدایک سرگزشت** یونین، میان پوری کے تعلقات کا جو بہرہ نونہ نہایت پُر  
 ہے اور خوش طبع قصہ، جنت ۳ (چار آنے)  
**بچہ کا کرتا** اس کی حجت کا درد انگیز افسانہ۔ جنت ۳  
**ابن کادم دابیس** اردو رشید کے بیٹے امین الرشید کے دُنیا کی نقل و دو  
 انگیز افسانہ۔ جنت اور (چھ آنے)

**منزل ترقی** نئی روشنی کی ترقی کے مظاہر۔ جنت ۳  
**گوہر مقصودہ** مولانا کے دو دلچسپ اور درد انگیز قصوں کا مجموعہ۔ جنت  
**لڑکیوں کی انشا** اس میں سناری کیوں کو خط لکھانے کے لئے ۵۰ کے قریب  
 مختلف قسم کے خطوط ہیں۔ زبان ایسی بیاد ہے کہ بار بار پڑھنے  
 کو دل چاہتا ہے۔ جنت بارہ آنے (۱۲)

**سکون کا جلیلا** نہایت پرورد اور بین آموز قصہ ہے حسین دوسری شادی کی خواہش  
 کا دکھائی، کجی ہیں۔ جنت  
**سبوح** ایک صحبت زدہ لڑکی کی پرورد داستان ہے جو کربلا کی شہادت والیوں نے  
 بے سوچے سمجھے کر دیا تھا۔ جنت اور  
**طوفان حیات** شرک و بدعات کے بدستار کا بیان دل آویز قصہ کے پیرائے میں  
**دُشوار ہوار** ایک ایران کی شہزادی کے حسن عشق کے واقعات کا دلچسپ ناول اور

قطرات اشک  
 یاسین  
 سحر کا چاند  
 جہنم قدامت  
 شمع کمال  
 عروس کربلا  
 عہ

عجب  
 شامی غنی  
 شاہین دلاور  
 انگوٹھی کا راز  
 قلب خیز  
 عہ

ہندو مذہب پر اسلام  
ہندو مذہب کی کتاب کی تعریف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ حیت ۸۰

### تصانیف مرزا غالب مرحوم

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
عہد ہندی	دیوان غالب (جوبی ایڈیشن)	دیوان غالب (مستوحیہ)	شرح دیوان غالب (مطابحات)
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
شرح دیوان غالب (مونا حرت)	شرح دیوان غالب (مونا حرت)	شرح دیوان غالب (مونا حرت)	شرح دیوان غالب (مونا حرت)
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
شرح دیوان غالب (مونا حرت)	شرح دیوان غالب (مونا حرت)	شرح دیوان غالب (مونا حرت)	شرح دیوان غالب (مونا حرت)

### تصانیف سر سید مرحوم

۸	۹	۱۰	۱۱
خطبات اصحیہ	تقدیر اصحاب کف	مجموعہ کچھ	اجکلاطام
۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اسباب نفی دہندہ	مجموعہ کچھ	اجکلاطام	جواب احکام المؤمنین
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
خطوط سر سید	مجموعہ کچھ	اجکلاطام	جواب احکام المؤمنین
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
تالان خلافت	مجموعہ کچھ	اجکلاطام	جواب احکام المؤمنین

### تصانیف نواب محسن الملک مرحوم

۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
تقلید مکمل الحدیث	آیات بیانات ۳ جلد	کتاب الحجج والاشواق	مسلمانوں کی تہذیب
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
تقدیر مکمل الحدیث	آیات بیانات ۳ جلد	کتاب الحجج والاشواق	مسلمانوں کی تہذیب
۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
تقدیر مکمل الحدیث	آیات بیانات ۳ جلد	کتاب الحجج والاشواق	مسلمانوں کی تہذیب

### تصانیف مولانا حالی مرحوم

۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
سوانح سر سید مرحوم	دیوان حالی	ننگہ ہند	چرا و گلزار حالی
۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
سوانح سر سید مرحوم	دیوان حالی	ننگہ ہند	چرا و گلزار حالی
۴۴	۴۵	۴۶	۴۷
سوانح سر سید مرحوم	دیوان حالی	ننگہ ہند	چرا و گلزار حالی
۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
سوانح سر سید مرحوم	دیوان حالی	ننگہ ہند	چرا و گلزار حالی
۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
سوانح سر سید مرحوم	دیوان حالی	ننگہ ہند	چرا و گلزار حالی

### تصانیف ڈپٹی نظیر احمد صاحب مرحوم

۵۶	۵۷	۵۸	۵۹
جامع المصاحف	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی
۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
جامع المصاحف	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی
۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
جامع المصاحف	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی
۶۸	۶۹	۷۰	۷۱
جامع المصاحف	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی	کلام پاک مع ترجمہ عربی و فارسی

### تصانیف خاقانی سر سوز آفرین صاحب قلمی مہدی

طوائف کی پر اسرار زندگی کے قریب خیر ہلار کرنے والے نہایت دلچسپ اور غریب اخلاقی

نابل  
تھا ہر عشا۔ آٹھواں ایڈیشن۔ ایک ڈیڑہ وار طوائف کی خود نوشت مبالغہ عری  
کشی سے بڑھ چاہے ایک کے عشرت آنکھ حالات نہایت دلچسپ معنی دار قابل دیدہ  
سعد۔ اس میں ایک تعلیم یافتہ زوجہ ان سلمان اور ایک پاتر کے جذبات کا دل کا  
کھینچا گیا جو جن جن عشق کے اعمال پر نہایت پر لطف بحث کی گئی ہو، اور انجام

اخلاقی فلاح پر کیا گیا ہو۔ حیت ۸۰  
سعداوت۔ پہلی کی ایک تعلیم یافتہ سلیقہ منظر طوائف کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہو  
ناچ رنگ و جوش وصال و ذوق کا دلچسپ نقشہ کھینچا گیا ہو۔ عاشق و معشوق کی پر  
لطف خط و کتابت، حیت ۸۰

سے را عیش  
فلسفہ صحن عشق اور تقریبات عابر پر بحث کی گئی ہو، ایک نثرین مگر  
اور طوائف کے کھلے کا دن رات کا آؤٹریل پر حیت ۸۰  
انجام عیش۔ پاکیزہ زندگی اور بدکاری و دار کی زندگی کے مختلف پہلو نہایت  
خوبصورتی سے دکھائے گئے ہیں اور ان پر جدید علمی اور سائنسیک اصول کے لحاظ سے  
نہایت علاحدہ بحث کی گئی ہو۔ نہایت مفید اور سبق آموز کتاب ہو۔ حیت ۸۰  
اس میں طوائف سے نکاح کر کے ان کو بہو بیویوں میں ملا کر ٹھکانے  
سے را عیش  
کے سنا بچ پر جو پیش کشی ڈالی گئی ہو۔ اور ایک بدھی ناکہ کے  
حالات کا خاکہ کھینچا گیا ہو۔ حیت ۸۰

بہار عیش  
ایک ڈیڑہ وار طوائف کا اور جھگڑوں کو چھوڑ کر سوستی کا ترقی  
دینا۔ حیت ۸۰ (آٹھ آئے)

ان ساقوں نادلوں کے لکھے کا مقصد یہ ہے کہ فوجانوں کے ان کو چھ کر سکتے ہو  
جائیں اور اس کے بزرگ ان کتابوں کے مطالعہ سے اپنی بے راہ روادوں کی آسانی  
سے اصلاح کر سکیں اور بیویاں خاوندوں کی بے لوجی کے اسباب سمجھ جائیں اور  
طوائف اپنے ناباک پیشے کی ذوالت و محنت سے آگاہ ہو کر نیکی کی طرف مائل ہوں  
احیاء ملت۔ مسلمانوں کی اصلاح مسائل کے متعلق قادی صاحب موصوف کے

لکھے ہوئے نہایت مفید اور مجتہد مضامین۔ حیت ۸۰  
اس میں اسلامیات کی بہتری اور بہبود کے لئے مینار آسان تدبیریں۔  
فغان قاری۔ فضیلت اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے متعلق خاص  
خیالات۔ حیت ۸۰

دل کا عجائب خانہ۔ قادی صاحب کے ادبی مضامین کا مجموعہ۔ حیت ۸۰  
ادبستان۔ متعدد دلچسپ اور مفید مضامین کا مجموعہ۔ حیت ۸۰  
لطف زندگی۔ قادی صاحب کے کچھ نثریں اور ایک مختصر دلچسپ تصنیف۔ حیت ۸۰  
اقل قلیل اسلام۔ اسلام کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنے کی نہایت مفید  
ادویہ تجاویز۔ حیت ۸۰ (دو آئے)

فضائل اسلام  
جدید علم عقیدہ اور جدید طرز استدلال کی مدد سے ثابت کیا ہو کہ  
اسلام ساری دنیا اور ہر وقت کے واسطے دنیوی اور آخرتی  
تباہی سے بچانے کا واحد ذریعہ ہے اور اس کی تعلیم مطابق فطرت ہے۔ حیت ۸۰



جلال الدین محمد غلام شاہ	جلد اول	۱۲	غزل گنج	جلد اول	۱۲
قصایف جناب نیاز، فتح پوری	جلد اول	۱۲	دلکش	جلد اول	۱۲
تلاش راز	جلد اول	۱۲	طرائف و نظمیں :-	جلد اول	۱۲
گہوارہ تمدن	جلد اول	۱۲	شہید کا	جلد اول	۱۲
صحائیات	جلد اول	۱۲	مضامین شہر :-	جلد اول	۱۲
مقالات نیاز	جلد اول	۱۲	تاریخی واقعات پر خیال آرائی	جلد اول	۱۲
قصایف سطر ظفر عمر، بی اے	جلد اول	۱۲	سیرت خیال	جلد اول	۱۲
چراغوں کا کتب ۹، شیلی جہری	جلد اول	۱۲	ادب و تحقیق سائل	جلد اول	۱۲
قصایف منشی سجادین مرحوم	جلد اول	۱۲	اصلاح قوم و ملت	جلد اول	۱۲
احسن الدین ۸، حاجی بھول ۸، بیادنی دیا، ۸، کالی پٹ،	جلد اول	۱۲	آغاز و اختتام سال	جلد اول	۱۲
نیشی پھری ۸، طرہ دار لکھنؤ ۸، طلحہ فائز	جلد اول	۱۲	قصایف حکیم احمد حسین الہ آبادی	جلد اول	۱۲
قصایف پیدت رتن ناتھ صاحب، شہر	جلد اول	۱۲	ترجمہ تاریخ ابن خلدون :- جلد اول، جلد دوم، جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم، جلد ششم، جلد ہفتم، جلد ہشتم، جلد نہم، جلد دہم، جلد اسیں	جلد اول	۱۲
سیرت سار، بیٹے، خدائی قوصار، جہاں مرشار، کاشی	جلد اول	۱۲	قصایف قاضی محمد سلیمان صاحب، منصوب پوری	جلد اول	۱۲
بچھری کون، خاندان آزاد، بیٹے، کرم دھم، بی کمال	جلد اول	۱۲	رحمتہ اللعالمین - جلد اول، جلد دوم، جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم، جلد ششم، جلد ہفتم، جلد ہشتم، جلد نہم، جلد دہم، جلد اسیں	جلد اول	۱۲
قصایف خواجہ عبدی صاحب، فاروقی	جلد اول	۱۲	سبیل الرشاد - یعنی سفر نامہ حجاز	جلد اول	۱۲
اخلاقیات الکبریٰ - یعنی سورہ تہ کی مکمل و بڑی تفسیر، للہ مجید	جلد اول	۱۲	غایت الزمام	جلد اول	۱۲
انصراف الیقین - یعنی سورہ انفال و قوہ کی تفسیر	جلد اول	۱۲	معارف المؤمنین	جلد اول	۱۲
بیان :- سورہ آل عمران کی تفسیر، عیبت، سورہ یوسف کی تفسیر	جلد اول	۱۲	اسلام بزرگ شہر	جلد اول	۱۲
سبیل الرشاد - سورہ جوات کی تفسیر، ار، بیان - سورہ قور کی تفسیر	جلد اول	۱۲	قصایف میر ولی الدہلوی، بی اے	جلد اول	۱۲
تیسارے حالات حضرت موسیٰ اور فرعون - ذکر، کی، بیسویں بارہ کی تفسیر،	جلد اول	۱۲	بندگی	جلد اول	۱۲
ہاتے رسول :- حالات رسول بچوں کے لئے	جلد اول	۱۲	لسان العرب یعنی شرح دیوان حافظ - جلد اول	جلد اول	۱۲
قصایف مولوی حافظ محمد اکرم صاحب، راجپوری	جلد اول	۱۲	جلد دوم، جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم، جلد ششم، جلد ہفتم، جلد ہشتم، جلد نہم، جلد دہم، جلد اسیں	جلد اول	۱۲
تاریخ اللات :- جلد اول، جلد دوم، جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم، جلد ششم، جلد ہفتم، جلد ہشتم، جلد نہم، جلد دہم، جلد اسیں	جلد اول	۱۲	قصایف پروفیسر الیاس برنی، ایم اے	جلد اول	۱۲
تاریخ نجد - جلد اول، جلد دوم، جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم، جلد ششم، جلد ہفتم، جلد ہشتم، جلد نہم، جلد دہم، جلد اسیں	جلد اول	۱۲	غزبات فطرت	جلد اول	۱۲
جواہر ملیہ، سور، محجب اللات، ۸، الوارث فی الاسلام	جلد اول	۱۲	معارف ملت	جلد اول	۱۲
تاریخ قرآن	جلد اول	۱۲	مناظر قدرت	جلد اول	۱۲
قصایف ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب، ایم اے، پی ایچ ڈی	جلد اول	۱۲	علم المیشت	جلد اول	۱۲
مبادی منشیات	جلد اول	۱۲	قصایف سید شجاع حیدر، بی اے	جلد اول	۱۲
قصایف ڈاکٹر عبد حسین صاحب، ایم اے، پی ایچ ڈی	جلد اول	۱۲	خیالستان	جلد اول	۱۲
مسلکوں کی تعلیم اور بقاء تعلیم	جلد اول	۱۲	تالاب البحر	جلد اول	۱۲
پروہ غفلت	جلد اول	۱۲		جلد اول	۱۲

## تصانیف مولوی عبدالباری صاحب دہلوی

تذکرہ غیر - مذہب و عقلیات ۸۸ مباحث علم انسانی ۶۰

## تصانیف مولوی سعید انصاری صاحب

سیر الصحابیات ۶۱، تفسیر ابوسلمہ اصفہانی (عربی) ۶۸

سیر الانصار - حصہ اول ۵۷، حصہ دوم ۶۸

(تصانیف مولوی محمد رفیع رحیم، فرنگی علی)

روح الاجل ۶۸، ابن رشد ۶۱

(تصانیف پروفیسر ذوالعلی صاحب جام) ۶۱

معالجہ الدین، بیاد تاریخ صحیفہ سادہ سے، شیخ محمد - ار - ہاشمی (بجول کے لئے) ۴۲ - تذکرہ المصطفیٰ - غیر

(دارالافتح کی دیگر تصانیف)

گل رعنا - (حکیم علی صاحب) ۶۱، مقالہ دوم، رخنہ رائدین سے

رسول قرنی - (سزاگور ستلہ) ۸۸، نیشہ - حصہ نسیات توفیق عام

(تصانیف حکیم محمد علی خاں صاحب)

دام پیادی حصہ عبرت کابل ۶۱، حسن تردید، گورا ۶۱

## تصانیف ڈاکٹر سر محمد اقبال

زبورِ دہ (فارسی) بلا جلد ۶۱، مجملہ اللہ، بانگ درا، اردو کلام کا مجموعہ عام، مجملہ شوقی امرار خودی درویش خودی (فارسی)

شیخ و شاعر، نالہ خیم، ۲۰، جلد عام، جلد عام

زبواست ۳۰، مکمل ترانہ ۲۰، اکبری اقبال ۳۰، شیکوہ ۲۰

جواب شکوہ ۳۰، خضر راہ ۳۰، تصویر و تدوین

(تصانیف پروفیسر سراج الدین، ایم، اے، بی)

ہیت جدید، حصہ اول عام، حصہ دوم ۶۱، حصہ سوم ۶۱

زینت آسمان ۶۱، نظریہ انسانیت ۶۱

(تصانیف مولوی عبدالرحمن صاحب امرتسری)

کتاب القدر ۱۲ - کتاب النور ۸۸، عربی بول چال، حصہ اول ۱۲، حصہ دوم ۱۲

سیاحت نامہ، بلاد اسلامیہ

(تصانیف مولوی ظفر علی خاں صاحب)

روح معانی ۶۱، لطائف الآداب ۶۱، اپریل فوہ ۶۱، میری عینک ۱۲

سنہری گھونگلا، حبشیات ۶۱، معاشرت ۱۲

(دارالاشاعت پنجاب کی کتابیں)

معلومات کی کتابیں - نباتات اور نباتاتی خوراک، از پروفیسر مہن لائی

(۱) ملے، ۶۱ - قدیم ہندوستان، از جناب سالک بی ملے ۶۱

ابواب باہمی - (از جناب سالک بی ملے) ۶۱

آئین حکومت ہند - ۶۱

دانیان فرنگ - ۶۱

## تصانیف مولانا ابوالکلام آزاد

قول فصل عام، تذکرہ ۶۱، تفسیر سورہ وادیت ۸۸

اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان ۱۲، حقیقت الصلوٰۃ ۶۱، غیبت و نحو ۶۱

الجمہاد، امر الحرب فی القرآن ۱۲، الیوم و الغیر، خطبہ عبدالصفا ۳۰

فلسفہ رمضان ۶۱، معانی کلام ۱۲، مضامین ابوالکلام حصہ اول ۱۲

۱۲، مضامین ۱۲، از بیان ابوالکلام ۶۱، دوم ۱۲

دعوتِ مملکت ۸۸، دعوتِ حق ۶۱، سوم ۱۲

صدائق ۸۸، جمہاد اور اسلام ۶۱، چہارم ۱۲

الحجرت فی الاسلام ۱۲، خطبات سیاسیہ ۸۸، حزبِ اہل ۱۲

خطبہ صدارت تجرزی ۶۱، خطبہ صدارت تقریری ۶۱

خطبہ صدارت جلہ آگرہ ۹، آخری پیغام ار، لیلۃ القدر ۱۲

ذکر ۸۸

## انجمن ترقی اردو کی کتابیں

تذکرہ شہرائے اردو، مجلد عام، انتخاب کلام میر ۶۱

شوقی خواجہ خیال ۶۱، ذرائع لطافت ۶۱

قواعد اردو، عام وضع مصطلحات عام، مصطلحات علمیہ، مجلد ۶۱

شہرِ یونان و روم، جلد اول، حصہ دوم عام، بل تقدیر ۶۱

تاریخ اخلاق، لویٹ، حصہ اول سے، حصہ دوم عام، نکات الشعراء - مجلد عام

یونان غالب، مقدمہ ڈاکٹر عبدالرحمن - ۶۱

محکم کلام غالب ۶۱، جہان ادب، اربعہ تعلیمی نظم و نسق ۶۱

مقامات الطبیعیات، بطریق الاوقاف عام، بجلی کے گوشے عام، انظر ۱۰

علم الحیث، مجلد عام، سرگذشت حیات ۶۱

تاریخ یونان قدیم مجلد عام، فلسفہ تعلیم سے، رسالہ نباتات ۶۱

اسباق الفتح، حصہ اول ۱۲، حصہ دوم ۱۲، دیباچہ صحت مجلد ۱۲

فلسفہ جذبات مجلد عام، امر آفرین ۶۱، القول الاظہر ۸۸

## تصانیف مولوی عبدالسلام صاحب دہلوی

اسوہ صحابہ - جلد اول ۶۱، جلد دوم ۶۱، سیرت عمر ابن عبدالعزیز ۶۱

الترتیب الاستقلالیہ ۶۱، شہر آئین، حصہ اول للہ، دوم للہ ۶۱

انقلاب الامم ۶۱، اسوہ صحابیات ۶۱

## تصانیف مولوی عبدالصاحب بی، اے

مکالمہ برکے عام، انصورت اسلام عام، شوقی جمع الحجت اور تصانیف مہین ۶۱

فلسفہ جذبات ۶۱، پیام امن ۶۱

زودیشیاں ۱۲



جون ۱۹۲۹ء

جلد اول، نمبر

من جسد وجد  
جو گوشش کریگا کامیاب ہوگا

# کامیابی

مسلمانوں کی علی اور جہادی قوتوں کو پیدا کرنے والا اور قومی و کامیابی کے طریقے بتانے والا اہل ہوا رہنما  
جو جن نظامی ایٹرن ٹیر کر کمپنی ملٹیڈ کی ملکیت ہے۔ اور کی ہائیج کو ہائی شائع ہوا ہے۔

عام قیمت ۱۰۰ روپے سالانہ عام اشتہاری عدد، فہرست مضامین جون ۱۹۲۹ء حصہ اول کی کمپنی کے لئے مسلمانانیت (یکو پیٹھ) ہے

۲۸	تجارت اور اشتہار (ادبی)، ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۱۸	۱۔ کامیابی کی دعا، از حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب
۲۹	کھیاں لے لے والے دو کیا ہمارے، " "	۱۹	۲۔ کامیابی کا تعارف، از بیگم اختر نظامی ایٹرن ٹیر کمپنی ملٹیڈ
"	پیام، مولانا احمد سعید صاحب سکرٹری جنتیہ علماء ہند	۲۰	۳۔ شدات، از ایڈیٹر
۳۰	دینی کی کتابی سائنس کی زبانی، ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۲۱	۴۔ پیام، میان سر محمد رفیع صاحب پرنٹر لاہور
۳۲	" " " " " "	۲۲	۵۔ کامیابی، از جناب مرزا محمود احمد صاحب میر جاعت احمدیہ تادیان
۳۳	" " " " " "	۲۳	۶۔ چاکر، سے کیے سونے والے، از جناب قادی تر فوجیہ صاحب غری
۳۴	" " " " " "	۲۴	۷۔ کامیابی کی پہلی وجہ، از حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب
۳۶	" " " " " "	۲۵	۸۔ ہر کامیاب، از جناب محمود احمدی صاحب ایڈیٹر نظامی شائع
۳۷	" " " " " "	۲۶	۹۔ مانے عام کی تربیت، از جناب شاعر ہمدی سکرٹری کانگریس گٹ
۳۸	خواب صاحب کے دونا چہیں سے دلکش فقریوں کا انتخاب،	۲۷	۱۰۔ دوسروں کے لئے شہادت کا اعلان، از بیگم ڈاکٹر
۳۹	ڈاکٹر دیویان، ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۲۸	۱۱۔ پیام، ڈاکٹر سعید محمود صاحب پرنٹر چھپرہ
۴۰	روح جذبات، مولانا رفیع محمد اکبر خاں صاحب حیدری	۲۹	۱۲۔ پیام، جناب مولانا عارف ہمدی صاحب
۴۱	معاذین کامیابی کے صفحات،	۳۰	۱۳۔ کامیاب کھلاڑی، ڈاکٹر سعید احمد بریلوی
۴۲	دقہری ہلاک، میٹر	۳۱	۱۴۔ کامی کا خون، " "
۴۳	کمپنی کی خبریں، میٹنگ ڈاکٹر	۳۲	۱۵۔ اقبال قلم کا قاصد، " "
۴۴	استہارات،	۳۳	۱۶۔ اقتصاد کی ترقی کا صحیح طریقہ، از جناب مولانا عارف ہمدی صاحب
۴۵		۳۴	۱۷۔ دولت اور چیز جو اور دین اور چیز، ڈاکٹر سعید احمد بریلوی



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کامیابی کی دعا

(امصور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح الخامسی صاحب)

یا اے اللہ، کہا جاتا ہے کہ تو نہیں ہو، اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا موجود تو ہو گا، مگر اس مخلوق کے معاملات میں اب دخل نہیں ہو گا کیونکہ اس نے ہرگز کوئی کام نہ کیا۔  
اس تحت بنا کر اوپر کی طاقت دیکر خود مختار اور آزاد کر دیا ہو، اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا کا ہر چیز میں دخل ہو اور وہ ایک اس کو مردہ مانگے جانے کوئی کام نہ کیا ہو۔  
اور ان لوگوں کی بھی کمی نہیں ہو جو یہ بیان کرتے ہیں کہ خود خدا نے کہا ہے کہ "لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا السُّعْی" انسان کے لئے اسل نہیں اسکی کو شہش کے ہوا اور کوئی چیز نہیں ہو یعنی انسان بغیر اپنی ذاتی وسعت کے یہاں کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ کہنے خدا سے کبھی دعا نہیں مانگی۔ اہم خدا کے وجود کو بھی نہیں مانتے اور دنیا کی ہر نعمت کو کہنے محض اپنی تدبیر اور عقل و محنت سے حاصل کر کے اپنی زندگی کو کامیاب بنالیا ہو۔

یا اے اللہ۔ اے میرے یقین والے ایمان کے مخالف میں ہر نعمت سے یکسو ہو کر بغیر کسی دلیل کے ترسے موجود ہونے کو مانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تو نے مجھے آدمی کو پیدا کیا، عقل دی، محنت کی قوت مرحمت فرمائی، ہر چیز کو اپنے جسم اپنے کرم اور اپنے فضل کے زیر نراں رکھا۔ اور کہتا ہے کہ مجھے سے انگوٹیں تم کو دو دے گا۔ اور میں نے تم کو سب کچھ دیا ہو، اور یہ کامنتا ہی تھلے لئے بنائی ہو، تاکہ تم اسکو فرو۔ اور اسے شے حاصل کرو۔ اور اسے نعمتات سے اپنی زندگی کو بچاؤ۔  
میں تجھ کو اپنی آنکھوں میں بھٹا ہوں جبکہ میری آنکھیں تیری مخلوق کی رنگارنگی کو دیکھتی ہیں۔ اور میں تجھ کو اپنے کانوں میں سنا ہوں جبکہ میرے تھے بے سنا ہوں اور ارادہ کی بحث کرتے ہیں۔ میری زبان میں تو بولتا ہو۔ میرے ہاتھوں سے تو لکھتا ہو۔ اور میرے پاؤں بھی تجھ ہی سے چلتے اور کامیابی کی حیات کے لئے جودہ جودہ ہیں میں انسان ہوں تیری مخلوق لیکن بصورت مخلوق تو نے مجھ کو جو بوسطن بنالیا ہو۔ اور لکھا کہ عطاے صفات کمال جو تو نے مجھ انسان کے بیکر خاک کو دی ہیں مختار کل ہوں اور اس موجود کائنات میں وہ سب کچھ کر سکتا ہوں جو پہلے انسان کر چکے ہیں اور وہ سب کچھ بھی کر سکتا ہوں جو پہلے انسانوں سے نہ ہو سکے۔

پس مخلوق مودت ہونے کے اعتبار سے میرا ہر کام تیری امداد چاہتا ہو، اور جب وہ امداد ترسے وعدہ کے موافق تجھے لگاتی ہو تو میرا کامیاب ہو جاتا ہوں نہیں بلکہ تو کامیاب ہو جاتا ہو کیونکہ میرا وجود تو محض ایک ہوا نہی اصل اور حقیقت تو خود تیری ہی ذات پاک ہے۔ میری موجودہ اور فانی شکل تجھے دعا کرتی ہے کہ تو اپنی صفات کی توفیق چاہنا انسان کو دے تاکہ وہ اس رسالہ کے حودت کو بغیر دنیا کی زندگی کے کامیاب بنائے میں خیرت کرے۔ میں نے جو دین اور ہر آدمی کے پیکر میں تیری صفات کے لافانی خزانے موجود پاتا ہوں۔ اگر وہ بے خبری، بے علمی، اور بے شعوری کے پردوں میں چھپے رہتے ہیں یہاں تک کہ انسان اس دنیا و دنیا دارم کو چھوڑ کر عالم اور دماغ میں چلا جاتا ہو۔

میں تجھ سے لے قدرت و حکمت و عقل کی ابتدا و انتہا دعا کرتا ہوں کہ تو میرے الفاظ کی تاثیر بن۔ اور میری زبان و قلم کو اپنی زبان قلم کی قدرت عطا فرما تاکہ میرے انسانوں کے ہر پڑے پڑے ٹھکانوں جن سے انکی زندگیاں ناکام ہو رہی ہیں، اور جن کے اٹھ جانے سے وہ خبر داری اور ولایت اور شعور کمال کے ساتھ اپنے جسم کی توفیق سے آگاہ ہوں اور ان سے کام لینا سکھیں۔ تاکہ آدمی بھی تیرے بندے ہیں، اور کامیاب بھی تیری مخلوق ہیں، جسکی زبان پر تر اور ادب وہ بھی تیرے ہی حلقہ گیس کے امیر ملکہ جو تیری ہی کے منکر ہیں ان کو بھی تیری ہر گز سے آواز دی نہیں ہے۔ جس ہندوئی انسانوں اور ان میں بھی مسلمان انسانوں کو کامیابی کے عمل اور کامیابی کی حدود جدا اور کامیابی کی حکمت و عقل کا لبادہ دینے اور انکو عملی علی، اور کامیاب انسان بنانے کے لئے اس سال کی تمام لکڑیوں سے آگاہ ہوں۔ میری یہ دعا قبول ہوگی کیونکہ میں اپنے یقین فکیر، ہر نوا کریم اور محال ہونا کریم کا کامیابی کے شمع میں بجایا اور میری عمل آئندہ دعا کی کامیابی اور ولایت کی دلیل ہو۔

## کامیابی کا تعارف

(ایضاً: ایک اہم نظریاتی لکچر کیمپی ٹینڈ)

جاری ہوجائے گا۔ اور یہ کیمپی کا روپاری حیثیت سے اپنے حصہ داروں کے لئے اور قومی حیثیت سے تمام مسلمانوں بلکہ تمام ہندوستانیوں کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوگی۔

### کیمپی کا پہلا کام

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے اس کیمپی کا ایک تجارتی مقصد بھی ہے کہ مفسیلاہ سال و اخبارات اور دیگر مکتوبات شروع پرچوں کی شاعت کی جائے تاکہ ان سے یہ کیمپی ایسے کاموں کی تشریح اور فروخت کے بغیر وغیرہ کاموں کے لئے اور قوم و ملک کو بھی ان کے ذریعہ سے نفع پہنچے۔ یہ رسالہ کامیابی کیمپی کے لئے اسی تجارتی مقصد کے ماتحت جاری کیا جا رہا ہے اور کیمپی کا پہلا تجارتی کام جو جس کے ذریعہ سے امید ہے کہ دوسرے کاموں کو شروع کرنے اور کیمپی کے تجارتی کاموں کو جاری کرتی بیٹے میں بری مدد ملے گی۔

دنیا کے متون ملک میں جو رسائل و اخبارات جدید ترین تجارتی اصول پر چلائے جاتے ہیں اور جن کے چلانے کے لئے سرمایہ کافی ہوتا ہے جو ان کی کامیابی میں وہ دشواریاں سہراہ نہیں ہوتیں جو سرمایہ کی قلت اور وقتی یا طبعی استطاعت کے انکمل ذاتی ہونے کی وجہ سے ہندوستانی رسائل و اخبارات اور خصوصاً اردو پرچوں کو عموماً پیش آتی رہتی ہیں۔ چونکہ کامیابی کیمپی کا سرمایہ اور قومی تجارتی اور ادوار کی دال اندیشی کو چھلایا جائے گا اس لئے امید ہے کہ یہ رسالہ بہت کامیاب ہوگا اور انشاء اللہ بہت جلد کامیاب ہوگا اور اس کی تجارتی کامیابی سے کیمپی کو بھی معقول نفع پہنچے گا۔

### کامیابی کا قومی نصب العین

کامیابی کے لئے قومی نصب العین میں نے یہ تجویز بھی کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہندوستانیوں اور خصوصاً مسلمانوں میں قومی زندگی کی 'پہچ' اور کاروباری جدوجہد کی سرٹ پیدا کی جائے کہ وہ میرے نزدیک مسلمانوں کے موجودہ شہر و اضلاع کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ یہی ہے جو ان میں قومی زندگی کی مدد دے گا اور کاروباری جدوجہد کی وہ سرٹ و قدر ہوگی کہ جو ان کی قومی زندگی کی ترقی میں حاصل ہو سکتی ہے اور وہ عقلی کی۔ ذوالحال کے بعد سے مسلمانوں میں دیر بردار تخیل پرست بہت ہے۔ یہ تخیل اور کابل ہوتے چلے جاتے ہیں ان کی بولی اور دماغی قوتوں پر اندیشہ کی اندر لگی چھائی جاتی ہے۔ ان کے اندر ستر کی زندگی بسر کرنے، دوسروں کا عقلی مقابلہ کرنے۔ ان کے بڑے اور عقلی کامیابیوں میں

### کامیابی کی مالک کیمپی

کامیابی کا تعارف کرنے سے پہلے اس تجارتی کیمپی کا تعارف کر دینا ضروری ہے کہ کاروباری اور تجارتی مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور جن سال کی ایک ہے۔

اس کیمپی کا نام قومی نظریاتی لکچر کیمپی ٹینڈ ہے۔ یہ دلاکھ روپے کے شکر کر رہے ہے شکر کار کی محدود ذمہ داری کے ساتھ جاری کی گئی ہے اور ۱۰ دسمبر ۱۹۶۹ء کو قارئین کیمپی ہائے ہند کو پہلے مسئلہ کے تحت جبراً اجاڑنا ٹاک کیمپی کے ہاں اس کی بانٹا بلکہ شکر کر رہی ہے۔ اس کیمپی کے محرک اہل اور بانی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب ہیں اور آپ ہی اس کیمپی کی مجلس اکرٹران کے سربراہ ہیں۔ اس کیمپی کے جاری کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں کفایت و شہادت پر سرمایہ ہمارے لئے اور تجارت کرنے کا شوق پیدا ہو اور وہ شکر سرمایہ کی لکچر کیمپیوں کے معاملات کے متعلق ضروری دانیت حاصل کئے کہ پیش رو کی کیمپی لینے لکھنے اور لکچر کیمپیوں کے ذریعہ سے جو عظیم شان فائدہ دوسری قومی اصل کو رہی ہیں ان سے مسلمان بھی محروم نہیں۔ دوسرا اہم قومی مقصد اس کیمپی کا یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی قومی زبان اردو کو ان کا خاص حق و حقوق سے محظوظ کیا جائے جو اس کے شرفینے کے لئے نہایت جوش اور سرگرمی سے کئے جا رہے ہیں اور اردو کے ذریعہ ملو اور کو جدید و قدیم علوم و فنون سے آہستہ آہستہ کو دیا جائے کہ اردو زبان میں دیکھ لکھنے کی قومی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

مگر وہ بنیادی قومی مقاصد کی تکمیل کے لئے حسن نظامی لکچر کیمپی ٹینڈ نے بہت سے کاروباری اور تجارتی مقاصد رکھے ہیں مثلاً اردو۔ قومی اور قومی کتابوں کی تجارت کے لئے چھ پانچ تجارتی کتابوں کا کام کرنا۔ کارآمد علوم و فنون اور لکچر مضامین پر سینکڑوں کتابوں کا لکھنا اور شائع کرنا۔ مسلمانوں کی جگہ ملی اور ہندی کتابیں انہ کی نقدی کی وجہ سے نایاب ہوتی جاتی ہیں انکی حفاظت و اشاعت کرنا۔ ہر قسم کی بہترین چھاپی کے لئے کچھ چھاپے خانے قائم کرنا۔ مفید عام رسائل۔ اخبارات۔ سافٹناے اور دیگر مکتوبات شروع پرچوں کی اشاعت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ان مسائل میں سے شروع کرنے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے اس لئے اس کیمپی میں شکر سرمایہ کاروں کو شکر کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ چند ہی عرصہ کے بعد تمام مذکورہ کاموں میں



صاحبوں کی خدمت میں جن کی نظر سے یہ رسالہ گزرنے درخواست کیا ہوں کہ وہ خود بھی اس کے خریداری میں کم از کم دو دستوں یا عزیزوں کو خریداری بنائیں اور کم از کم بیس آر دو جاسٹے والوں کو اس کی اطلاع دیدیں کہ وہ اپنی کی ایک قومی تجارتی کمپنی نے ایک نہایت مفید کامیابی جاری کیا ہے جسے سب مالوں کو پڑھنا اور خریدنا چاہئے۔

میری کوشش یہ ہو گی کہ ۱۹۳۹ء کے آخر تک کامیابی کو ہزار خریداری مل جائیں تاکہ نئے سال کے آغاز سے اس کا جذبہ کم کر دیا جائے اس کی شخصیات دیگر میں اضافہ کر دیا جائے۔ یہ دیکھ کر اسے اور اخبارات لاکھوں کی تعداد میں جیسے ہیں۔ میں اس سال صرف پانچ ہزار خریداریوں کی درخواست کرتا ہوں اور امید ہے کہ میری یہ درخواست صد اہم سچا ثابت نہیں ہو گی۔

احسان الحق خٹک  
جنگ دا رٹک

کیا جائے گا۔ ایک علاوہ ہر ہند کم از کم ایک ایسا عزت مند دیا جائے گا جس کا کامیابی کے مقاصد کے لحاظ سے بہترین مضامین شریعت و علم لکھنے والوں کو معقول نقد ایفادات بھی ملتے ہیں کہ جائینگے۔

## کامیابی کے لئے مضامین کی ضرورت

نہیں ہو کہ بعض صاحبان یہ خیال کر کے کامیابی میں کمی کی ملکیت میں بھلا ہو اس کا سرمایہ دہلا لاکھ پٹے ہو کامیابی کی اعانت کی آخری ضرورت محسوس کریں چنی کر وہ اداروں و اخبارات کی اعانت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اس لئے میں بظاہر کم از کم ضروری سمجھتا ہوں کہ کامیابی کا بیج بھجوانے کے لئے کم از کم ہزار خریداریوں کی ضرورت ہے۔ جب تک پانچ ہزار خریداری نہیں ہونگے اس وقت تک برار سال نقصان سے چلا جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس نقصان ۲ لاکھ پڑنے کے سرمایہ کی کپی بھی زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکے گی اس لئے میں اب

## شذرات

کے جاننے کی ضرورت ہے کہ طے ہوئے تھے اور غلط و غور بہترین لکھاؤ کا کام لیتے ہیں، نیز یہ کہ یہ لکھاؤ کس طرح بنایا اور کھینچا میں ڈالا جاتا ہے۔ ہمارے تاجر کو اقتصادیات کا امر سمجھنے سے پہلے ابھی تو علمی تحریک کے سبق سیکھنے پاتے ہیں جو اسے یہ بتائیں کہ وہ کون کس طرح سوچ رہے ہیں چاہے، اس کی آرائش کس طرح کی جائے اور کاکوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے۔ ہماری انتہائی بیسی ہے کہ عمل اب ہماری زندگیوں سے تفرق بالکل بالکل بن گیا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ ہمیں کو وہ دو چار لوگ بھی کہ جن کی زندگی میں کامیاب نظر آ رہی ہے جو حقیقتاً ابھی کامیابی محبت دہریں۔

علم اور علم کے ساتھ عقل اس دنیا کے ہر کام میں ہمارے دامن کا کام دیا کرتے ہیں لیکن صرف راستہ معلوم ہوجانے سے منزل تو ملے نہیں ہوجاتی۔ منزل طے کرنے کے لئے تو ہمیں اپنی ناگوں ہی کو حرکت دینی پڑے گی اور اس بار میں کہ جس کا نام تو کی زندگی ہے ہمارے ناگوں کا کام ہمارا عمل دیا کرتا ہے۔ ہمارے ساتھی اور ہمیں جیسے انسان جن کے وہی ہاتھ ہیں اور وہی پاؤں، اس دہریں ہم سو ہیں قد آگے نکل چکے ہیں کہ اب گویا کس کا رواں بھی نظر نہیں آتی اور ہم ہیں کہ ابھی تک بھی اپنی "ناگوں" کو حرکت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں عمل کی جانب سے ہماری ایسی مجبور غفلت کو دیکھ کر ڈاکٹر محمد اقبال نے پوچھا ہے کہ

ملک میں مسائل و اخبارات کی کمی نہیں ہے۔ ہماری تعلیم یافتہ آبادی کی تعداد کو اگر پیش نگاہ رکھا جائے تو غالباً یہی جو غلطی بہت اخبار اور رسالے بن چکے ہیں ہماری ضرورت سے زیادہ ثابت ہونگے۔ اور جب سے "وہ ذہلان بخت" نے آدھ روٹی کی جانب توجہ کی ہے اس وقت سے تو سیکڑوں نئے اخبار، اعلیٰ طرح کے خوشنما اور دیدہ زیب رسالے برآمد ہو چکے ہیں لیکن عام طور پر وہ دین جتنے موت اور غیر موت پرچے بن چکے ہیں ان کا تعلق اصولوں اور نظریوں سے ہے، اور چنانچہ ایک اصول کا تعلق ہے، کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے فرائض بوجہ اس انجام نہیں دے رہے ہیں۔ برقی سے ہم ابھی ترقی کے اس دور میں نہیں پہنچے ہیں کہ جب تعلیم ملک میں عام ہو کر لوگوں میں جوش و خروش پیدا کر دیتی ہو اور انھیں صرف اسی بات کی ضرورت دے جاتی ہو کہ ان کے اخبار اور رسالے ان کے سامنے مختلف اصولی باتیں پیش کر دیں ہندوستان اور ہندوستان میں بھی جتنے کے ساتھ مسلمان علم و عمل دونوں سے نا آشنا ہیں اور ان کی ترقی کے لئے علم سے عمل اس وقت بہت زیادہ ضروری ہے۔ ایک مفکر کا خیال اور مفلس تو کم کا ریل ٹیم اسے یہ اصول بتا کر کسی طرح نہیں بھٹکتے کہ "دور دروں میں اگر دو دریاں اور شامل کر دی جائیں تو چار ہو جاتی ہیں"۔ اسے تو اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ معلوم کرے کہ چار نہ سہی، دو ہی سہی، لیکن وہ دو دریاں بھی آئیں کہاں سے، اور پیدا کی جائیں کس طرح۔ ہمارے کا شکر کہ ناٹریٹ آف سٹوڈنٹس اور کیمپس فافٹ کی کمیادی ترکیب جانتے سے زیادہ اس بات

کو کتنی تباہ و برباد کیا ہے اسے پھر کیا باب بنا سکتے ہیں۔ اور وہ اہل دنیا کو بھی اس نکتہ سے آگاہ کرنے کا خواہشمند ہے۔ کاسیائی کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ صرف دہلی کے پھر اپنے قہودوں کے ہاتھوں میں بیٹھنا چاہتا ہے جو صرف اپنی ذرا سی ہنگامی تفریح کے لیے ہی کا باعث نہ ہو، بلکہ جسے وہ اپنی معلومات کے خزانہ کے طور پر بھینال کر رکھنے اور دنیا و دنیا اس کو مد لینے پر مجبور ہوں جس کے ہر پہے میں وہ کچھ نہ کچھ نئی باتیں اپنے مفید طلب ضرور پائیں، اور جس کی تباہی ہوئی باتوں پر عمل کر کے وہ اپنے کاروبار میں اور اپنی زندگی کے دوسرے شعبوں میں ترقی حاصل کریں۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب اس قسم کے لیے جوڑے دعوے ہیں جیسے اکثر بچوں کے پہلے نمبر میں کہتے ہیں آ کر تے ہیں، لیکن تھوڑا سا اہل ظاہر کو دیکھ کر ان میں فضول اور لغو دعویٰ ایک بھی نہیں ہے۔ ہمارا دعویٰ اگر کچھ ہے تو بس اس قدر کہ ہم اس رسالہ کو بہت کافی احتیاط کے ساتھ ڈیٹ کرینگے اور ہمیں کوئی چیز ایسی نہ ملے گی جسے دینگے جو "ادبی چٹائے" کی مصداق ہو، نیز یہ کہ ہم زندگی کے ہر شعبے کے متعلق ان لوگوں کے معانی حاصل کریں گے جو اپنی زندگی کو اپنی کوششوں سے کامیاب بنا چکے ہیں، اور یہ کہ ایسے مشکل کام نہیں ہیں کہ ان کے متعلق جو دعوے یا وعدے کئے جائیں انھیں خواہ مخواہ نقلی پر عمل کر لیا جائے۔ ہمارا دعویٰ تو صرف اس قدر ہے کہ ہم اپنے پرچہ کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنائینگے اور ساتھ ہی اس بات کا خیال رکھیں گے کہ ہر ایک مقصد شخص ادبی دلچسپی یا تفریح نہ ہیں، بلکہ اس میں حقیقتاً مفید کارآمد باتیں بھی جائیں جن کے ساتھ ادبی دلچسپی بھی شامل ہو اور تفریح بھی ہاتھ نہ جائے، ہمیں سچے دل سے اس بات کا اعتراف ہے کہ جو پرچہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے یہ بالکل وہ چیز نہیں ہے کہ جو اسے بنانا مقصود ہے، لیکن ہم اسے کو شرمندہ یا نام نہ نہیں ہیں کیونکہ کوئی بہترین اور اہل چیز ہماری کوشش میں نہیں بنا کرئی۔ ہماری کوششوں کی یہ ابتلا ہے کہ اور خدا کا شکر ہے کہ انتہائی نہیں ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہمارا پرچہ ارتقائی منازل طے کر کے مکمل بنے اس لیے ہم اس بات کی کوشش کرتے رہیں گے کہ ہر پرچہ کو گذشتہ سے بہتر بنائیں تاکہ ہم بالکل دہلی چیز بنائے کہ جو کچھ اسے بنانا مقصود ہے۔

کمزور ہاتھوں، اندر فرسودہ داغوں کی ان حباتوں پر قدرت افزائی اگر طے تو اچھی طرح سنیں گے کہ جو کہہ رہا ہے اسے اور دہلی کی کاسیائی اسی کے ہاتھ میں ہے، لیکن وہ مادہ مران کہ جسے قدرت کا ہاتھ چاہتا ہے ہاتھوں سے بنائے گئے اپنے فرزندوں پر ہنسنا نہیں کرتی۔ ان بازوؤں میں تھوڑی یا بہت طاقت بھی

کیا زمانے میں پہنچنے کی یہی باتیں ہیں؟

اور ہم تو اپنے سات کردہ بھائیوں میں سے سات، اور جس کو وہ بھائیوں میں سے بتیں بھی ایسے نظر نہیں آتے جو اس سوال کا جواب فخر کے ساتھ مراد چا کر کے دے سکیں۔

آتشائے عمل ہندوستانیوں اور خواب غفلت کے متوالے مسلمانوں کو آج جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ عمل ہے، اور دہلی رسالہ یا اخبار ان کا بہترین کام ہو سکتا ہے جو ان میں جوش عمل پیدا کرے۔ کاسیائی صرف اسی ایک مقصد کو سامنے رکھ کر نکالا گیا ہے اور اس کا نصب العین قوم کو کاسیائی کی راہ پر تانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور وہ زبان کی یہ ایک قابل صداقت سچی کھٹی کہ اس بہت سے نہایت ہی اچھے اچھے پرچے موجود ہوں اور ان میں کسی ایک کا بھی مقصد نہ ہو وہ دیکھ کر دوسری زبانوں میں الگ الگ ایک ایک شخص زندگی کے متعلق کئی کئی رسلے بھل دیں ہیں۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ "کاسیائی" اپنے وجود کو اس اصول تک کی کو پورا کرے گا، اور "کاسیائی" کا ایک پرچہ پڑھتے ہی شخص کا دل جوش عمل سے بھر جائے گا، لیکن ہمارا یہ دعویٰ ضرور ہے کہ "کاسیائی" اگر خدا نے چاہا تو اپنے آپ کو ہر لحاظ سے دہلی چیز ثابت کرے جس کی آج قوم اور ملک کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ "کاسیائی" ان لوگوں کے کام کا بھی ثابت ہوگا جو علم و فنون سے بہرہ وافر رکھتے ہیں، اور ان کے لیے بھی مفید ہوگا جنھیں معمولی طور پر تھوڑا بہت لکھنا پڑتا آتا ہے، وہ مردوں کے قافلہ کا بھی خضر بنے گا اور عورتوں کو بھی ایک شفیق آسانی یافتہ سہیلی کا کام دیا کرے گا۔ اس کا ایک ایک لفظ معلومات سے پر ہوگا، لیکن اس قسم کی "مفید" معلومات نہیں کہ "آمر کریں ایک عیش کے بیک وقت تین بچے ہوئے" یا یہ کہ "ترکی میں زار و آغا نامی ایک بڑھا ترک ہے جس کی عمر ایک سو چھیالیس سال کی ہے" بلکہ وہ اس قسم کی معلومات فراہم کرے گا کہ اگر کسی عورت کے بیک وقت تین بچے ہو جائیں تو وہ انھیں کس طرح پالے کہ وہ تندرست رہیں اور یہ کہ کوئی شخص اگر عمر کے لحاظ سے زار و آغا بننا چاہے تو کس طرح بن سکتا ہے۔

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ "اعلم علان علم الایمان و علم الایمان یعنی علم نبی دہی ہیں، ایک کو بدلوں کا علم اور دوسرا مذہب و دین کا علم۔" کاسیائی کی یہ کوشش ہوگی کہ بدلوں کے متعلق بھی صحیح اور ضروری معلومات اپنے قارئین تک پہنچائے، اور مذہب کے متعلق بھی، اور یہ تمام محال ہے اس قسم کی باتوں جن سے علمی زندگی میں فائدہ اٹھایا جاسکے۔ وہ مذہبی کردہ کو بھی یہ بتانا چاہتا ہے کہ آج دنیا میں مذہب کیوں روز بروز ناکام ہوتا جا رہا ہے اور وہ

لگاتے گئے لئے علم کے بھی اس وقت تک تو وہ نہ بھٹکا، مگر اور جن دن وہ رحم ختم ہو گئی اسی دن سے رسالہ بند۔ یہ حالات بہت ہی دردناک اور یہی بہت کچھ ہیں اور بہت سے آندہ مند دل جو ایک ایسا رسالہ کے ذریعہ سے ملک اور قوم کی خدمت کرنے پر آمادہ تھے اپنے پیشروں کا انجام دیکھ کر افسردہ و غمزدہ ہو جاتے ہیں اور بادلِ آخرت اپنا ارادہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک اکیلا آدمی آخر کہاں تک ایک ایسے کام پر اپنا رویہ برقرار کرنا کہ ستمنا جو کہیں پریشانیوں پر ادا ہو اور نفع کچھ بھی نہیں؟ خوش قسمتی سے ”کامیابی“ اس قسم کے ناخوشگوار انجام سے ایک بڑی حد تک محفوظ ہو کیونکہ کسی ایک فرد و احد کی ملکیت نہیں ہو بلکہ وہی جن نظامی ایٹمن ٹرک پر کسی ایٹم کی طرف سے بھلا جا رہا ہو اور اس طرح گویا ایک شکر سرای کی کچن میں اس کی اشاعت کی کھیل ہو۔ شکر سرای ہی اس بات کی بھی امید دلاتا ہے کہ اس پر کچھ زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے بہ آسانی وہ پیچ کر کیا جاسکے گا اور خدا نے چاہا تو چند ہی روز کے بعد اسے اپنے پٹھنے والوں کو اس بات پر مجبور کرے گا کہ اپنے ہر دوست سے اس کی تعریف اور اپنے ہر جان پہچان کو اس کا ذکر کریں۔ یہ تمام حالات بہت ہی اُمید افزا ہیں اور بظاہر اس قسم کا کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ یہ کچھ بھی ان قوتوں اور پرتشنگوں میں مبتلا ہو سکے گا جن میں مبتلا ہو کر اس پہلے جسکے پہلے بن بھلے مر جھانچے ہیں۔

کچھ بھی ہو اسی کی اپنی دی ہوئی ہو، اور ان دعاؤں کی جولا ہی وہ کم ہو یا زیادہ اسی کا بخشنا اور عطیہ ہو۔ قدرت اگر انھیں ہمارے لئے کی تو یہ تو اس کی اپنی صحت کی ناکامی ہوگی، اور انسان اگر ذلیل و مسمو ہوگا تو یہ تو ضیفۃ اللہ کی دشواری ہوگی، ہم اسی کو تاہیروں کی وجہ سے ناکام ہیں تو رہیں لیکن قدرت از خود کبھی ہماری محنت اور کوشش کو رائیگاں نہیں جاتے دیتی۔ اس لئے اپنی تمام کمزوریوں کے علم کے باوجود ہم یقین کا رہل ہو کہ ہماری ہی مشکور ہوگی اور ہم اپنی کوششوں میں کامیاب ہونگے۔ ہجر صحافت کا قلم ہماری نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے اور یہی انقلابات کی سرنگھلک میں ہیں اس لئے نظر آ رہی ہیں۔ سچہ جاریں دیتی ہوئی قوم کے لئے یہ کاغذ کی ناؤ، بظاہر بالکل بے حقیقت اور فضول چیز سی لیکن ڈوبتے کو تنکے ہی کا سہارا بہت ہوتا ہے، اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہی دما سہارا سہارا قدم کو بار آورنے میں مدد نہ دیکھا۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے اور ہماری ان کوششوں کو بار آور کرنا جن باتوں میں ہو وہ صحت بھی ہیں اور حق بھی، خیر بھی ہیں اور علم بھی، اور جواب بھی ہیں اور کلم بھی۔ پھر اب نہیں دیکھنا ہے؟

ہندوستان میں ایسا رسالوں کا انجام اگر علم نہیں تو اکثر یہی ہوا کرتا ہے کہ جب تک رسالہ کے مالک کی جیبیں وہ رقم باقی رہی کہ جو اسے اس سال پر

## میاں سر محمد شفیع صاحب بیڑ لالہ تارا

میری بی بی خواجہ شہزادہ کا ایک نیا ایسا رسالہ ہے جو کامیاب ہوا ملک ملت کے لئے بے شمار فائدہ کا ذریعہ ثابت ہو، (سر محمد شفیع آزاد لالہ)

## قلمی اعانت کی درخواست

ملک کے تمام مشہور دانشور اور اہل علم و ادب کی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مضامین قلم سے کامیابی کے امداد کو بھی ذریعہ بخشش اور کامیابی کے مقاصد کو ملحوظ رکھ کر اس کے لئے خاص جادو کوشش کر لیں۔ مضامین تجرید نرائس جن و مسلمانوں کی خفہ علی قوتوں میں حرکت پیدا ہو اور وہ قوتی و کامیابی کے ان راستوں پر لگ جائیں جن پر نیا کی قوتی آتے تو میں پل رہی ہوں؟

مشہور اہل قلم کی محنت و کاوش کا پورا امداد نہ تو پیش نہیں کیا جاسکتا لیکن مالی گنجائش کے لحاظ سے جو زیادہ سے زیادہ امداد ضرورتیں کیا جاسکتے گا اُس کے پیش کرنے میں اُل نہیں ہوگا، کامیابی کے لئے کو ایسی تصاویر اور مضامین کی بھی ضرورت ہے جو کامیابی میں ضرورت کے ساتھ موج کئے

جائیں اور کامیابی کے مقاصد کے لحاظ سے مفید ثابت ہوں

## کامیابی

(از جناب مرزا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان)

اور اس فاش کے سامان اس کے نتیجے میں ملتے ہیں خود مقصود بالذات نہیں ہوتے۔ اور نیز یہ بتایا گیا ہے کہ کامیابی کا گریہ ہے کہ کوئی قوم ان مقاصد عالیہ کے حصول کے لئے جو قربانی چاہتے ہیں اور جن کا فائدہ بادی النظر میں انسان کی اپنی ذات کو نہیں بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے۔ دوسری اقوام سے آگے بڑھنے اور اولیٰ نمونے کی کوشش کرے۔ یہی وہ گمراہی ہے جسے ہماری قوم نے نظر انداز کر دیا ہے، اور یہی وہ گمراہی جس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ ہمارے اندر دولت مند بھی ہیں، اور صاحب جلال بھی، لیکن باوجود اس کے ہم کامیاب نہیں۔ اس لئے کہ ہماری قوم ادا ہے اہل ملک کی کوششیں اپنے نفس کی عزت اور اپنے اہم کے حصول کے لئے ترجیح دیتی ہیں لیکن کامیابی کا گریہ ہے کہ قوم ہمیں سب ہمارے ہو جائے۔ یعنی اپنے نفس کو ٹھکرا کر ان کاموں میں لگ جائے جو نبی فرغ انسان کی مجموعی ترقی کا موجب ہوں یا انصار بن جائے یعنی ایسے لوگوں کی مددگار اور معاون ہو جن کی دنیا کا ہر ایک ملک اپنے غرور و پیش ایسے سامان دیکھتے جن کے بغیر اس کا گوارہ مشکل تھا، اور جن کا حصول اسی قوم کی شدید قربانیوں کے بغیر ناممکن تھا۔ یہ قوم کامیاب ہوئی ہے، اور اس کا ذکر خیر دنیا سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔ جس امید کرتا ہوں کہ میرے برادران وطن اسی صدا کو سمجھ کر اس کی طرف پوری توجہ کرینگے۔ خالی قفل سے وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ بعض علوم و فنون میں سابقین الاولین ہو سکیں کہ کوشش نہیں کرینگے، اور دوسری اقوام کو اپنے پیچھے چھوڑنے میں کامیاب ہونگے وہ برابر کامیابی کا سہرا دیکھتے رہینگے لیکن کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری سابقہ کامیابیاں ہیں میدان کودیں، کیا ہماری ترقی کے لئے کوئی اور قربانی باقی رہی ہے جس کا گریہ ہمارے لئے غمزدگی ہے، کیا ہم کچھ نہیں کے ناز سے بھلا شاپ نہیں بلکہ پیری کا ناز بھی دیکھ سکتے، اور دیکھنا شروع نہیں کریں گے، خدا کو کہ ایسا ہے، بلکہ خدا کو کہ ہماری قوم میدان کود کر ہمارا خدا کا رنگ دکھائی ہوئی دنیا کے ترقی کے میدان میں سابقین الاولین کے دوش بدوش کھڑی ہو اور ایک ترقی پزیر قوم بن جائے، نہیں بلکہ مستقل پیراں ہمارا وہ کامیابی کے میدان میں ایسا ہی ایسا ہو گا جیسے جس کے نقش روزِ ناز سے بھی نہ مٹ سکیں۔ آمین اللهم آمین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین،

کامیابی ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی سے عام طور پر ہمارے اہل ملک واقف ہیں۔ اور یہی وجہ ہماری ناکامیوں کی ہے۔ چاہے ملک پر کامیابی نام ہو یا کامیابی نام ہو، اچھے پھرے پیٹے ہو۔ اور اچھے کھانے کھانے کا۔ کامیابی نام ہو لوگوں پر تسلط پانے اور حکومت کرنے کا، کمزوریت نہ ہو، کہ اس کو زیادہ غلط مفہوم کامیابی کا نہیں ہو سکتا جیسا کہ قوم کو کامیابی قرار دیتے ہیں، انھیں کو اپنا کام، یعنی مقصد بنانا کامیابی کے دوسرے روک ہوا کرتا ہے، یہ چیزیں خود کامیابی نہیں بلکہ بعض دفعہ کامیابی کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔ اس غلط فہمی کی وجہ سے بعض لوگ بوجھ بٹھا کر تھے ہیں، اور حضرت امام ہیں کیوں نہ کام ہوئے اور یہ کیوں کامیاب ہوا۔ حالانکہ اگر عزم کر کے تو تیرے باوجود اہل دولت اور صاحب دولت کے کام نہ رہا۔ اور حضرت امام ہیں باوجود شہادت کے کامیاب رہے کیونکہ ان کا مقصد حکومت نہیں بلکہ حقوق العباد کی حفاظت تھا۔ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں مگر وہ ہوں چکی تائید میں حضرت امام ہیں کھڑے ہوئے تھے یعنی احتجاج تھا کا حق اہل ملک کو ہے، کوئی شیا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قائم نہیں ہو سکتا۔ کچھ بھی دوسرا ہی مقدس ہے، جیسا کہ پہلے تھا۔ بلکہ ان کی شہادت نے اس حق کو اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ پس کامیاب حضرت امام ہیں بننے کے نزدیک۔ قرآن کی یہ نہایت مختصر الفاظ میں کامیابی کا گریہ بنایا ہے، اور میں اس کی طرف ناظرین کامیابی کو توجہ دلاتا ہوں، اور دعائی فرماتا ہوں،

”والسابقون الاولون من الہدیین والافکار۔ والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوانہ واعدائہم حتیٰ یثبتوا الہاد والذین فیما ابدا۔ ذالکما لغفور العظیم“ (توبہ سورہ ۱۳) یعنی وہ لوگ جو دوسروں سے آگے نکلے اور اولیٰ نمونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی ہر ایک چیز کو قربان کرتے ہیں یا ایسے لوگوں کے بعد اور مداحان ہوتے ہیں، اور وہ لوگ جو مذکور بالا جماعت کے نقش قدم پر پوری طرح چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا، اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اور اسی نے ان لوگوں کے لئے ایسے نفاعات تیار کئے ہیں جن کو اندہ نہیں رہی ہیں اور وہ ان میں سے چلے جائینگے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اہل کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہے۔ اہل

## ”جاگ رہے میرے سونے والے“

سید اجازت صوفی فلسفی قادی سرگزا حسین صاحب قرظی دہلوی

نہ جاری ہوا۔ غالباً کل اپر مہر ہونے لگا تھا۔ کا اشارہ مجھے حدود ادب میں لکھنے کے لئے کافی ہوگا۔

۳۔ دو باتیں ہمارے واسطے مسلم الثبوت ہیں اور پرچند انکی امید میں مقبول دلائل موجود ہیں جن کو ہم اشارہ امداد دقتاً دقتاً کامیابی کے کالوں میں پیش کر سکتے ہیں ہم ہر دہشت آپکو زیادہ چون چاکنے بغیر ان لینا چاہئے۔

اول۔ انسان کے لئے کامیاب زندگی بسر کرنا ہی افضل ترین نشا و خداوندی یعنی نشا و فطرت ہے۔

دوم۔ کامیابی کا مرکز خود انسان میں ہے، نہ اس کو باہر۔

انسانی زندگی۔ فلسفیانہ نقطہ نظر سے دو قسم کے مجموعہ اجزاء میں مرکب ہے۔ (۱) چھوٹے چھوٹے جزئیات کو ٹھیک ٹھاکہ اور ترے سے سچا کرانے سے اعلیٰ زندگی کا رنج و نشا قہر تیار کرنا۔ (۲) کسی زبردست نفس ضعیفہ یعنی کمزوریت کو زندگی کے اندر اپنے دل اور جان میں حلول کر دینا اور پھر فوارہ کلمج اس کو کل جزئیات حیات میں تریتی میں کرنا کامیابی لینا۔ فلسفہ کے بعد سائنس کا علاج ہوا تو اس نظریہ میں یہ اضافہ ہوا کہ تریتی اور جملہ ذرائع حصول تریتی قدرت کے مقدرہ قوانین سے ہم آہنگ ہوں۔ ہمارے وقت میں جدید فہم (نیو سائنس) نے یہ گراں قدر حاشیہ پرچہ پایا ہے کہ مدد کا تہ ذہنی اور خدایات فطری انفرادی اور مجموعی طور پر پیش نظر رکھ کر تریتی اور کامیابی کے زیر پرچہ رہنا چاہئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج کی تاریخ کا مذہب انسان۔ اور تھوٹے سے دو بدل کے بعد اشارہ امداد کامیابی کے کالوں میں ثابت کر دیا جائے گا کہ مذہب انسان اور سچا مسلمان شراعت یعنی ہے۔ انصافاً مجھے یہ کہ تریتی اور کامیابی کو واحد و نجات کا قرار دے اور اس پر کل سچی اور کسبی توہوں کو بلا میں پیش امد بلا کم و کاست اس دیوتا کی قربان کہ پرچہ ہمارے دہرتے وقت یہ بشر زبان پر جاری ہو۔

حاصل فرماتا ہوں کہ میرے کرم شادم اور زندگی خوش بکام کے کرم ہم جس خوش نصیب انسان کو توحید اور دین خالص تمام پرچہ پیش۔ حقیقی مرکزی جذبہ صفت میں ملتا ہو جسے جزئیات زندگی پر طرح کر و بیچتے ہوئے اور جسے سچائے چھنے کوڑیوں کے سول ملتے ہوں جو بڑا خلقت بڑا اظہار پر ایمان رکھ کر دنیا اور ماضی سے کامل اتحاد رکھ سکتا ہو۔ اور جو کمال دل و باغ فرامدے چھوٹے سے نفس باریک اور دہشت اندیش ہو سکتا ہو۔ کیا ایسا انسان کیا ایسا مسلمان ٹری می ٹری انسانی دہشتیں ہیں

کئے والا ہیں بھی کہ گیا ہے۔

سالمہ الدین طلب جام جم از ماسکرو  
اسی کو روحانی الفاظ میں اس طرح صاف کیا گیا ہے  
حاجیوں کی طرح سے میں نے کیا اسکا دل  
شاہ دینا ڈاؤن ڈول دہشتی کر کیا کرنا چاہئے اور کھل کر نا چاہئے کہ سارے تیر کو  
برس ہوئے ایک گیسٹان میں عرش علی سے براہ راست اسلکی آئی۔

### دنی افشکم افلا تبصرون

ہر صفت عالیہ کا منبع و مخزن ہیں اور بخاری زندگی کی ایراد میں ہیں خود ٹھیکر لے چلا گئے۔ پھر دیکھتا تم کہاں تک آؤ گے امداد اجتناب نفس علی صلی جرات و استقلال اور اشارہ دہشتی کے یہ کیا جوہر تم میں چھتے ہیں۔ کافوں دالوں نے سنا۔ اپنی زندگی کو ربانی محرم سمجھ کر خداوندی انداز اس کے راز ہائے سرستہ کے نقل کو لدنی کی کچی کو لدنی والے کا کتا مکر اور سپرد و جان و قربان ہو کر کھلوا اور انجام کار دیکھ کر دینا کہ شرف انسانیت کی ادنیٰ سے اونچی جوئی بغیر نیچے دی اور نہ عظمت و جلال کی تریتا گذارے و شواہد گذار گھاٹی ان کے شرف قدیم ہی سے محروم دی۔ اسکے حکایت ہوتا بھی کہ کچر تو چون ساقی شوی دہشت غلظتی نمی ماند بعد بکراشد و صحت آخوستن ساحلہا  
۲۔ صدیوں تک دنیا بھر میں انسانیت، صداقت، اور محنت کا ڈنچا بجا کر اور سو کو کہ جگا کر کھلی بھنگان محسوس ہوتی اور سونے لگے۔ اب ہمارے سامنے ایک تراہم ہے۔  
(۱) سوتے ہیں۔

(۲) گو کہ کئی کے مقدس فرائض انجام دیں یعنی آدوں کو بھی سلائیں۔  
(۳) نہیں۔ آنکھیں ملکر ٹھٹھیں اور اکیل خد پھر دینا کو دکھا دیں کہ  
تازہ پھر دہشتی لذت ہیں حاصل ہو دیں ہم دی یا دہشتی۔ دہشتی دہشتی دہشتی  
(۱) (۲) صرف شمار کا اثر ہو پوس کی بات صرف (۳) میں ہو اور دہشتی غیبی  
بچا کر بچا کر کہہ دیں ہو

### ”جاگ رہے میرے سونے والے“

اس نئے فلسفی کو خواہر صاحبہ سنا۔ سمجھا اور ہم دہشتیوں کے قطر کے علمی جام میں  
ہر کرم سال کامیابی کی کمی میں ہو چکا۔ اندر خائے خیرے آئیں۔  
مجھے اگر کامیابی کی خوشی ہو تو یہ انہوں بھی ہو کہائے اس کو بہت پیٹلے کیلو



نہ سکتا ہو: ہمیں - ہرگز نہیں - پس تو اب  
”جنگ کے لیے میرے سونے والے“

## ناکامی کی پہلی وجہ

### قوت دہی کا غلط استعمال

(از معروضات حضرت دانش نواز جن نظامی صاحب)

قوت دہی ہندوستانوں سے بہت ہی کم تھی۔ اگر مغل بادشاہ بھی ملواری جنگ دماغ کی جنگ انگریزوں سے کرتے تو انگریزوں کو یقیناً ناکامی ہوتی مگر ہندوستان کے دماغ انگریزوں سے کمزور تھے۔

خلاصہ مطلب یہ کہ انگریزوں نے عقل و حکمت کا دار کیا۔ اور مغلوں نے توپ، بندوق، دلتوار سے ایک دار کا جواب دینا چاہا۔ اور یہی سبب مغلوں کی ناکامی کا ہوا بعض بزرگمان تو یہاں تک کہتے ہیں کہ انگریزوں نے دانت لیسے ایسے ایسے پیدائے تھے کہ ان کی فوج ان سے بغاوت کرے اور مغل سلطنت باغی فوج کے ساتھ ہرجائے تاکہ انگریزوں کی حکمانچال کا مایاب ہو لینے ہندوستانوں کے جوش بغاوت سے مظالم سرزد ہونا یقینی تھا۔ اور انگریز جانتے تھے کہ ہندوستانی ایسے ظالمانہ افعال کریں جس سے انگریز قوت کے اشتعال ہوا اور وہ ہندوستان پر قبضہ کرنے کی اجازت دیں اور دوسرے ملکوں کے بادشاہ انگریزوں کو حق بجانب سمجھیں کہ انھوں نے بغاوت کو حق کی سزا دینے کے لئے مغل حکومت کا جراثیم ہمیشہ کے لئے لگ کر دیا۔

یہ بدگمانی دہشت ہو یا نہ ہو مجھے تو یہ نتیجہ دکھانا ہو کہ مغل حکومت کی ناکامی ایک غلط طریقہ جنگ اختیار کرنے کے سبب ہوئی۔ اسی طرح ہر انسان اپنی دہی قوت کو غلط عمل اور غلط کام میں استعمال کر کے ناکام ہو جاتا ہے۔

مثلاً داکٹر محمد اقبال ایک بے نظیر قومی دہلی شاعر کی قوت لیکر میرا ہونے تھے مگر انھوں نے برسرِ بی قوت کا غلط عمل اختیار کر کے اپنی زندگی کو دیر کا مایاب ہونے دیا جیسی امید اس قوت سے بھی جو قدرت نے ان کو دی تھی۔

ڈاکٹر محمد اقبال کو وہ قوت ملی تھی کہ دہشت ہندوستان ملک تمام انبیاء کے باشندوں کی خفہ قوتوں کو پیدا کر دیتا اور انھوں نے قانون دان کی معنوی قوت سے پیدا ہو جاتے لیکن وہ خود ایک قانون دان برسرِ قوت کے عمل میں چلے گئے، اور قدرت کے حکمت کو نہ فراموش کر دیا۔ یا کم از کم اس سے اتنا فائدہ لیا جتنا لازم تھا اور اب بھی وہ حقیقت قومی شاعر کے تمام دنیا میں ممتاز ہیں نہ بحیثیت برسرِ قوت۔

دنیا میں غلط قدم ہوتے ہیں یہ بات ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے گی۔ مگر عقل بھی ایک

دنیا میں کامیابی بھی ہو اور ناکامی بھی۔ اور ان دونوں کے اسباب اور وجوہات بھی ہیں۔ جو دہلا کا سیانی کی ہوا اس کا نہ ہونا ناکامی کا باعث ہو اور جو سیانی کی ہوا دہی انسان کی سمجھ میں آجائے تو کامیاب بنا دیتا ہو۔

کامیابی کے کچھ اسباب دہی پر یعنی انسان کے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں اور کچھ اسباب کہ جن میں لینے انسان دنیا میں ان کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہو۔

اور یہی حال ناکامی کا جو کہ بعض اشخاص ناکامی کے اسباب اپنے ساتھ لے کر لیتے ہیں۔

مثال سے سمجھو تیس برسوں کا ایک بادشاہ کے گھر میں جو لڑکا پیدا ہوا وہ بادشاہی کی دہی بغیر اپنے ساتھ لایا۔ اگر اسے اس ہی بغیر کو اپنے کسی عمل سے سمجھال دیا تو کامیاب ہوا اور نہ اس کے کب اور عمل نے اس بغیر کو گم کر دیا جو قدرت نے بطور عطیہ اس کو دی تھی کہ بادشاہ کے گھر میں پیدا کیا تھا۔

اور ایک شخص غریب ملک گھر میں پیدا ہوا مگر اسے کسی علم و عقل سے بادشاہی حاصل کرنی تو یہ کامیابی کسی دہلی دیر کی کہلائے گی۔ اسی پر ناکامی کو قیاس کر لو کہ جو آدمی بادشاہ کے گھر میں پیدا ہوا مگر بادشاہی کو سمجھال نہ سکا تو اس کی دہی قوت کی کمی پر کیا باعث ہوگی۔

پس آتے دیکھ لگتے حاج کے گھر میں پیدا ہوئے یہ ایک دہی کامیابی ہو مگر جو تو کچھ غریب گھر میں پیدا ہو کر سلطنت حاصل کر لی کسی دہلی کامیابی ہو۔

انگریزوں نے ہندوستان کی حکومت اختیار کر لی قوت سے نہیں لی۔ بلکہ حکمانہ توڑ چڑ سے وہاں کے بادشاہ بن گئے اور مغل بادشاہ اس جو جسے مغلوب نہیں ہو کر ان میں انگریزوں کے حکمانہ توڑ چڑ کا مقابلہ کرنے کی قوت نہ تھی بلکہ اس جو جسے ناکام ہوئے کہ انھوں نے دنیا کے اور اپنے بزرگوں کے ٹرانے اصول کو سامنے رکھا کہ دنیا کے زور سے سلطنت حاصل کرتے تھے اس لئے انھوں نے انگریزوں کے حکمانہ توڑ چڑ کا مقابلہ قوت اور ہتھیاروں کے زور نہ کرنا چاہا۔ یہاں تک کہ سترہ سو میں ایک

عام ہند انگریزوں کے خلاف برپا ہو گئی۔ لیکن اس کامیابی نہ ہوئی۔ اگرچہ انگریزوں کی

دہی ہوتی ہو اور ایک کسی دہی عقل والے اگر عقل کو غلط عمل اور غلط کسب استعمال کریں تو بے عقل مشہور ہو جاتے ہیں۔

مثلاً ایک شخص کو حساب کی عقل ملی ہو یعنی آئین غلط حساب حاصل کرنے اور اس کے ذریعہ کلیا ب بنے کا وہ بہت ہی گہرے اس قدر قوی ذوق کے خلاف ڈاکٹر کی کا پٹھنا کو لیتا ہو اس لئے اس کو اسی حد تک کامیابی ہوتی ہو جس حد تک کہ ڈاکٹر کو حساب و حلقہ ہو لیکن اگر وہ کوئی ایسی تجارت کرتا جو حساب کے ذریعہ فروغ حاصل کرتی ہو تو وہ ڈاکٹر کے مقابل میں یادہ کامیاب ہو جاتا۔

میرے دوست مولوی سید محفوظ علی بی بی نے بڑا بڑی بڑھٹ منہا میں لکھنے کی قوت لئے لکھے مگر انھوں نے اپنی میں اسباب آرائش کی دکان کرنی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا نقصان برداشت کر کے دکان بند کرنی پڑی۔

وہ دانت دار تھے۔ جتنی تھے۔ ذہنی علم تھے۔ کثیر الاحباب تھے، مگر قدرت ان کو اسباب آرائش کی دکان کرنے کی قوت نہیں۔ بلکہ اور دکانوں میں نہایت لطیف کھانا لکھنے کے لئے پیدا کیا تھا، اس لئے اپنی قوت کا صحیح استعمال نہ کرنا ان کی تجارتی نامی کا باعث ہو گیا۔

مثلاً ایک بازاری عورت ہو، اولہ کے قتل اور اغدہ کے تعلقات کی وجہ مشہور ہوگئی، آجکل فحشی کے ایک سینما میں لکھا ہوا ہو۔ اور اس کا کانسٹر مونیٹی وال حیران ہوتے ہیں کہ مٹاڑ کو کوئی خاص کمال تو سچی کے فن میں نہیں ہو پھر یہ کیونکر اتنی مشہور ہوگئی۔ اور بعض بصرہ کہتے ہیں کہ اسکی صورت بھی ایسی نہیں ہو جو دنیا کے ایک مشہور ڈرامہ کا باعث ہوئی۔

آپ سوال یہ پیدا ہوتا ہو کہ ہندوستان میں ہم اردو بازاری عورتیں متاثر ہو زیادہ خوب صورت ہیں اور متاثر سے زیادہ موسیقی جانتی ہیں پھر کیا وجہ کہ وہ سب متاثر کی طرح کامیاب نہیں ہیں۔ اور متاثر اپنی کامیاب ہو۔

ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ محزون کی محبوبہ لیٹے اور فحش کی مطلوبہ شیریں بھی ایسی خوب صورت تھیں کہ ان کے عشاق ایشا کے ٹیچر کو ان کی دھم سے بھر دیتے، اور لیٹلی شیریں کے زمانہ میں لاکھوں عورتیں ان دونوں سے زیادہ خوب صورت موجود تھیں پھر محزون و فحش دانے یہ غلط انتخاب کیوں کیا۔

قدرت کا قاعدہ ہو کہ وہ دنیا میں بعض لوگوں کو ایسے فرائض سے کامیاب کیے ہوتی ہو

جوان سے زیادہ دوسروں کو حاصل ہوتے ہیں مگر دوسرے ان کے مقابل میں ان ذرائع سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

ایسی مثالیں شائد زیادہ ہوتی ہیں تاکہ انسان کا ذہن ایک کلیہ اور قاعدہ کا اسیر و غلام نہ ہو جائے، ورنہ عام طور پر دہی کامیاب ہوتا ہو جو اپنی دہی اور کسب کو توڑ کر ٹھیک کچھ کچھ ٹھیک استعمال کرتا ہو۔

مگر ہر کہتا زبیر صحت اور موسیقی کے سروا کوئی اور ایسی بات موجود ہو، جو ہمارا جہ اندوہ اور آبدار کو لینا لگتی ہو اور جس کو ہم سب جانتے ہوں۔ اس کو مٹاڑ کی کامیابی کو صحت اور موسیقی کی نظر سے دیکھنا بھی غلطی ہو۔ بلکہ اسکی کامیابی کی دہی قوت کی وجہ سے ہو۔

جن مسلمانوں کے باپ دادا تجارت پیشہ نہ تھے اگر وہ کوئی تجارتی کام شروع کریں تو کامیابی کی امید کم ہوگی، اور ان کی نامی کا باعث محض یہ ہوگا کہ جو بیزاران کی سرگزشت میں تھی اسکا انھوں نے جبراً اختیار کر لیا اور اگر نام نہ ہو۔ لیکن جن مسلمانوں کے اہل تجارت ہوتے ہیں ان کی پورہ تجارت میں ان کا دوسری نام کام ہوتے ہیں۔ بین المذاہبوں کو کچھ بڑے تجارت پیشہ لوگوں کو بھی بعض اوقات تجارتی

میں نقصان ہو جاتا ہو مگر اس نقصان کا باعث کچھ اور ہوتا ہو اور غیر تجارت پیشہ لوگوں کی نامی عموماً اس لئے ہوتی ہو کہ ان میں تجارت کا ماہر ہی نہ تھا جس خود تجارت پیشہ لوگوں میں نہیں ہوں مگر ابتدا سے کتابوں کی تجارت کرتا ہوں اور اس کامیاب ہوں، یہ ایک اتفاقی بات ہو ورنہ کچھ کو قدرت نے تصنیف و تالیف کے لئے پیدا کیا تھا۔ اگر میں تجارت نہ کرتا اور کتابیں لکھتا رہتا تو ایک ہزار سے زیادہ کتابیں اس وقت میری تصنیف کی ہوتیں اور کچھ کو دوسرے تاجران کتب ان کتابوں کے حق تصنیف کے عوض اتنا دیر دیتے جو میری موجودہ کامیابی سے بہت زیادہ باعث کامیابی سمجھا جاتا۔ لیکن اگر میں کامیاب ہوں تو محض اس وجہ سے کہ اپنے غرافوس اور غیر طبیعی پیشہ کے لئے سخت کرتا ہوں ورنہ بے جوہر پیشہ کچھ کو بھی نام کام کرتا۔

حاصل مقصد میری اس تحریر کا یہ ہے کہ ہم انسانوں کو قوت و تہذیب کا صحیح استعمال کرنا چاہئے تاکہ غلط استعمال ہو کہ نام نہ نہ لائے۔ اور اسکی صورت یہی ہو کہ شخص اپنا پیشہ اور کام شروع کرنے سے پہلے طبع اور ذہنی کائنات جانے والوں سے مشورہ لیا کرے اور اسکی بعد کوئی کام شروع کیا کرے۔

## شادی سے پہلے

حسن نظامی ایڈیٹر کچھ کہتے ہیں کہ عام فہمی صحیح ہے کہ شادی سے پہلے شروع کیا ہو۔ اس سلسلہ کی پہلی کتاب جو حسین زوجان لوگوں اور لڑکوں کو وہ قلم بائیں مائی کی ہیں جو اخیر شادی سے پہلے معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کتاب کو ڈاکٹر محمد رفیع، "بھی بھئی"، اور "خاندانہ" ایچا خانہ بن ستارہ اور دونوں کی زندگی اطمینان اور آرام سے گزرتی ہو۔ مصنف ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی۔ قیمت چار آنہ، علاوہ محصول۔

بے کا پتہ: میجر کتب خانہ حسن نظامی ایڈیٹر کچھ کہتے ہیں کہ شادی سے پہلے

# ہرکالے دہرے

(انجذاب لامحدود احدی صاحب ڈیٹر نظام اشاعت)

نعمتوں پر نہیں عطا فرماتا ہوا اور جو ان کی نسبت کو ٹھکانے ہیں ان سے وہ نعمت بھی نہیں لی جاتی ہے عقل کے استعمال کے سیکڑوں اور ہزاروں قوتوں میں ایک نئے پتہ بتا رہی ہے کہ انسان روحانیت کو اچھی طرح سمجھے کہ اپنی زندگی کا ہر گام مقصد کے آجکل کے تمدن اور ترقی یافتہ ممالک کی دنیاوی کامیابی کا مادی ہی ہو کہ وہاں بچپن سے اس بات پر نظر رکھی جاتی ہے کہ طبیعت کا فوٹ کبہر ہو اور پھر اسی چٹان طبع کو منظر رکھ کر اس کی تعلیم تربیت کا انتظام ہوتا ہے۔ وہاں یہ لازمی نہیں ہو کہ مولوی کا بیٹا مولوی ہی بنے جسکیم کا بیٹا حکیم ہی ہو اور سرسٹر کا بیٹا سرسٹر ہی بنے بلکہ ایک پادری کا بیٹا اگر پادری کے کام کی طرف رغبت رکھتا اور لوہاری کے بیٹے کا اہل نظر آتا ہے تو اسے اہل لوہار بنانا اس سے زیادہ اچھا سمجھا جاتا ہے کہ نابل یا دیونا دیا جیسے۔ علی بابا سرسٹر کے بیٹے کے لیے سرسٹر اور ڈاکٹر کے بیٹے کے لیے ڈاکٹر بننا ہوا لازمی نہیں ہے۔ یوتپ دام کے لیے مقصود کے ساتھ جنگ میں کرتے ملکہ کے لگا کر مقصود کو حاصل کر لیتے ہیں اسی لیے وہاں پیشہ موروثی بہت کم ہوتا ہے۔ ایک باکس بیٹے بیٹے ہوتے ہیں قریب قریب اتنے ہی بیٹے اسکے گھریں ہوتے لگتے ہیں۔ کوئی گنہگار ہو تو کوئی فوٹو گرافر اور کوئی لٹریچر نویس کو کوئی تاجر۔ ہمارے اہل کمال سالانہ کسی ملازمت کا سلسلہ چلا ہے تو خاندان میں سے کوئی شخص اس سلسلہ کو ٹوٹا ہی نہیں اور ملازمت میں بھی یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ہی محکمہ میں بندے رہیں۔

اندرونی مختلف دماغوں میں مختلف فائینس لکھتا ہے۔ کسی میں کسی کام کے کھنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور کسی میں کسی کام کے کرنے کی بہ صلاحیت کے خلاف کام۔ خدایا کر کے اس کام کو اپنے حق میں لے لیا بیٹے ہیں اور لنگھتے جاؤ گے کھج کھج کھج کھج زندگی کے دن کاٹتے ہیں۔

یوتپ دام کہیں آدل تو عام طور والدین ہی یہ بات سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا کونسا بچہ کون سے کام کا اہل ہو دوسرے بچہ لڑکی کی کوئی کھلتی ہے وہ اپنی ہر شخص اور سسٹم ہوتے ہیں اور یہی سسٹم بتاتا ہے کہ ان کا کونسا لڑکے کو فلاں پیشہ لنگھتا جائے۔ حال ہی میں ایک محلہ جہاز رانی کے کسی بہت بڑے افسر کا ذکر کچھ اچھا کرتا تھا پڑائی کے کہ وہیں دوسری دیر لگ کر نہ بیٹھے تھے، اور ہر آواز کی آنکھ بھی اُدھر کپ بارہ بیٹھے اور کبھی دقت پر جا پڑے۔ سزا بھلا لگا جاتا۔ سزا میں بیٹا کی سزا لگا لگا کا اثر نہ ہوتا۔ ایک روز دوسرے کے بیرونی حصہ میں جہاں بستی کے آنے جانے والوں

بیمیا شیخ احسان الحق صاحب نے مجھ سے اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب سے ایک ساتھ رسالہ کامیابی کے لئے مضمون لکھنے کو کہا مگر ہم دونوں کا جواب ایک تھا حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا: مضمون کل صبح پینچ جائے گا، میں نے عرض کیا کہ: میں ات مقرر نہیں کر سکتا جب لکھوں گا بھیج دوں گا۔

اس فرق کی وجہ صرف اتنی ہی کہ حضرت خواجہ صاحب کے دماغ میں ہرکالے ہیں، ان میں ایک خاصہ مضمون نگاری اور انشا پردازی کا بھی ہے۔ انماری کے خالوں کی طرح حضرت خواجہ صاحب اپنے دماغ کے خالوں کو کھینچنے اور بند کرنے کے لیے ہر جہاں چاہتے ہیں مضمون نگاری اور انشا پردازی کے خاندان کو کھینچ لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں کبھی دوسرے خانہ کو۔ برخلاف حضرت خواجہ صاحب کے میرے دماغ میں صرف ایک ہی خانہ ہے اور اس میں مضمون نگاری اور انشا پردازی کا کینمیا و دستان بھی نہیں ہے۔ حضرت خواجہ صاحب خانہ کھینچنا اور مضمون سنسنے آیا۔ میں کہتا بھی زور لگاتے جاؤں سنہ چڑانے سے آگے نہ بڑھوں گا۔

یہ سب کچھ کھینچنے کے بعد جو بھی حالات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ کبھی سنہ چڑایا کروں حضرت خواجہ صاحب تمام ہندوستان کے ان چند پنج خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہیں وہ کام کرنے کو مل گئے جن کے لئے وہ پیدا ہوئے تھے لیکن مجھے جیسے او مجھ سے بڑھ کر بہت نہیں بلکہ یہ بہت اس ملک میں فوسوتا نوسے فی ہزار ہیں جو ان کاموں میں مصروف ہیں جن کے لئے وہ ہرگز نہیں پیدا کئے گئے۔

خانی نے اپنی مخلوق پر سب بڑا جوا احسان کیا ہے وہ مخلوق کا خلق کرنا یعنی اسے عدم سے وجود میں لانا ہے مگر اس احسان کے برابر شجر، حجر، حیوان، انسان سب ہیں۔ انسان کی آئینہ تصویر نہیں۔ انسان کو انسان بنانے کے بعد جو سب سے بڑی نعمت ملی ہے وہ عقل ہے۔

آپ مجھے کوئی چیز تحفہ دیں اور میں اس کا قدر کروں اور اسے اپنی کسی ڈال ڈال دوں تو آپ مجھ سے خوش ہونگے یا خوش یا یقیناً ناخوش ہونگے اور مجھے کچھ نہ دینگے، اور اگر میں تحفہ لکھ لو لکھوں اور اس کی قدر کروں تو آپ کا جی چاہے گا کہ اور چیزیں بھی مجھے عنایت کریں۔

یہی قاعدہ اللہ تعالیٰ کا ہے، جو لوگ عقل یا اللہ کی دی ہوئی کسی اور نعمت کی قدر کرتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان سے اندویش ہوتا ہے اور ان

کی جگہ بھی بڑی سستی تھی، کل، در سر کعبہ کیا گیا اعلان دفتروں پر چسپے کے خوشن کو دینے آدمیوں کی سوجوگی میں ذیل کرنے کی تجویز تھی۔ راہ چلتوں میں اتفاق سے کوئی چوہا کار حجام طبع سمجھے ملے، ماہر بھی تھے انھوں نے جو یہ حال دیکھا تو اندر مدرسہ لے گئے، اور چوہا کو کیا اجازت ہو کہ اس کے پاس بخت بڑائی لے کر تیرے پاس آتا دوں گی بتایا کہ آپس یہ عادت ہو۔ اسے پھرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ راہ روئے کہا کہ میری خاطر سے ایک ہفتہ کے لئے اس سزا کو مٹوی کہ اور مجھے موقع دو شاید بغیر سزا کے اصلاح ہو جائے اُتار دوں گے اور ماں اپنے غرض اس بڑے کے ہر خبر خواہ نہ کہا کہ اس سے اچھا کیا ہوگا ایک ہفتہ کے لئے یہ آپکے پردہ ہو۔ وہ راہروئے اپنے گھر لے گیا اور وہاں پہنچے ہی تھے اپنے گھر کے دفتروں کو اس کے سامنے پیش کر دیا کہ جبر جی چاہے چڑھو۔ لڑکا اور کیا چاہتا تھا۔ اس کے دل کی مراد پائی۔ دوسرے دن راہرو صاحب ایک مضمون لکھ کر لکھی تھی

لی، اور اس سے پھولے تھوڑے فاصلے سے چاروں طرف کھوٹیاں گر کر دادیں اور ان صاحبزادہ سے کہا دیاں اس کی پرچھ جاؤ۔ صاحبزادہ نذر کی طرح اس کی بیٹی کی پھینک کر جا بیٹھے۔ تیسرے دن اس کی طبیعت بدلنے انسانی نے اپنے کو مدرسہ دایں کر دیا۔ اور لکھ بھیجا کہ اسے کیا باب کرنا ہو تو کسی جواز پر نوکر رکھو اور چنانچہ اسکے مشورہ پر عمل کیا گیا اور مرتے وقت وہ لڑکا کر نزل مرغلاں یا نزل سرغلاں تھا۔ مجھے نام یاد نہیں رہا۔ بہر حال میرا مقصد یہ ہے کہ ہم کو بھی اپنے ادبی اور ادلا کے کام اور پیشہ کا آجھا کرنے میں اہلیت، قابلیت اور رجحان طبع کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور محض اس خیال کو کہ فلاں کام فلاں پیشہ یا وہ مغز یا زاہدہ نقیہ جسٹ ہو خواہ خواہ اس کے بچے نہیں پڑتا چاہئے۔

## لئے عامر کی تربیت

(از جناب مولانا عارف ہسوی)

لفظ نظر سے اس کا چنا اور رکھنا ضروری ہو اور یہی خواہی وطن کا اقتدار ہو کہ خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کی جائے اور اگر اس میں غلطیاں ہوں تو ان کے اصلاح کی کوشش کی جائے۔ لیکن دلوٹ کا حشر تعزیری اسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے جب ٹھنڈے دل اور دماغ کے ساتھ انھیں تنگ نظری کو چھوڑ کر عقلی دلائل سے بحث کی جائے، اور دلیک ایک مسئلہ کے حسن و قبح کو میزان عقل و فہم پر جانچا جائے۔

مگر افسوس کہ اس قدر اہم مسئلہ میں عقل و دانش سے کلیتہً قطعاً قطعاً قطعاً کرنا ضروری سمجھا گیا ہو اور کامیابی کا زور یہ سمجھا گیا ہو کہ مذہبی اور ملی جذبات کو برکت کر کے اسکے خلاف اور موافق لائے حاصل کی جائے۔

اس مضمون میں تہذیب و دلوٹ پر بحث کرنی مقصود نہیں ہے اور نہ مخالف موقف فریق میں سے کسی کو مخالف بتانا نیز غرض ہے بلکہ اس مضمون میں صرف اس امر پر بحث ہے کہ وطن پرست و غلوہ میں اختلاف کیا گیا جس میں ہندو دلوٹ کے حسن و قبح پر روشنی پڑے اور وہاں جو دلوٹ خود غرض نہیں کر سکتے وہ وطن کے دلائل کو پڑھ اور سن کر کوئی رک قائم کر سکیں، بلکہ ہر ایک فریق کی یہ کوشش ہے کہ وہاں اسکے مؤید دھاری بنائیں، البتہ اس سلسلہ میں اس قدر عرض کرنے کی جرات کی جاتی ہے کہ مخالفین دلوٹ کا دامن دلائل سے بالکل خالی ہے، یعنی وہ اس کی مخالفت میں عقلی دلائل سے کام لیتے ہیں عقلی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور صرف جذبات مذہبی و حیاتیاتی سے اہل کر کے اس نے قناعت اختیار کر لی ہے اور اس کی وجہ نہیں ہے کہ حقیقتاً ان کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ہے

مسلمانوں کی موجودہ فحشی و فحش کے اسباب و بجز بحث کیا جاتی ہے تو ہر شخص اپنے ذہن کے مطابق اس کا سبب بیان کر دیتا ہے اور ایک حکم اور قطعی حکم دیتا ہے کہ مسلمانوں امر اختیار کر لیں یا غلاں امر ترک کر دیں تو ترقی کر سکتے ہیں ورنہ ہمیں ہر شخص کی کوئی کوئی رائے ہوتی ہے اور اس لئے ان کے اظہار کا بھی ہر شخص کو اختیار ہے۔ اس بنا پر کبھی مطمئن نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیوں بے سوچے سمجھے اور بے دلیل اور بالکل غیر مبرہن بات کہہ کر مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اہم اس قدر گمراہی اور دشمنی اس قدر سے ضرور کیا جاسکتی ہے جو مسلمانوں کو موجودہ فحشی سے بچنے کا مشورہ دیا کرتا ہو کہ مشورہ ..... مل دینا چاہئے اور دلائل بھی وہ ہونے چاہئیں جو جذبات کو اہل کرنے والے نہ ہوں، بلکہ عقل و فہم کو دعوت فکر و خود دینے والے ہونے چاہئیں یہی ایک طریقہ ہے جس سے اختلاف کی صورت میں صحیح راستہ تلاش کیا جاسکتا ہے، اسکے عکس جذبات کو اُٹھا کر اگر اپنا ہونے کے لئے کو شش جاری نہ ہے کہ جیسا کہ آج کل ہوتا ہے جو کوئی صحیح راہ حل ہمیشہ مسترد رہے گی اور کسی گمراہ اور جماعت کے مشورہ کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے درست بات کا مداوا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

مثال کے طور پر ہندو دلوٹ کو لے لیے جو آج کل ایک سخت اختلافی اور زعمی ماسی دنیا ہے۔ یہ دلوٹ کوئی آسانی سمجھ نہیں ہے کہ اس میں غلطیاں ہیں۔ بہر حال چند آدمیوں ہیں، اس کو مرتب کیا ہو اور بہت ممکن ہے کہ اہل اسلامی عقائد کے نقطہ نظر سے بھی اس میں زور و اشتیاق ہوں اور اسی عقائد کے نقطہ نظر سے بھی اس میں غلطیاں موجود ہوں۔

یہ نہ ہوگا اور موجودہ صورت برقرار ہوگی اسوقت تک لیڈر احمد ہمارا پس منظر ہے رہینگے اور میں فریق کی طرف ادیب، اشتیاد و جذبہ و جذبہ اور اپنے ہنگم مقوم ہونگے وہ خواہ گمراہی اور کھلے ہوئی خلافت میں مبتلا ہو۔ گو وہ لوگوں کے جذبات کو مشتعل کر کے ان کو اپنا ہم نوا اہم ہنگم بنائے گا۔ اور صداقت کس پسری میں پڑی وہ جائے گی اور خلافت اور گمراہی دونوں پر حکایت کرے گی۔

مذہبی جذبات کو برا فروخت کر کے کام بجالا لینا اگرچہ نہایت آسان ہو مگر چھتہ آسان ہو اسی قدر تباہی بخش اور ہلاکت آفریں بھی ہو۔ کیونکہ مذہب نام لے کر کے بعد عقل و فہم کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی، دلوں سوال صرف عقائد کا ہوتا ہے دلیل و دلیل دہان کو کوئی نہیں پوچھتا، ایک مفید سے مفید تجویز کے خلاف علم کو یہ کہہ کر مشتعل کیا جاسکتا ہے کہ یہ تجویز مذہب کے خلاف ہے۔ افغانستان کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ ملاؤں نے ان اصلاحات کی اصطلاحات خلاف مذہب کہہ کر اسے افغانستان میں تباہی و بربادی پھیل گئی۔ کسی نے اس امر پر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ اصلاحات صحیح و مفید ہیں یا غلط اور غیر مفید اور یہ کہ ان کی بالواسطہ خلاف مذہب پر بھی یسین ان کے لئے صرف اس قدر کافی تھا کہ مذہب کے متعلق ان کو چیز ہوتا تھا یعنی ملاؤں نے کہہ دیا کہ اصلاحات خلاف مذہب ہیں۔ اسکے بعد ان کو غور و فکر کرنے اور سوچنے سمجھنے کی کوئی ضرورت نہ رہی، وہ اٹھ اٹھ کر اس حکومت کا تختہ الٹ دیا جس نے انکی وادانت میں ایسے ملوین بخل کا ارتکاب کیا تھا۔ اس لئے اگر ہندوستان کے مسلمان صلح اور نہ تباہی ہمارے مذہبی سیرایہ میں کام نہ لیتے رہے اور خالص سیاسی مسائل کے متعلق بھی یہ کہہ کر اپنے حق میں آواز اٹھا لیتے کہ مذہب کے خلاف مسئلہ مذہب کے رُوسے ضروری اور نفاذ مذہب کے خلاف ہے تو مسلمان مسائل پر غور و فکر کرنے کے بھی بھی عادی نہ ہونگے اور انکی نواح و بہود ہریشہ جائز و ناجائز کے چکر میں مہنی ہے گی، اور مسلمانوں کی لئے عام ایسی ہے گی جیسی کہ جس کی صفات یہ ہو کہ ہر فرق کے پیچھے چو جاتی ہو اور بالآخر جو فرق مذہب کا نام لے کر زیادہ مشتعل کر سکتا ہو اس کی فتح ہو جاتی ہو۔

اگر عوام میں سوچنے اور سمجھنے کی اہلیت و استعداد پیدا ہو جائے تو وہ غلط انداز میں امتیاز کریں اور کھرے کھوٹے میں فرق کر کے کسی نیچے پر ہو جائیں، مگر موجودہ حالت میں اس کی کوئی توقع نہیں۔

بہر حال ملے عامر کی تربیت نہایت ضروری ہے لیکن اس کے موجودہ برہان کی دادر ہونا دشوار ہے۔

بلکہ انھوں نے یہ محسوس کر لیا ہو کہ وہ آسانی کے ساتھ حامیان نہرو پر پورے اگر فتح پاسکے ہیں تو اسی طرح کے مذہبی دلی جذبات کو برا نگیز کر کے ان سے اپیل کی جائے۔ اگر اس مسئلہ میں لالچ و جھوٹ نہیں سے کجائی تو عوام کو اس کی پیروی نہ ہو جاتا اور ملکی سیاسیات کے نہایت اہم اسیان لئے ذہن نشین ہو جاتے اور نفس مسئلہ کے متعلق اچھی طرح سمجھ کر لگنے لگتے تاکہ ملے عامر کے مذہبی ہرگز نہ تو پورے کے حق میں کوئی مفید ملے عامر ہو سکی ہو اور نہ اس کے خلاف۔ کیونکہ نفس پورے کے حسن بیچ پر بخیر اور ملال بحث بہت کم ہوئی ہو۔

اسی طرح دوسری مثال پہلی کوئل اور ملیات و عرق کے انتخابات کا مسئلہ ہر تین سال کے بعد ملک کے سامنے ہے ایک فرقہ آپس میں عوام کو سیاسیات کی مٹو تعلیم دیتا ہے پہلی کوئل اور ملیات کے کاموں پر روشنی ڈالنی جاسکتی ہے اور ان جماعتوں کی پالیٹکس سمجھا جاسکتا ہے اور یہی مذہب ملک کی سیاسیات ان ہی جماعتوں کے اندر محدود ہے۔ اگر سنجیدگی کے ساتھ انتخابات کی کمی لڑی جائے اور جگہ اپنا اپنا نقطہ نظر لے، ہندوگان کو سمجھا دیں تو ملک چند انتخابات کے بعد سیاسی فہم و ادراک میں نہایت اہم ترقی کر سکتا ہے۔ مگر اس مسئلہ میں بھی دی و دش اختیار کی جاتی ہے خصوصاً مسلمان اور صرف جذبات سے اپیل کرتے ہیں اور مسلمان ملے عامر کے کان ایک فیصدی بھی دلائل سے آشنا نہیں ہوتے۔

یہ اس قسم کا حال ہو جو کورآن مجید میں سیکڑوں جگہ غور و فکر کرنے کی ہدایت کی گئی ہو اور جو مسلمانوں سے دلائل دیا ہو کہ مطالبہ کر کے کہ "ہا تو ہر ایک ان کے تمام صدیقین مسلمانوں کو ملال غمگین کرنے کی ہدایت کرتا ہو۔

بہرحال مسلمانوں کے بستی و قتل کے اسباب کچھ یہی ہوں اور ان کی ترقی و ترقی مذہبیت اختیار کرنے سے جو سیاسیات اختیار کرنے سے جو چیز سے زیادہ ضروری ہو وہ یہ ہو کہ مسلمان بے ذلیل بات کرنی ترک کریں، جو شخص جو نظریہ بھی پیش کرے اور جو شہرہ بھی مسلمانوں کو ملے اس کا فرض ہو کہ دلیل و برہان سے اسکی غلطی اور اسکا حسن ثابت کرے اور جو شخص اسکی تردید کرے اسکا بھی فرض ہو کہ دلائل سے اس کے نتیجہ کو تلباسے۔ اگر یہ طریقہ اختیار کر لیا جائے تو بہت جلد ملے عامر میں مسلمانوں کی لئے عامہ تربیت یافتہ ہو سکتی ہو۔ اور اغزاب و جماعات مختلفہ کے اختلاف کی صورت میں سمجھ بوجھ کو ایک ناخن فیصلہ صادر کر سکتی ہو۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں کی ترقی اسی وقت سے شروع ہوگی جس وقت کہ انکی لئے عامہ اسبقہ تربیت یافتہ ہو جائے گی کہ اپنی بھلائی اور برائی کو سمجھنے لگے، اور ان کے اختلافات کی صورت میں اس کا فیصلہ تول فیصل اور اس کا حکم حکم ناظرین ہوا و جب تک

اردو کی بہترین کتابیں رعایتی حیرت میخینی ہوں تو حسن نظامی ایڈیٹر لکچر کمپنی لیڈر کے حصہ دار بن جائے،

## دوسرے نمبر کے اعلانات کا اعلان

### ”جنگ عمل“

- ہدایات :- ۱۔ نظم نہایت بڑا اثر، عام فہم اور جلد جلد کی لکھن کرنے والی ہو۔  
۲۔ دس بندے کم اور تیس بندے سے زیادہ نظم میں ہوں۔  
۳۔ خلافت قانون نہ ہو۔

۴۔ ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء سے پہلے پہنچ جائے

### دش روپے

اُن صاحب کو پیش کئے جائینگے جو مشرق و مغرب کے مشہور حکماء و شعراء و فضلا و غیرہ کے اقوال و اشعار کو اس کا انتخاب کر کے یا خود اپنے لکھے ہوئے ایسے ایسے شعر و نثر یا نظم کا سیاہی میں نشان ہونے کے لئے بھیجیں جو کامیابی کے مقاصد کے لحاظ سے بہترین مقلد قرار دیئے جائیں۔

ہدایات :- ۱۔ مقلد عام فہم اور سلیس اور دس ہوں۔

- ۲۔ جس کا مقلد ہو اس کا نام ہر مقلد کے ساتھ لکھا جائے اور  
ملک ہو تو جس کتاب سے مقلد لیا گیا ہو اس کا حوالہ بھی۔  
۳۔ کوئی مقلد کامیابی کی دس سطروں سے بڑا نہ ہو۔  
۴۔ مقلد ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء سے پہلے پہنچ جائیں۔

### دش روپے

اُن صاحب کی پیش کئے جائینگے جو مندرجہ ذیل سوال کا سب سے زیادہ صحیح اور اہل جواب لکھ کر بھیجیں گے۔

”جون ۱۹۲۹ء کے رسالہ کامیابی میں کامیابی کے مضامین“

کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی بہترین مضمون کی ناس ہو اور وہ کیوں سب سے بہتر ہو؟  
ہدایات :- ۱۔ جواب اپن سال کے تمام مضامین کو دیکھ کر اور کامیابی کے خاص مقام کو ملحوظ رکھ کر لکھا جائے۔

۲۔ جواب کامیابی کے ایک کالم سے زیادہ نہ ہو۔ ۳۔ ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء سے پہلے پہنچ جائے

### پانچ پانچ روپے

اُن چھ خیرادان کامیابی کی بڑی قدر اندازہ رازی پیش کئے جائینگے جو ۳۱ جولائی

کامیابی کے مصادیق و ناظرین کو مقررہ عنوانوں پر نثر و نظم مضامین لکھنے اور نقد و تحسین کے سوا کچھ دیا جائے کیونکہ ہر مضمون کامیابی میں اعلانات کا اعلان کیا جائے گا۔ اور حصول اعلانات کے شرائط خفیہ بنائے جائیں گے۔

۱۔ مضامین اور حمایت مقررہ مبادی کے اندر موصول ہوجانے چاہئیں۔

۲۔ جو اعلانات خیرادان کامیابی کے لئے مخصوص ہوں ان کے حاصل کرنے کے لئے خبرخبریاری ضرور لکھنا چاہئے۔

۳۔ جن مضامین اور حمایت میں اعلانی اعلان کی ہدایتوں کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا وہ اعلانی فرست میں شامل نہیں کئے جائینگے۔

۴۔ اعلانات کا فیصلہ مجلس ڈاکٹر کرگن جن نظامی ایڈیٹر کی زیر نگرانی لکھی گئی اور مجلس کو کرک فیصلہ قطعی اور آخری فیصلہ سمجھا جائے گا۔

۵۔ چھ مضمون مضامین اور حمایت اعلانی اعلانات کے متعلق موصول ہونگے وہ حق نظامی ایڈیٹر کی زیر نگرانی لکھی گئی ملکیت ہو جائینگے۔

۶۔ اعلانات کے فیصلہ کا اعلان رسالہ کامیابی اور دیگر اخبارات رسالہ میں کیا جائے گا۔

### تیس روپے

ان صاحب کی خدمتیں پیش کئے جائینگے جو مندرجہ ذیل عنوان پر کامیابی کے مقاصد کو ملحوظ رکھ کر آدو دس بہترین مضمون نثر لکھ کر بھیجیں گے

”انگریز حاکم اور ہندوستانی محکوم کیوں ہیں؟“

ہدایات :- ۱۔ مضمون نہایت اہل اور عنوان کے تمام پہلوؤں پر چاڑی ہو

۲۔ پیرائے میان لکھنے زبان سلیس عام فہم ہو۔

۳۔ کامیابی کے مضمونوں کو دیکھ کر اور مضامین سے زیادہ ہو۔

۴۔ خلافت قانون نہ ہو۔

۵۔ ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء سے پہلے دفر کامیابی میں پہنچ جائے

### بیس روپے

اُن صاحب کے نام لکھے جائینگے جو ذیل کے عنوان پر مضمون لکھ کر ایک ایک بہترین اور سندس نظم رسالہ کامیابی کے لئے لکھ کر بھیجیں گے۔

## شاہ روئے

کسی تجربہ کار اور کامیاب اخبار نویس یا کسی کامیاب موقت اشیعہ پرچہ مالک یا منبر صاحب کی خدمت میں پیش کئے جانے لگے جو رسالہ کامیابی کے مقاصد کے لحاظ سے اُس کی تالیف، ترتیب، کتابت، طباعت، اور دفتری داہشتار، عیانتظامات کے متعلق ایک ایسا مفصل و مکمل دستور لکھ بنا کر بھیجے جو کامیابی کی نفس رسانی عام مقبولیت، شہرت اور اشاعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے اور انتظامات میں سہولت پیدا کرنے کے اعتبار سے زیادہ مفید اور مکمل العمل کجا جائے گا۔

ہدایات - ۱۔ سولے اُن حضرات کے جو کسی اخبار یا رسالہ کو کامیابی کے ساتھ چلا سکے ہوں یا چلا دیں ہوں۔ اور کوئی صاحب یا اس انعام کے حامل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

۲۔ انعام کا سخت صرت وہ دستور العمل کجا جائے گا جو مجموعی حیثیت سے زیادہ مفید اور مکمل العمل معلوم ہوگا۔

۳۔ انعام کا فیصلہ یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء کو کیا جائے گا۔

۴۔ ہر تجربہ کار دستور لکھ پتہ جانے چاہئیں!

منیجر ڈاکٹر حسن علی لائبریری کچہری لکھنؤ دہلی

۱۹۲۹ء تک مندرجہ ذیل سوال کا جواب خود لکھ کر اور اپنے دو قلم یا تہ دستوں سے لکھ کر بھیجیں گے۔  
”آپ کو اپنی زندگی میں کونسا تجربہ ہوا جو آپ کو پولیٹین اور بھروسہ ہو؟“

ہدایات - ۱۔ تجربہ آپ کو اور آپ کے دوستوں کو اپنا ذاتی لکھنا چاہئے اور ایسا لکھنا چاہئے جس کی محبت آپ کو اور آپ کے دوستوں کو پورا بھروسہ ہو، ۲۔ تجربے پر تہم کے بھیجے جاسکتے ہیں خواہ وہ محاللات کے متعلق ہوں یا علاج و دوا وغیرہ کے متعلق۔

۳۔ دوستوں کا نام اور پتہ بھی اُنکے جوابات کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے

## دو دور روئے

اُن میں نظریں کامیابی کو غدیہ تر عائد نامی تقسیم کئے جائینگے جو اس جولائی ۱۹۲۹ء تک مندرجہ ذیل سوال کا جواب خود لکھ کر اور اپنے دو قلم یا تہ دستوں سے لکھ کر بھیجیں گے۔

”جون کے رسالہ کامیابی میں کن باتوں کی کمی ہو؟“

ہدایات - ۱۔ جوابات مختصر ہوں اور اردو میں ہوں۔

۲۔ جن دوستوں سے آپ جواب لکھوائیں گے نام اور پتہ بھی لکھ بھیجیں

## ڈاکٹر شید محمود صاحب بیرٹر کا پیام

اہمیت ہندوستانیوں کو عموماً اُن مسلمانوں کو علی الخصوص اس کو زیادہ کی چیز کی ضرورت نہیں ہو کہ ان میں اپنے پر بھروسہ کرنے اور اُتار دترانی سے کام کرنے کی قابلیت پیدا کی جائے۔ مسلمانوں میں عالی حوصلگی، جرأت و استقلال، اُتار و دترانی جو ان کی خاص صفات تھیں کبھی جایا کرتی تھیں اب بالکل مفقود ہو رہی ہیں اور جو شخص ان کو اس طرح متوجہ کرنے میں ذرا بھی کامیاب ہوگا وہ ایک بڑا قوی فرض ادا کرے گا۔ اگر مسلمان دنیا میں زندہ قوم بنکر رہنا چاہتے ہیں تو ان کو یہ سب صفات بھرے اپنے میں پیدا کرنی ہونگی خدا آپ کی ساعی جلد میں برکت دے اور کامیابی و کامیابی بنائے۔

خاکسار شید محمود

## مولانا عارف ہسوی کا پیام

مسلمانوں کے فتنہ قوا عمل کو میداد کرنا کامیابی کا بہترین مقصد ہے۔ خدا کے اس کے آپ کی ساعی مشکور ہوں۔ گر مصیبت یہ ہے کہ محض قوا عمل کے میداد کرنے سے کام نہیں چل سکتا جب تک کہ اس کے لیے صحیح مصرت بھی پیش کیا جائے۔

افغانستان پر جو تباہی آئی ہے وہ قوا عمل کی میدادی اور اس کے غلط مصرت میں صرت ہونے ہی کی وجہ سے تو آئی ہے۔

امید ہے کہ کامیابی و قوا عمل کو میداد کرنے کے ساتھ ہی اُنکے لیے صحیح مصرت اور صحیح راعی بھی پیش کرے گا۔

عارف ہسوی

## کامیابی کے قصے

”اسنا ۲۰ سے بھی بالکل ہی کام لیا جاسکتا ہے جو بہت اور سوادِ عمری سے لیا جاتا ہے، اور اس کی بڑی خوبی یہ بھی موجود ہے کہ چونکہ اس شخصِ شریف کی جانشینی موجود ہوتی ہو اس لئے یہ تو کے مقابلے میں بہت زیادہ دلچسپی اور توجہ کے ساتھ لیا جاتا ہے مختصر اسنادِ نویسی کا فن ہماری زبان کے لئے ابھی کبھی قدرِ نیا ہی ہو اور یہ واقعہ ہو کہ وہ کامیاب اسنادِ نیا دیکھ کر کھڑکراتی اور جتنی کوششیں اس شخصِ ادیب میں دیکھی ہیں اور جن کو ملک کے مشیرِ اخبارات و رسائلِ فرائض نظر آئے ہیں انھیں صرف تبدیلی کی شق ہی کا خطا ہے یا جاسکتا ہے۔ اس عنوان کے تحت ”کامیابی“ میں چھوٹے چھوٹے دلچسپ اور دلکش ڈرامے لکھے جا کر کیئے اور ان میں بھی ”کامیابی“ کا نصب العین ہر شخص بنگاہ رہے گا۔“

(ادب)

## کامیاب کھلاڑی

بادِ جود سوال کرتے پھر۔ بات چیت سے تم کی شریف کے بچے معلوم ہوتے ہو اس لئے بھارت اس طرح لگا لگا کر کیا اور بھی زیادہ قابلِ افسوس ہے۔

(لوکا۔ کسی قدر مفردانہ لہجہ) میں نے کبھی سوال کیا تو اور نہ کوڑا چاہتا ہوں میں یہاں آپ ایک ایسی عدا گئے کے لئے آیا ہوں جس میں بھارت کی برتری ہو۔ میں (نوجب) اچھا بیٹھا جاؤ اور جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔ لوکا قریب کی کرسی پر بیٹھ گیا اور اب میں نے ذرا غصے اسکی صورت دیکھی۔ اس کا رنگ کھٹکا ہوا گندمی تھا اس وقت کافی اچھا تھا اگرچہ چہرہ کی زردی اور اسکی قدرِ دماغ اسکی تنگ تنگی کا راز تھا کر رہے تھے۔ ہاتھ پاؤں کا بھی وہ لڑکا بہت اچھا تھا اور عقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اگر اسے معمولِ غذا میرا کرتی تو بہت توڑا اور تندرست ہوتا۔ اسکی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور بلنے دیشانی کے ساتھ بلکہ اسکی غیر معمولی ذہانت اور عقلندی کا پتہ نہ ہی تھیں۔ اسکی صورت میں جرحِ الجود کچھ ایسی بھی کجس قدر میں سے دیکھنا تھا اسکا قدر اسکی وجاہت سے عجب سا ہوتا جاتا تھا۔ لڑکے نے کچھ رنگ کرکے اپنی داستان اس طرح شروع کی۔

(لوکا۔ میں یہاں اپنے خود ہی امانہ دیا ہوں ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہوں میرے والد خدا انھیں غریقِ رحمت کو میرے عرصہ ہوا کہ انتقال کر گئے۔ میں اس وقت صرف

۷ سال کا تھا۔ ایک میری عمر ۷ سال کی ہو۔ والد کے انتقال کے بعد میں تک سچو میری والدہ نے پالا (میاں تو پوچھا اسکی آواز بھرائی اور رنگ گئی لیکن اسنے اپنے کو سنبھال کر کہا) لیکن اب کوئی دیکھنے کا عرصہ ہوا کہ بھی انتقال کر گئے۔ میری تعلیم

”کیا آپ ہی تم خانے کے مہتمم صاحب ہیں؟ یہ سوال ایک پندرہ سال کے لڑکے نے کسی قدر دہلی ہوئی آواز میں پوچھا تھا۔ اسے میرے ملاقات کے کمر میں بیٹھے کئی عرصہ گزر چکا تھا لیکن کب مجھے اسکے آنے کی اطلاع کی گئی تھی تو میں نل کرنے کے لئے جا رہا تھا۔ اول تو خلافِ معمول اس دورِ مجھے نل میں بھی کچھ زیادہ درنگ دوسرے کے بیٹھے مل رہا تھا کہ ایک غریب شکرستہ حال لڑکا مجھے سے ملنے کے لئے آیا ہوا اس نے میں نے جلد سے ہارنے کی کچھ پرواہ بھی نہ کی اور نل کے بعد اطمینان گھر میں جا رہے بیٹھے گیا بیٹھا سے فارغ ہو کر میں کا ہاتھ سے لئے ہوئے جب میں باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ ایک اچھا خاصہ کسی شریف کا بچہ کھڑا ہے۔ اسے اتنے عرصہ تک منتظر رکھنے پر مجھے خفیت ہی نہ آئی ہوئی تو ضرور مدد گروہ میرے دل ہی تک ہی اور میں نے بہت بے پروائی کے ساتھ جواب دیا

میں۔ ہاں اسلامی تیم خانہ کا ہر تم ہیں ہی ہوں۔ (لوکا بہت لچارت کے ساتھ) میں کچھ عرض کرنے کے لئے آئی تھی تاہم ہوا تھا۔ میں۔ کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے کیا تم تیم خانہ میں داخل ہونا چاہتے ہو؟

(لوکا۔ جی نہیں۔)

میں۔ پھر اور کیا چاہتے ہو۔

(لوکا۔ اپنی عرضِ شائے سے پہلے مجھے کچھ تھوڑا سا اپنا حال بھی آپ کی مٹا دینا چاہیے۔) میں۔ (کسی قدر تعجب ہو کر) اپنا حال مجھے شائے سے فارغ۔ آؤ تمھارا مطلب کیا ہے، کیا کچھ انجانا چاہتے ہو۔ مجھے شرم کی بات ہے کہ تم اچھے خانے تندرست ہو گئے



ہوجاتی ہیں تو ہوجا میں، تحصیل اس کی مطلق پرواہ نہیں ہو۔ ابھی اس وجہ سے میں نے حالانکہ بہت ہی دُرُودِ انگیز طریقہ پر لوگوں سے درخواست کی تھی لیکن پھر بھی کسی کے سامان پر جوئے تک نہ ملے، ایسی حالت میں اب بھٹیں بناؤ کہ میں کل صبح بھاری مدد کر سکتا ہوں۔ مدتوں سے میں کہہ رہا ہوں کہ جس طرح لوگوں کا تیم خانہ بن گیا طرح تیم چھڑوں کے لئے بھی ایک تیم خانہ کھول دیا جائے تاکہ غریب چھڑوں کی مدد اور تعلیم کا بھی ایک معقول انتظام ہو سکے لیکن لوگ اس عمل سے نہیں ہیں اور اس عمل کو اُڑا دیتے ہیں اور جب تک ایک زمانہ تیم خانے کا قیام صرف میرے تصور ہی تک محدود ہو۔ تم بے شک ایک بہت ہی نیک اور شریف شخص ہو اور تم بھلائے بھائی کا فرض تھا کہ وہ بھلائی مند کرتے۔ اگر تم مناسب سمجھو تو میں بھلائے بھائی کو ایک خط لکھ دوں؟

”جی نہیں“ جلدی سے اڑکے نے کہا جس کے چہرہ پر اب ایسی ہی علامات اچھی طرح نظر آ رہی تھیں۔ ”اب میرا کوئی بھائی نہیں ہو۔ معاف فرمئے، میں نے آپ کا وقت ضائع کیا۔“ یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور مجھے سلام کر کے چل دیا۔ ایک تیر پھر مرادلی پا کر میں اس کے ساتھ کچھ لمبی ہمدردی کروں، لیکن فوراً ہی ہٹ اپنے آپ کو سمجھانا اور سٹیج بجا ہوا ٹینس کھیلنے کے لئے چل دیا۔

اس اڑکے کی شکل و صورت کا، انداز و اطوار کا، اور ذوق و گفتار کا جب دہر کا بی اثر ہوا تھا اور اس روز میں خلاف معمول ٹینس میں متواتر تین سیٹ ہار گیا لیکن یہ اثر بہت آتنا زیادہ بھی نہ تھا کہ مہنگوں یا مہینوں تک نہ تیار مسلمان شریف زادوں کی ایک کثیر تعداد آجکل اسی حالت میں کھٹے کو لمبی ہو کر شکل و صورت اور وضع قطع سب شرفانہ ہو کر گرھیک آگے ہو ہیں، اس لئے میں بہت جلد اس اڑکے کو بھول گیا۔

میری کچھ تھوڑی سی جامداد علی گڑھ کے ضلع میں بھی ہو اس لئے مجھے اُکھڑا کر لانا پڑا ہو۔ جامداد کے مقدمہ کے سلسلہ میں ان واقعات کے کوئی ڈیڑھ سال بعد میں ایک روز علی گڑھ گیا ہوا تھا۔ علی گڑھ میں ہیشا نے دیکھ کر ہر زمانہ ہلکی رنگ کے یہاں ٹھہرا کر اٹھا۔ شام کو تھوڑا سا دیکھ کر صاحب اور میں بول صاحب کے چندا دوت باہر راتہ میں بیٹھے ہوئے بائیں کمرہ سے کہ اتنے میں ایک لڑکا چھ کتا میں اور ایک بیڈ بیگ لئے ہوئے آیا اور دیکھ صاحب کو بچھنے لگا کہ انہیں اپنے بچوں کے لئے کچھ مناسب تعلیم کی کتابوں کی ضرورت تو نہیں ہو۔ میں نے کچھ کتابوں سے کافی فاصلہ پر بیٹھا تھا اور اس اڑکے کی پشت میری جانب تھی۔ دیکھ کر صاحب کے دوستوں میں سے ایک نے پوچھا کہ ”یہاں صاحبزادے بھلائے پاس کیا کتابیں آکر تو نہیں ہو؟“ جی ہاں تو موجود نہیں ہو لیکن اگر آپ حکم دیں تو آج ہی آدھ گھنٹے میں حاضر کر سکتا ہوں“ اڑکے نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔ پھر ایک کچل کی ضرورت

انتظام والدہ بہت اچھا کر دیا تھا، اور ان کے بعد والدہ نے بھی خاص طور پر اس کا خیال رکھا۔ یہ مجھے کچھ نہیں معلوم کہ والدہ رحم نے کیا کچھ چھوڑا تھا لیکن یہ مجھے اچھی طرح معلوم ہو کہ والدہ بہت کئی دن کو اپنا زور فرخت کرتی رہی تھیں اور غالباً ہار کی تلاش کا ذریعہ وہی ان کے زورات تھے۔ مجھے سے بیٹے سے ایک بھائی اور ہیں جو اس وقت تحصیلدار ہیں، لیکن خدا ہی جانے کیوں انہیں اور ان کی بیوی کو ہمیشہ مجھ سے اور والدہ سے کچھ نفرت ہی رہی رہی۔ والدہ کے انتقال پر وہ گھڑائے تھے، اور چاہتے تھے کہ میں ان کے ساتھ چلا جاؤں۔ میں نے ابھی سال میں کرکٹس کا امتحان پاس کیا ہوا تھا میری دلی تمنا ہو کہ کرکٹ میں لے تک پڑھوں اس لئے میں نے ان کو درخواست کی کہ تا وہ مجھے علی گڑھ کا کالج میں بھیجیں یا پھر اسی جگہ میرے کالج میں پڑھنے کا اہم کردہں مگر وہ راضی نہ ہوئے اور کہنے لگے کہ میں زیادہ سے زیادہ تم بھلائے لئے آتا ہوں کر سکتا ہوں کہ تم جگہ میرے ساتھ دھوا رو دی گھا اور پھر اسنو۔ بھلائے پڑو پڑنے کا میں نے فی انتظام نہیں کر سکتا کیونکہ میری آمدنی میرے اپنے اخراجات کے لئے بھی مشکل کافی ہوتی ہو۔ یہ صاف جواب سن کر میں نے بھی ان سے کہہ دیا کہ اگر میرے پڑھنے کا انتظام آپ نہیں کر سکتے تو میں بھی وہاں چلنے کے لئے تیار نہیں ہوں اس کے بعد نہ انھوں نے مجھ سے ملنے کو کہا نہ ان میں ان کے ساتھ گیا۔ آپ کی خدمت میں میں صرف اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ تیم خانہ میں مجھے رکھنے کی بجائے صرف میری تعلیم کا خرچہ تیم خانے سے دیدا کریں تو بڑی مہربانی ہوگی اور میں سامانی کے ساتھ بی لے سکتا اپنی تعلیم پوری کر سکوں گا۔ اگر تیم خانہ میں داخل ہوجا تب بھی اگر میرے لئے کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ضرور ہوگا اگر وہی رقم یا اس سے کچھ زیادہ آپ مجھے دیدا کریں تو میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکتا ہوں۔

آپنا کہہ کر لوکا خاموش ہو گیا اور ایک اُمید دہم کی سی حالت میں مراٹھ دیکھنے لگا۔ اس قصہ کا میرے دل پر بہت کافی اثر ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک تو میری کچھ میں کچھ نہ آیا کہ میں کیا جواب دوں بالآخر۔ ۳ سال تک میرا سرکاری ملازمت میں چلنا میرے کام آگیا اور میں نے کافی خشک اور بالکل ”سرکاری“ لہجہ میں کئی قدر زور سے کہا ”ہوں.....“ پھر ایک دوسری خاموشی کے بعد میں بہت ہی مودبانہ انداز اختیار کر کے سرکاری زبان میں کہنا شروع کیا۔

میں۔ مجھے بھلائے ساتھ بہت ہمدردی ہو، اور میری خواہش ہو کہ میں بھلائی کچھ ہمدرد کر سکوں۔ لیکن تحقیقات معلوم نہیں ہو کہ تیم خانہ کی مالی حالت کیسی ہو مجھو انہوں ہو کہ بھلائے دل کو یہ نیک نگر پھر بھی نہ دیکھیں جیتے سے یہ واقعہ ہو کہ تیم خانہ کے پاس بالکل اور نہیں ہو اور چونکہ اس میں بہت موجود ہیں انہیں بھلائے پینے کا خرچ بھی مشکل چل رہا ہو۔ مسلمانوں کی حالت، جب تک کچھ ایسی چیزا ہوگی کہ انہیں اپنی بستی اور دولت کا بالکل احساس نہیں ہو۔ تو تم نے پتے اگر مجھ کو غم نہ ہے تو میں اور تو تم کی تیم لڑکیاں قافوں سے تنگ آکر آدھ اور دھیر چلن

صاحب۔ ہم سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹیم ہے۔  
میں حضور کو بہت خوشی کی بات ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے جائینگے؟  
صاحب۔ اوہیں! ہم ضرور جائینگے۔ آپ بھی جائینگے۔  
میں۔ بھلا حضور کیسے نہیں جاؤں گا۔ ایسا اچھا کھیل روز روز دیکھنے کو کھڑا  
ہی ہوتا ہے۔

صاحب۔ بالکل ٹھیک! بہت اچھا کھیل ہوگا۔ آخر کام اپنے سارے کھیل  
ہندوستان میں سے اچھا کھیلنے والا ہے۔ ولایت تک اسکا نام سنو ہوگا۔  
میں جی ہاں حضور، نام تو میں بھی سن چکا ہوں، اسکا کھیل دیکھنے کا بہت اشتیاق  
صاحب۔ اچھی بات، برسوں آپ کیلئے لگے۔  
میں۔ اچھا حضور، اجازت دیجئے۔  
صاحب۔ اچھی بات، سلام۔

حمید اختر کے کھیل کا شہرہ میں اس سے پہلے بھی بہت کافی سن چکا تھا اور یہ  
معلوم کر کے مجھے دلی مسرت ہوئی کہ مجھے اسکا کھیل دیکھنے کا موقع مل سکے گا اپنی  
جوانی کے زمانے میں مجھے بھی کرکٹ کھیلنے کا شوق تھا اور اچھا خاصہ کھیل بھی تھا  
تھا، اور اب ضعیفی میں اگر کھیلنے کی ہمت باقی نہ تھی لیکن مجھے کاشوق طبیعت  
میں بدستور موجود تھا جس صبح کوچ ہوئے، دلی تھی اسکی رات میں مجھے شرتون  
کی دھبے سے نیند نہ آئی اور صبح ہی سے میں نے اپنے جانے کے انتظامات شروع کر دیے  
میں نے اپنی بیوی اور اپنی لڑکی سے بھی کہا تھا کہ وہ بھی صبح دیکھنے چلیں اور  
دونوں ماں بٹیاں بھی تیار ہی میں مصروف تھیں۔ میری بیوی کو تو اتنا زیادہ  
اشتیاق نہ تھا کیونکہ ان کی عمر کافی ہو چکی تھی البتہ تجربہ کے شوق کی کچھ انتہاء  
تھی۔ بار بار وہ میرے پاس آتی تھی اور پوچھتی تھی کہ ”اباجان، گاڑی ابھی تک  
نہیں آئی، گاڑی سے مراد میری وہ پرانی دکنویا تھی جسے میں نے ملازمت سے  
علیحدہ ہونے پر بھی انہیں پس کیا تھا، اور میں اگرچہ جگہ صرف دوڑی شخصوں  
کے بیٹھے کی تھی لیکن ہم تینوں یعنی دو بوجہ پوش عورتیں ادایک میں، کبھی کسی  
طرح زبردستی ٹھیکہ کرنا ضرور کرنا پڑتا تھا۔ یہاں پر میں بتا دوں کہ مجھے حفظاً  
صحت کا ہیشہ بہت زیادہ خیال ہا ہوا ہے میں نے اپنے اپنی بیوی اور لڑکی کو اپنی  
آزادی سے رکھی تھی کہ وہ بخیر اور کھیر سے ساتھ سر کر لیا کریں۔

کوئی ایچ گاڑی آئی اور ہم تینوں آپس سوار ہو کر کھیل کے میدان میں پہنچے  
تو معلوم ہوا کہ کھیل شروع ہو گیا ہے اور علیگڑھ کے لڑکے کھیل رہے ہیں جن کھیل دیکھنے  
میں مصروف ہو گیا اور جب دونوں کھیلنے والوں میں کو ایک کے کھیلنے کا انداز  
مجھے بہت ہی اچھا معلوم ہوا تو میں نے اسکا نام دریافت کیا اور مجھے بتا دیا کہ  
وہی حمید اختر ہے۔

تھی اور خیال کر کے کشا یا بس لڑکے کے پاس ہو میں نے اس کو کہا کہ ”اگر تمھارے  
پاس ہوتا تو ایک پل مجھے دید۔“

”بہت بہتر خواب“ کہہ کر اس لڑکے نے ہلکے رنگ کھولا اور اس میں کو ایک پل ایک  
میری طرف کو آنا۔

میری حیرت کی کوئی انتہاء نہ تھی جب میں نے یہ دیکھا کہ وہ وہی لڑکا تھا جو پڑ  
سال پہلے مجھ سے امداد کی درخواست کرنے آیا تھا۔ اسکے کپڑے نہایت صاف تھے  
تھے، چہرہ پر تنگ مسکائی کی بھی کوئی خاص علامت نہ تھی، اور میں نے دیکھا کہ ڈیڑھ  
برس کی مدت میں سننے اپنے ہاتھ پاؤں اور مردانہ مشن بہت کافی بڑی کر لی ہے  
میں نے اسے حیرت سے دیکھا اور اپنے مجھے، لیکن ملا کسی قسم کی جھجک کے اپنے  
پنل مجھے دلی اہمیت ملی اور سلام کر کے داپس اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا کئی شخصوں  
نے اس سے مختلف چیزیں خریدیں اور مکمل صاحب بھی اپنے بچوں کے لئے کچھ  
کتابوں کی خریداری کی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ وہاں رہا اور سات یا آٹھ  
روپے کی کتابیں، چاقو، قلم اور پینسل وغیرہ فروخت کیں۔ اس تمام عرصہ میں بار بار  
میرا جی چاہا کہ اسے بلا کر اسکے حالات دریافت کر دوں لیکن خدا جانے کیوں کچھ بہت  
ڈپٹی اور تھوڑی دیر میں وہ چلا گیا۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ میں سرکاری ملازم تھا۔ اب میں پینشن پاتا ہوں۔ ملازمت  
کے دوران میں بھی میں نے ہوشیہ یہ قائم رکھا کہ وہاں دکنویاں جلا اور کلکٹر صاحب  
اور کسٹمر صاحب کو سلام کرنا اور اپنی پیش خوار کی کے زمانے میں بھی برابر ہی دستور  
قائم کر لیا ہے کہ وہاں دکنویاں جلا اور صاحب لوگوں کو سلام کرنا۔ میرا خیال ہے کہ  
سنگلوں کا یہ پھیرا دریا بہت کامیاب تھا اور میں نے اسکا فخرنا کچھ کر دیا  
طبیعت کا آدمی واقع ہوا ہوں اور انسانی ملاؤں سے بہت ڈرتا ہوں۔

جہاں تک میرا خیال ہے اس میں لڑکے سے علیگڑھ میں ملاقات ہونے کوئی  
۲ سال گزر چکے ہونگے کہ ایک روز میں ملاقات ہونے صاحب کے سلام کو کرنا۔ صاحب  
بہت اچھے طرح پیش لائے ہاتھ لایا، کرسی ملی، اور اہم ہوا دہر کی باتیں کرنے لگے۔  
میں بہت محتاط آدمی ہوں اور صاحب لوگوں سے گفتگو کرنے وقت اس بات کا  
بہت ہی لحاظ رکھتا ہوں کہ مکمل بات زبان سے ایسی نہ بولجائے جو حاکم کے خلاف  
کے خلاف ہو، اس لئے میرے جواب زیادہ تر یہی ہوا کرتے ہیں کہ ”جی ہاں“ یا  
”جی حضور“ یا ”بجائے فرما حضور“ یا ”جی صاحب کی مرضی“ وغیرہ۔

باتوں کا سلسلہ جاری تھا کہ اتنا گفتگو میں صاحب مجھے سے پوچھا۔  
صاحب۔ دل ڈپٹی صاحب کی کچھ خبر ہے کہ آپ کے شہر میں علیگڑھ کی طرح کی ٹیم کرکٹ  
کھیلنے لگی ہے۔

میں (توجہ سے) جی نہیں حضور، مجھے کچھ خبر نہیں اب آ رہی ہے۔

ابا احتیاداً خیر صاحب ہی ہیں، میں نے کہا اور پھر اپنا چشمہ آما کر اسے ابھی طرح ضائع کیا۔ اور نہایت غور سے آخر کو دیکھنا شروع کیا۔

ابتدائی فاصلہ سے شکل و صورت کا صرف ایک اندازہ ہی ہو سکتا تھا، اور میرا اندازہ یہ تھا کہ آخر ایک نہایت حسین خوش صورت اور مضبوط فوجیان جو۔ اس کا قد ۵ فٹ ۱۰ انچ سے کم تھا اور سینہ کی چوڑائی بھی ایسی کے تناسب سے تھی۔ چوڑی چوڑی کلا لیاں اور بھرے بھرے شانے اور بانو اس کے طاقتور ہونے کا پتہ دے رہے تھے اور نے کو جس قدر دھڑکتی سے گھما کر دیکھ کر دیکھا تو یہاں تک تھا اس سے اس کی کلا لیاں کی طاقت اور اعصاب کی مضبوطی کا بھی طبعاً اندازہ ہو جاتا تھا۔ مگر تیرے تھکے چال پر ایسا دھوکا ہوا کہ میرے لیے پہلے کبھی دیکھ چکا ہوں، لیکن میں اس قدر دور تھا کہ کبھی اس کے خطہ خیال مجھے نظر نہ آسکتے تھے۔ کھیل ہوتا رہا اور آخر کے کھیل نے تماشائیوں کے تمام مجمع کو برا بھلا بھیجی اس لیے تو ٹیبل گیم کا ٹیم دو دو رشتہ ہو۔ ایک صاحب کی کامیاب قرب ہی جیتے تھے۔

دوسرا۔ ہاں صاحب ٹیبل گیم کا مقابلہ ولایت کی ٹیم بھی نہیں کر سکتیں۔ یکھیل جو؟ یہ تو اچھا خاصہ سجاد ہو۔

تیسرا۔ ایک گھنٹی میں تو اس کے بے زل کے نہیں ملتی۔

چوتھا۔ ولایت تک میں اس کے کھیل کی تعریف ہوتی جو۔ ولایت کے اخبار میں اس کی تصویریں چھپی ہیں۔

میں دونوں کی یہ ٹیبل گیم سنا رہا اور نہایت اسی حیرت کے ساتھ آخر کے کھیل کا ڈھنگ دیکھتا رہا۔ شین کا کچ کی ٹیم کا گیند پھینکنے والا بھی اپنے فن میں بہت مشتاق تھا اسے طبع طبع کی گیندیں پھینک کر دیکھ کر تیرے تو بالکل ایسا معلوم ہوا کہ گیند آخر سے نہ کھلا جاسکے گی مگر شکوک اندازہ نہیں غلط ثابت ہوئے اور اپنے اسی بے تکلف انداز سے اسے ان گیندوں کو بھی ایسا کھیلنا کہ ہر شخص کے منہ سے واہ بھل گئی۔ زون کی تعداد برابر رہتی چلی جاتی تھی، اور گو آخر کے ساتھی کئی ایک آؤٹ ہو چکے تھے مگر وہ اسی جگہ دستہ قائم تھا۔

میرا خیال تھا کہ وہ پہر کچا دھڑپنے کے لئے جب کھیل بند ہوگا تو مجھے موقع مل جائے گا اور میں آخر کو دیکھ سکوں گا۔ لیکن مجھے اپنی توقعات میں کافی کمی ہوئی کیونکہ جس جگہ چار دھڑپ کا انتظام تھا وہ کمرہ سے ادھم بھی دور تھا۔ مجھے برا شائق دید کو شہر تار کے لئے مانا پڑا۔ شام کو جب اسٹن کا کھیل ختم ہوا تو ٹیبل گیم ٹیم کے آٹھ کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے اور زون کی کل تعداد دوسو سا تالیس تھی جس میں سے ایک سو باٹھ تینا آخر کے تھے اور باقی وہ آؤٹ نہیں ہوا تھا۔ تماشائیوں کی نالیوں کو سارا میدان گونج اٹھا، جیغ بھڑکا ہوا تھا میں نے اپنی سادہ اور بے تکلف چال سے ڈرا۔ اسے ساتھ لے کر دوڑ کر اسے گویں اٹھایا اور کندھوں پر چڑھانے ہونے سے پہلے ہر شخص کی تہا تھی کہ تیرے اسے دیکھ سکے اس لیے ایک پر ایک ڈوبا پڑا تھا۔ ایک کے آخر کو کنڈھ پر

اٹھانے شروع کر دیں پچانے بالکل ہمارے کلاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے کہ کیا ایک لمے کندھوں سے آتا کر انھوں نے تیرے زوہ سے "ہڑا ہڑا" کا کل پچا شین کا کچا میرا گھوڑا بھی قریب قریب میری طرح کو شین تھا، اور اسے صاحب گوں کے بنگلوں پر باینگلوں کے راستے میں بھی اتارے آدی نہیں کھٹے تھے۔ وہ ریشاں اور مضبوط تو پہلے ہی ہو رہا تھا اب جہاں کل اس کے بار میں لڑکوں نے کیا کھیل چا دیا تو وہ خون زدہ ہو کر اچھلا اور بھاگنے کی کوشش کی۔ میرا سانس لمبے لمبے کھٹا تھا، میری ہوی اور تیرے کلاڑی میں بھی تھیں اور میں آخر کو تیرے دیکھنے کے شوق میں اپنی ہوی تیزی سے قدم پر ہانپنے چلا اور تمھارے کھیل گھوڑے کی حرکتوں کے مجمع میں بل جل ڈال دی۔ سانس نے اسے روکنے کی انتہائی کوششیں کیں مگر بے سود۔ ایک طرف تو اپنے لائن چلا گیا کلاڑی تو ہڈی، اور دوسری طرف پچھے دونوں ہڈیوں پر گھڑا ہو کر سانس پڑ گیا اور آگ اس کے ہاتھ سے پھڑکی اور اپنی ہوی تہ سے بھاگنے کی کوشش کی۔ ٹوٹی ہوئی کلاڑی بالکل اڑ گئی اور میری ہوی تو اچھلا کچھ دودھیا گریں اور غمراہی ٹوٹی کلاڑی میں گھڑنے کے پیچھے پیچھے گھس رہی۔ مجمع میں بے انتہی ہمت تھی کہ اس سے بچے ہوئے شر کو کھیلنے کی حرات کرنا۔ وہ بھاگ رہا تھا اور ٹوٹی پھوٹی کلاڑی اس کے پیچھے پیچھے گھٹ رہی تھی اور لوگ جمیٹ میں آکر گر رہے تھے کہ اتنے میں نے دیکھا کہ آخر تیرے طرح اپنے ساتھیوں کے تھکدیں سے بھلا اور دوڑ کر گھوڑے کے پاس پکڑ لی ادا کی آزاد ہونے کی کوششوں کے باوجود نہ چھوڑا اور اس کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا یہاں تک کہ گھوڑا مجھ پر گڑا اور کھڑک ہو کر زمین پر پڑا میں اسے لگا۔ میں دھچکاں ہو کر پہلے ہوی کو اٹھانے کے لئے دوڑا تھا پھر پڑی کو بچانے کے لئے کلاڑی کے پیچھے بھاگنے لگا تھا اور جب گڈی کی تو میں نے جلدی سے تھکر کر اس سے نکالا اور دوڑ چکا تو معلوم ہوا کہ دو ایک خواتین کے سوا اور کوئی شدید ضرب نہیں لگتی تھی۔ سانس بھی لنگرانا ہوا پہنچ گیا تھا، اور اب مجھے خیال آیا کہ میں نے جسے کا شکیہ آدا کر دیا "مشر آخر ہ کمرہ میں اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ کیا کھیل کر رہا تھا پڑا کیوں کہ میں نے دیکھا کہ آخر تو وہی لڑکا تھا جو تین برس پہلے مجھ سے مدد مانگے آیا تھا اور جسے کوئی دوسرے میں سے ٹیبل گیم میں کمزور فروخت کرتے دیکھتا تھا۔ مجھے حیرت زدہ دیکھ کر آخر میں شکر آیا اور بڑی شفقت اور ہمدردی کے ساتھ مجھ سے پوچھا کہ "کسی کے چوٹ تو نہیں لگی؟"

میں نے خدا کا شکر گو کہ کسی کے ایسی چوٹ نہیں لگی ہے جو قابل لحاظ ہو میری کچھ میں نہیں آتا کہ میں اس طرح ایک شکر یہ آدا کر دوں۔

"شکر یہ! شکر یہ! کس بات کا؟" اسنے نہایت ہی بے تکلف انداز میں کہا اور پھر ذرا رک کر کہنے لگا کہ "یہ تو ایک بالکل ہی ہونی والی بات تھی، یہاں جتنے آدمی کھیلنے تھے ان میں سے ہر شخص کا دل ہی چاہ رہا تھا کہ اب کی مدد کرے، یہ شخص ایک اتفاق ہو کر میں اور وہ سے پہلے ڈوڑ پڑا۔"

حالات معلوم کروں، کیا یہ ممکن ہو کہ آج آپ مجھ اپنے  
بچیں۔

آخر - (مسکرا کر) میرے حالات ہی کیا ہیں، بچپن کے حالات تو آپ

چکے ہیں، تم خانے کی جاسے جب مجھے ایسی ہوتی تو میں یہاں علی گڑھ  
اور کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح کچھ کام کر کے آتا پیدا کر لیا کروں کہ میرے اخراجات  
کے لئے کافی ہو جائے اور کالج سے فیس معاف کرالوں۔ اپنی این و دونوں کوششوں  
میں کامیاب ہو گیا اور اپنی تعلیم جاری رکھی۔ روزانہ شام کو تھوڑی دیر تک پھری  
کر کے میں کچھ کتابیں کچھ فلم فلیس وغیرہ بیچ لیتا تھا اور اس سے جو کچھ چیتا تھا اپنی  
پریرا لگا دیتا تھا۔ ایف اے پاس کر لینے کے بعد مجھے تین چار لکے پڑانے کے لئے  
مل گئے اور اب پھری ننگانے کی بجھے ضرورت نہ رہی۔ چونکہ پڑھنے کا مجھے بخوبی  
تھا اس لئے میں برابر کامیاب ہوتا چلا گیا اور لی اے پاس کرنے کے بعد بھی  
مناسب خیال کیا کہ دو کال کا امتحان دیدوں۔ اس امتحان میں بھی خدا کا شکر  
ہو کہ میں پاس ہو گیا اور اب آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔

میں - مگر آخر آپ حقیقتاً بہت ہی عیب آدمی ہیں۔

آخر - مجھ میں آپ نے کیا اولکھ پائی تھی۔ ان حالات میں ہر شخص ہی کرتا۔

میں - ہر شخص کو یہی کرنا چاہئے مگر بھائی ایسا کرتے بہت ہی کم انسان ہیں۔ تم  
یقیناً غریبی کی طرح اور اچھے اور لائق آدمی ہو۔ کاش ملک بہت سے نوجوان اس  
ہوئے یا پڑھنے کے بغیر نہیں شوقین، ادھیل میں بھی تم سے زیادہ شائق  
اور ضریحان باؤں سے قطع نظر بھی کس تو تھا وہی جیسی انسانیت اور بھادی  
جیسی بہادری کوئی کہاں سے لائے گا۔ تم نے غریبوں کے لئے ایسے غریبوں کو  
کہ جس سے شناسائی نہ تھی اپنی زندگی خطر میں لی اور انھیں بچایا، ایسا ہر  
شخص نہیں کیا کرتا۔ تم یقیناً غریبی کی طرح اور اچھے اور لائق ہو۔

آخر - آپ شاید اس ناقابل لحاظ سے واقف کا ذکر کر رہے ہیں جب میرے آپ کے  
گھوٹے کو روک لیا تھا۔ بھلا وہ بھی کوئی غیر معمولی بات تھی؟ میں اپنی آنکھوں  
سے دیکھتا تھا کہ ایک خاتون کی زندگی خطر میں ہے مجھے معلوم تھا کہ گھوٹا اسی  
طرح بھاگتا رہا تو بہتے اور آدمی جھپٹ میں آئیے۔ ایسی صورت میں کیا میں  
کھڑا ہوا سبک مڑ دیکھتا رہتا۔ ضالے ہاتھ پاؤں اور ان میں طاقت اسی لئے  
دی ہو کہ ان سے کام لیا جائے۔

میں - بھائی آخر اس میں تم ایسے غائب ہوئے کہ میں سمجھتا تھا کہ وہ گیا میرا  
جی چاہتا تھا کہ اچھی طرح بھٹا رہتا کہ اس کے اوپر کوئی چیز تھفے کے طور پر تھیں  
دول مگر بھٹا رہتا ہی نہ تھا۔

آخر - تھفہ مجھے اب بھی لے سکتے ہیں میں ہی شکر کے ساتھ قبول کر دیتا۔  
میں - تھفہ میں تم کیا چیز لے لی پند کر گئے؟

قبل کیجئے کہ میں کچھ اور کہوں وہ جلدی سے اپنے دوستوں کے بھڑکے میں گھس گیا،  
اور یہ تمہارا پھر سے دل کی دہلیز ہی نہ رہ گئی کہ اس سے پوچھتا کہ وہ کہاں ہے، اور اس  
حال میں ہو۔

دو تین برس اور گزر گئے اور اس عرصہ میں اگرچہ میں کئی مرتبہ علی گڑھ گیا مگر ہر  
مرتبہ کچھ ایسی جلدی میں جاتا اور آنا تھا کہ خواہش کے باوجود میں اتنا وقت نہ نکال  
سکا کہ کالج میں جا کر آخر سے ملوں اور اس کے حالات معلوم کروں۔ اب مجھے اکثر اسکا  
خیال رہتا تھا اس لئے کہ مجھ کی والدہ جب گذشتہ حادثہ میں گری تھیں تو انکی  
بائیں کبھی ٹی ہڈی کا ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا تھا، اور بد قسمتی سے جن ڈاکٹر صاحب نے علاج  
کیا تھا انھیں اس کا پتہ نہ چل سکا۔ مدین تک درد اور دم رہا اور بالآخر جب  
عکس پر مشاعروں کے ذریعے سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ٹی کا ایک ٹکڑا علی علی پڑا  
ہوا ہے۔ یہ ٹکڑا اب بھی الگ ہی ہے، اور ان دونوں برابر ہفتہ عشرہ میں انھیں تکلیف  
دیتا رہتا تھا اور میرے دل میں آخر کی یاد تازہ کر دیتا تھا۔

اس یادگار سچ کو کوئی تین برس پہلے کہ ایک روز مجھے پھر ایک مقدمہ کی  
ضرورت سے علی گڑھ جانا پڑا۔ میں نے حیلہ ڈال اپنے ذیل صاحبی اطلاع تار  
بھیجا اور اور دانہ ہو گیا۔ ان کی کوٹھی پر پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ وہاں باہر چلنے پر  
مجبور تھے اس لئے میرا انتظار نہ کر سکے اور میرے نام ایک خط بھجواتے ہیں انکے  
ذہن سے طبیعت کو کسی قدر کلفت اور کثرت محزون ہوئی جیسی کہ ہوتی چاہئے ہی  
لیکن ان کا خط پڑا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی دوسرے ذیل سے میرے مقدمہ کے  
متعلق کہتے ہیں اور وہ ذیل صاحب خود ہی مرزا صاحب کے مکان پر آکر مجھ کو  
مل لینگے۔

میں نے اطمینان سے غسل کیا اور چار وغیرہ سے فارغ ہو کر ذیل صاحب کا  
انتظار کرنے لگا۔ سائے میں کچھ مجھے اطلاع ملی کہ ذیل صاحب تشریف لائے پہلے  
مجھ سے ملنا چاہتے ہیں میں ملاقات کے کو میں گھسا تو ذیل صاحب ایک تقریر  
کو دیکھ رہے تھے جو یاد میں آگئی ہوئی تھی اور میری مت کو ان کی پشت تھی، اب  
شکر انھوں نے نہ پھرا اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا  
کہ ذیل صاحب ہی تھے آخر میں جو نہ معلوم کہاں سے میری زندگی میں داخل ہوئے  
شکر لے ہوئے وہ میری طرف بڑھے اور بڑے تپاک سے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں  
لیکے۔

آخر - آپ تاجر ہیں، میں ہی آپ کا پرانا خادم ہوں میں نے ایل بی بی ایچ  
پاس کر لیا ہے اور ادب میں علم شروع کر دیا ہے۔

میں - مگر آخر آپ نے اتنا مختلف روپ لکھا ہے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔  
میں واقعی سخت حیران ہوں۔ میں ایک عرصہ سے مشتاق تھا کہ آپ کے

اختر۔ اس بقدری اہل کو جو میرے دل میں ہو۔

میں۔ (جیران پور) میں تھا اور اہل میں تھا۔

اختر۔ مرزا عثمان علی بیگ صاحب کو کچھ دینے جو برابر ہی کے کرو میں جو ہیں۔

میں (دعوت) کیا مرزا صاحب باہر نہیں گئے ہیں۔

اختر۔ جی نہیں یہ طریقہ انھوں نے آپ سے یہ انکار کرنے کا بننا لاکھا۔

مجھے اپنی اس خوش حالی پر ناہو کہ بڑے حیدر اختر اب میری پیاری بیوی کے شہر میں

اور میرے قریب ہی کھڑے ہوئے اس حیدر کو کچھ طبع کر ہنس رہی ہیں۔ مرزا صاحب سے مجھے معلوم ہوا کہ اختر نے جگر کوٹ روڈ دیکھ لیا تھا اور اسی دن سے اس کے آروڑ منہ تھے، اور حیدر کی والدہ تو کئی مرتبہ یہ کہہ چکی تھیں کہ اختر صاحبے نوجوان کو شادی کی تمنا ہرگز کی کہ دل میں ہو سکتی ہو اور جوئی چاہئے، مگر میں ذرا "ان" معاملات میں بے وقوف واقع ہوا ہوں اس لئے کبھی ان کا اہل طلبتہ سمجھ سکا، اور ایک مرتبہ بھی یہ خیال نہیں نہ آیا کہ حیدر کی والدہ کی خواہش ہو کہ حیدر کی شادی آخر کے ساتھ ہو سکے۔ بہ حال خدا کا شکر ہے کہ وہ کام بے خبر و خوبی انجام پایا۔

(سید احمد)

## ناکامی کا خوف

لیکن شک اور ڈر جواب کی طبیعت پر غالب ہو کر آپ کے ہاتھ پاؤں پھلا دیتا ہے، اور کام کرنے کی استعداد رکھنے کے باوجود آپ کچھ نہیں کر سکتے۔  
عربی کا ایک بہت ہی مشہور قول ہے کہ "جس نے اپنے آپ کو جان لیا اس نے خدا کو جان لیا" اپنے آپ کو جاننے کے یہی معنی ہیں کہ آپ اپنی فاقہ گیتوں کو پورے طور پر واقف ہو جائیں۔ آپ دوسروں کے نفس کو تو واقفیت پیدا کر لیتے ہیں، بولنے کی طریقہ نہیں سمجھتے ہیں کہ فلاں شخص اس کام کو اچھی طرح کرنے لگا، لیکن خود اس کی طرح کے ایک انسان ہونے کے باوجود آپ کو کبھی طرح بغیر نہیں آتا کہ آپ بھی اس کام کو کر سکیں گے کامیاب ہونے والی ہستیاں پہلے کام پر بیگاہ ڈالتی ہیں اور پھر اپنے بازوؤں پر۔ ان کا دل اُمیدوں اور اُمتوں سے بھر جاتا ہے، اور ان کی قوت عمل وہ چند ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے بازوؤں کی طرف سے پہلے ہی سے باز ہیں۔ کام کرنے کی اُمت، اور قوت عمل میں متحرک کہاں آئے۔ کامیاب ہونے کے لیے جو چیزیں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ضروری ہوں وہ اپنی قوت اور اپنی کام پر بھروسہ دار اعتماد ہیں۔

(سید احمد)

یہاں لکھی ہو یا بڑی؟ آل انڈیا بہت اچھی چیز ہے لیکن یہاں سال انڈیا میں نفٹ کا امکان زیادہ اور نقصان کا احتمال کم ہوا ہے صرف نقصان کا سبب ہو سکتا ہے جو لوگوں کو نقصان دے گا تو نقصان دے گا، لیکن یہاں نقصان دنا کافی ہے کہ پہلوؤں، یہ خطر ہے، اور جو نقصان احتمال خطروں میں بھی اپنے آپ کو نہیں ڈالنا چاہیے وہ اصل حال انڈیا میں بلکہ بڑی اور کم بہت ہو رہی ہیں۔

مجھے یہ بہت تنگ ڈاکٹر حسن نظامی صاحب نے لکھی تھی کہ یہ سوال کیا ہے کہ فلاں فلاں کیساں میں ہیں ہمارے کبھی کے چلنے کی کیا ضمانت ہے؟ ان سوال کرنے والوں میں اگر کافی عالی چوٹی اور بہت دور دور چھٹی کیسوں کی ناکامی کی مثال سننے رکھنے کے بجائے ان چھٹی کیسوں کی، یا ان کی مثال کو سامنے رکھتے ہیں کہ دس تیس روپے کے حصے آج ہزار روپے میں فروخت ہو رہے ہیں اور جن کی کامیابی سے لگے لاکھوں کروڑوں آنڈیشن، ہمارے ہیں۔ ان حضرات سے اگر ان کے سوال کے جواب میں یہ سوال کیا جائے کہ کیوں جبکہ فلاں فلاں کیوں کے تمام سے ہزاروں لاکھوں جانی مائیں ہو چکی ہیں اور فلاں فلاں شخصوں کے بارے کے حادثات سے ہلاک ہو گئے ہیں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ جس کی بل اور پورے کام پر سفر کر کے اس کی کوئی حادثہ پیش نہیں آئے گا تو غائب وہ اپنے مذکورہ سوال کی اُمت کو محسوس کر کے اُمیدوار ہو گئے۔

## دنیا کے کامیاب انسان

یہ صرت بھڑوں ہی کی خصوصیت نہیں ہر کس صفت کو اگلی بھڑ کو جاتے دیکھا اسی صفت کو سب چل پڑیں، بلکہ انسان کا بھی اکثر طریق عمل ہی ہوتا ہے کہ وہ جو دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے وہی اس خود بھی کرنے لگتا ہے۔ اس کی یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اگر ہماری نیچا بھڑوں کے سامنے دنیا کے کامیاب انسانوں کی زندگیاں آتی ہیں اور ہم ان ایسا بلکہ مطالعہ کرتے ہیں کہ جن کی بدولت وہ کامیاب ہوئے تو ہمارے دل بھی جوش اور آمنگ سے بھر جاتے ہیں اور ہم بھی نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ اسی راستے پر چلتے اور اسی منزل تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ اس عنوان کے تحت ”کامیابی“ ہمیشہ آپ کی خدمت میں سونگوں کی سوانح حیات پیش کیا کرے گا جو میدان عمل کو طے کر کے منزل مقصود پر پہنچنے میں کامیاب بن گئے تھے۔ (ادبی طر)

## اقلم قلم کا اجداد

وہ جاتے ہیں اور اس طرح مدتوں تک ان کا نام آنے والی نسلوں کی زبان پر پائی رہتا ہے۔ بڑے بڑے شعراء اور فلاسفوں کی سوانح عریاں آپ بھل میں ملنے پھرتے ہیں اور انھیں پڑھ پڑھ کر خوش ہوتے ہیں لیکن کبھی اپنے یہ بھی خیال کیا کہ آپ کی حسیں میں جو قلم جو وہ لیس اس ایدمن و اڈمن کی یادگار ہے جسے خود نویس (فائوٹین) قلموں کی دنیا کا بادشاہ کہنا سجا ہوگا۔

آسٹریل فائوٹین قلم کا موجد اور دنیا کی سب سے بڑی خود نویس قلم بنانے والی کمپنی کا مالک نیویارک کے قریب ایک گاؤں میں ۲۰ نومبر ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اسکے شجرہ نسب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فائوٹین جرنی کے کسی ایسے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو نامتوں کی فتح کے بعد انگلستان میں جا کر آباد ہو گیا۔ خاندان میں ”اڈمن“ کا لقب بے معنی نہیں ہو بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس خاندان کے اسلاف اسی نام کے مناب پیش بھی کیا کرتے تھے گویا وہ اپنے وقت کا ”بچہ سہ“ تھا۔ اچھی اڈمن کی عمر صرف تین سال کی تھی کہ بچہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا لیکن اچھی اڈمن مقول سر پرستی سے خریدی کے باوجود اسکا ذوق مطالعہ اور شوق مشاہدہ نہ ہوا، اور لکڑیاں چیر کر مال کو فینے کے بعد وہ مردم پس کی دھیمی روشنی میں اپنی کتاب لیکر بیٹھ جاتا تھا اور قلم کی پیاس بجھا کر لیتا تھا۔ دس برس کی عمر تک اسنے کسی اسکول میں باقاعدہ حاضری نہیں لی لیکن ذوق تحقیق اور طلب صادق اسکی ہر ادا سے عیاں تھی اور ہر چیز کے متعلق اسے یہی دھن لگی رہتی تھی کہ یہ کیا ہو، ایسا کیوں ہوا، اور یہ کیسے ہو گیا۔ اسکول میں بھی اسکی یہی حالت رہی مگر کثرت دیکھا گیا کہ جن مشکل مسائل کے حل میں

سیمپل اسالٹر کا مقول ہو کہ بڑے آدمیوں کی اور ان میں سے بھی خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کی سوانح عریاں کو جو تک بھی تھی جدید حق آموز اور مفید ہوتی ہیں اور دوسروں کے لئے ایک اچھے راہنما کا، ایک بدولت دہاکا کا، اور ایک بڑے زور و حرک کا کام دیا کرتی ہیں” ہم اپنی زندگی میں بہت سے بڑے اور اچھے آدمیوں کو دیکھتے ہیں، اور بہت سوں کو دیکھ کر ہمارے دل میں ان جیسا بنانے کی تمنا پیدا ہوتی ہے لیکن یہ خواہش اعتقاد پر زور نہیں ہوتی کہ جتنی سوانح عریوں کے پڑھنے کے بعد پیدا ہوا کرتی ہے کیونکہ زندہ انسانوں کی زندگی کا بہت تھوڑا سا حصہ ہی ہنگامہ کے سامنے ہوتا ہے اور کتاب ہمارے سامنے ان اشخاص کی پوری زندگی کھلو کر رکھ دیتی ہے، اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے اکثر نے بالکل نیا حالات میں پرورش پاکر دنیا میں کیا بی حاصل کی ہے تو ہمارے دل انگوں سے بھر جاتے ہیں اور خواہش ترقی کی ایک زبردست لہر ہمارے دماغ سے اٹھ کر ہمیں ہلچل عمل کر دیتی ہے۔

دنیا میں ہمیشہ دو قسم کے آدمی ملتے رہے ہیں، ایک وہ جو بہت ہی اچھی اچھی باتیں دوسروں کو سنایا کرتے ہیں اور دوسرے وہ جن کی زبان بالکل خاموش رہتی ہے لیکن لہجہ اور باتوں میں مضمرات عمل آتے ہیں اور اچھے اچھے کام کیا کرتے ہیں۔ زبان سے اچھی باتیں کہنے والے بہت جلد مشرت حاصل کر لیں اور ان کے بہت سے مقولے لوگوں کی زبان پر چڑھ کر انھیں نئے کے بعد بھی مقرر فانی بناتے ہیں۔ کام کرنے والوں کی مشرت دنا زیادہ محنت اور صبر چاہتی ہے لیکن ان کی باتوں کی بجائے ٹھوس کام ان کی یا گار کے طور پر دنیا میں باقی

میں جاتا جو وہ اصول اگر یہ بعض قلم بنانے والوں نے اپنا نقل بنائے وقت پیش کیا دیکھا تھا اور جہاں تک ان کو ممکن ہو اٹھا کو کوشش بھی کی تھی کہ قلم میں سیاہی اسی قدر قوی حاصل کے سخت بہا کرے لیکن کامیابی کا سہرا ان کے مقدیر تھا۔

تین سال کے مسلسل تجربوں اور متواتر کوششوں کے بعد ۱۸۳۵ء میں قلم بنانے والا نثر آگیا یہ قلم بنایا ہی لیا جس میں عورتی طریقہ سلمان سے کام لیا گیا تھا اور مسلمانوں میں اس کا یہ قلم ٹیٹ ہو گیا۔ اس وقت ویکار اپنی وفات کے وقت تک دائر میں کے ہاتھ سے قلم بکھڑا اور برابر قلم کی ساخت اور اس کی تجارت میں ترقی ہی ہوتی چلی گئی۔ آج دائر میں کا قلم قاضیوں میں کے نام سے تمام قلم یافتہ دنیا واقف ہو، اور سیاہی کے بننے کا جو طریقہ دائر میں کے قلم میں تھا گیا ہو اس کے متعلق ہر شخص کا یہی فیصلہ ہو کہ یہ سب زیادہ وہ دور سب زیادہ قابل اعتبار ہو۔

اپنے ذاتی استعمال کے لئے مستعمل میں طر دائر میں نے ایک قلم کی صورت محسوس کی تھی جس میں اس نے اپنے ہاتھ سے صورت ایک قلم بنایا۔ پھر اپنے ہاتھ سے بنا کر چند قلم اپنے دوستوں کو دیے۔ پھر ایک چھٹی سی دوکان دیکر ان قلموں کی تجارت شروع کی اور اس پھر کوئی دو ستر قلم بنانے کی فہم ہو چکی۔ ابھی کچھ ہاتھ ہی سے قلم تیار کئے جاتے تھے ۱۸۴۹ء میں قلم ۱۰ لاکھ سے کچھ زیادہ کی تعداد میں فروخت ہوئے تھے اور اس وقت سے اب تک اس قلم کی مانگ برابر بڑھ رہی ہے۔ دائر میں کوئی کے اس وقت پانچ کا خزانے پر تین میں سے دو تیار کر میں ہیں، دو تیس میں اور ایک کتا آدھیں۔ شاخص اور گودام پوشن، تسکاگو، مسان فرانسکو، اشرل، ... .. افزقہ، اترک، ایشیا اور اطرلیا میں تمام بڑے پھیلے ہوئے ہیں۔ گزشتہ دس سال کے اندر کمپنی کو اپنی عمارت گیارہ گنی دینے کوئی پڑی ہو، اور صرف تیار کر میں اس کی شش ہزار عمارت ہو۔

طلباء قلم سلسلہ کوشش، ابناک کامل، اور اپنے اوپر پورا پورا اعتماد دائر میں کی وہ خصوصیتیں ہیں جنہوں نے انہیں زندگی کے ہر شعبہ میں کامیاب بنایا، اور یہی وہ اعلیٰ صفات ہیں جو ہر شخص کو کامیاب کیا کرتی ہیں۔ بہت سے کم ہمت لوگ دھڑلے کی کامیابیوں کا تذکرہ سن کر یہ فیصلہ کر لیا کرتے ہیں کہ ہم میں اتنی قابلیت ہی اور ہم دیکھیں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہر شخص کو اپنی قابلیتوں کا صحیح استعمال کرے اور اپنی ان قوتوں پر اقبال دیکھے جو خدائے اعلیٰ کی ہیں تو وہ بھی بلا کسی ہمت کے دائر میں بن سکتا ہو۔ (سید احمد)

شاگرد اور استاد سب قاصر تھے انہیں دائر میں نے درسی دہریں پائی کر کے دکھاتا تھا۔ تین سال کی عمر میں اس کی بیوہ ماں نے دوسری شادی کر لی اور اسے بھی اپنے سوتیلے باپ کے ساتھ آتی وہاں جاکر رہنا پڑا۔ اس مقام کی آب و ہوا اسے کچھ دہریں نہ آئی اور بڑھتی کام کام جو اپنے شروع کیا تھا چھوڑ دینا پڑا۔ اب اسے آئریک کی مشہور کمپنی فاؤنڈریٹس کی کتابیں پیش پر فروخت کرنی شروع کیں اور اسی وقت میں اپنے بطور خود مختار نویسی (شارٹ ہینڈ) کی شش بھی شروع کر دی۔ بلا کسی دوسرے سے مدد لے اور بغیر کسی استاد کے آگے زانوسے ادب تنکے اسنے صرف کتابوں کی مدد سے بیٹن کا طریقہ مختصر نویسی اذہم اور دال کر لیا اور اصول دار سے چند ہی روز پیشروہ دیکھنا کی یونیورسٹی میں مختصر نویسی کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ ۱۸۴۳ء میں اسنے ایک بیگمینی میں ملازمت کر لی، اور صرف دو سال کے بعد وہ ہارٹ فورڈ کی ایٹا لائن انشورنس کمپنی کی جانب سے پوشن میں نائیدگی کے عہدہ پر مقرر کیا گیا اس کی خدا داد قابلیتوں نے یہاں بھی اپنا رنگ دکھایا، اور شش میں پوشن کی شائع کی آمدنی اس قدر بڑھ گئی کہ وہ تنہا اس پوری کمپنی کی باقی تمام آمدنی سے زیادہ کھی۔

مختصر یہ کہ دائر میں جہاں بھی گیا اور جو کام بھی کیا وہاں اسے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی، اور عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ جن باتوں میں دوسرے ناکام رہتے تھے ان میں دائر میں کو خاطر خواہ کامیابی ہوتی تھی، اور جن کاموں کو دوسرے ہاتھ لگاتے ڈرتے تھے دائر میں انہی کو سب سے زیادہ نفع رساں اور آسان بنا لیا کرتا تھا۔

پوشن میں اس کی کامیابی بھی کوئی معمولی سی بات تھی لیکن بہت نے اسکے لئے ابھی اور بہت سے خزانے کھجھوٹے تھے، اور کارکنان تصانوف قدر اس کی ترقی کی تھی، اس کی ہمت، اس کی قوت ارادی اس کی محنت اور اس کے استقلال کو دیکھ دیکھ کر کچھ اہل قدر اس پر زلفیتہ ہوتے جا رہے تھے کہ شہرت و عزت اور دولت و ثروت سب کچھ اس پر نثار کرنے کے لئے تیار تھے۔

مستند کے قریب قریب کی بات ہو کہ دائر میں کی توجہ خود نویس قلموں کی طرف منحطف ہوئی، اس وقت تک اس ہمت کے کوئی دوست نہ تھا کہ قریب قلم بنائیں بچے تھے اور ٹیٹ کرنے چاہتے تھے، لیکن جو خیال کہ ایک خود نویس قلم میں ہونی چاہیے وہ ان میں سے ایک میں بھی نہیں۔ انسانی جسم میں شریانوں سے خون جن میں روح

## حسن نظامی اسٹین لٹر کمپنی لمیٹڈ

میں شریک ہونے سے آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ آج ہی پراسپیکٹس پر کم رساں فیصلہ کیجئے کہ آپ زیادہ سے زیادہ کتنی رقم کے حصے خرید سکتے ہیں اور قلم کی خانہ بکری کر کے بیچ سکتے ہیں۔

# معاشی و کاروباری مضامین

جو لوگ اپنی معاش اور کاروباری ضرورتوں کے متعلق مفید مشورے حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انشاء اللہ کامیابی کے اس باب کو اپنے مقصد کے لئے بہت مفید پائینگے۔ اس باب کے تحت میں حصول معیشت کے ایسے آسان ذرائع اور تجارت کا کاروبار کامیاب بنانے کے ایسے مفید طریقے بتائے جائینگے جن سے ہر شخص مفید ہو سکے اور ناداشت کی وجہ سے جو کامیال اور نقصانات پہنچتے ہیں ان سے ناظرین کامیابی محفوظ رکھ سکیں۔ (ایڈیٹر)

## اقتصادی ترقی کا صحیح طریقہ

(انجانب لٹا عارف ہسی)

ایک ضرورت مند قیامت تک ناقابلِ شیا کو عمدہ اشیاء پر ترجیح دینے سے سخت نقصان  
ایسی حالت میں کہ قیمتیں کو کوئی تفاوت نہ ہو۔

چونکہ اس قسم کی دوکانیں ہنگامی جوش و خروش کی پیداوار تھیں اور ان کی پشت  
پر نہ تو کافی سرمایہ تھا اور نہ صحیح تجارتی اور کاروباری اسپرٹ، اس لئے جوں جوں  
فرقہ دارانہ تحریکات کی گرم بازو سردی پڑتی گئی یہ "اسلامی دوکانیں" بھی کچھ  
دیگر سے ٹھنڈی ہوتی گئیں، چنانچہ اب دوہیں فیصدی بھی باقی نہیں ہیں۔

کوئی محبِ وطن ہندوستانی جس کے دل میں اپنے عزیز و محبوبِ وطن کی ترقی کا ذرہ  
برابر بھی احساس ہو یہ ہرگز گوارا نہیں کر سکتا کہ ہندوستان کی یہ آبادی غلہ  
مسلمان ہندوستان کی آبادی کا چوتھا حصہ ہیں اگر وہ اسی طرح غلے ہیں ہندوستان  
صحیح معنوں میں کبھی اقتصادِ ترقی نہیں کر سکتا اس لئے کوئی صحیح خیال ہندوستانی  
اسکی آرزو نہیں کر سکتا کہ مسلمان قحطِ مالک و افلاس میں پھنسی پڑے ہیں۔ خیال  
بالکل غلط اور نامناسب غلط ہے کہ ہندو من حیث الجماعت یہ جانتے ہیں کہ مسلمان کو  
ترقی دیکر اس کو اگر کچھ تنگ دل اور ناگوار نظر آئے اسے ہر جان کی یہ خواہش ہو کہ حقیقتاً  
وہ ملک کے دشمن ہیں۔

اس لئے حاسدانہ تنگ نظری خواہ کسی طرف سے بھی ہو وہ ملک کے لئے سخت مضر ہو  
اور اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو حقیقت ہر شخص کے سامنے بے نقاب ہو کر نکلتی  
ہو کہ ہر ایک فرقہ اور ہر ایک شخص کے لئے بلا امتیاز مذہب و مشرب ترقی کے وسیع ذرائع  
اور وسائل موجود ہیں اور ہر وطن اپنے تمام فرقہ وندوں کے دامنوں کو دولت و  
ثروت سے مالا مال کر سکتی ہو، بشرطیکہ حصولِ دولت کے صحیح طریقے اختیار کئے  
جائیں، اور وہ فرقہ وادار وطن کا جرم افراطی ہو جو دولت پیدا کرنے کی کوشش اور

مسلمان ہندوستان چند شہادتِ سال سے اپنی اقتصادی دراندگی کو شہرت کے  
ساتھ محسوس کر رہی ہیں مگر یہ احساس بھی کسی کسی صحیح طریق کار اور درست طریق کار  
تک پہنچا کرنے میں کامیاب نہیں ہوا بلکہ زیادہ تر ہنگامی شد و غل اور ہنگامی غل  
آرائی تک محدود رہا ہے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اقتصادِ دراندگی کے احساس کی  
پنا غلط تھی، اگر صحیح وجہ اس احساس کی محرک ہو تیں تو بہت ممکن تھا کہ صحیح طرز  
عمل اختیار کرنے کی توفیق ملتی۔

واقعہ یہ ہے کہ شہرتی و شہرتی کی سعادۂ تحریک کے انفعالی تاثرات نے مسلمانوں  
کے اندر خاص طور کے جذبات و احساسات پیدا کئے انہی میں سے ایک جذبہ اور  
ایک احساس یہ بھی تھا کہ ہندو دولت و تجارت میں ہم سے بڑھے ہوئے ہیں اور  
ہماری جیبوں سے ہنگامی دولت انکے جیب کے دامن کو مچوڑ رہی ہے۔ لہذا اسکو  
روکنا چاہئے اور اس جذبہ کا اظہار زیادہ تر اس شکل میں ہوا کہ مسلمان ہندوؤں  
سے سودا نہ خریدیں، اور کسی قدر اس طرف بھی توجہ مبذول ہوئی کہ مسلمانوں کو بھی  
اپنی دوکانیں کھولنی چاہئیں، مگر یہ توجہ فرائی بھی کھلنے پینے کی اشیاء تک محدود  
رہی، یعنی کچھ حلوائیوں کی دوکانیں کھل گئیں، کچھ اسٹائلنگی وغیرہ کی اور اس  
سمت میں بھی مسابقت حاسدانہ نے یہ صورت پیدا کی کہ جس مجلس میں اگلے دال کی ایک  
دوکان کی ضرورت تھی وہاں کسی گئی دوکانیں کھل گئیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا  
کہ شکل میں نکلا۔ اور وہاں یہ صورت پیدا نہیں ہوئی کہ وہاں بھی اشیاء کی بیچاری  
کا انحصار اشیاء کی خوبی کی بجائے اسلامی اخت پر رکھا گیا، یعنی یہ توقع کی گئی  
کہ خواہ اشیاء کسی قدر ناقص اور خراب کیوں نہ ہوں مگر مسلمان کو مسلمان کا اندھا  
ہی سے خریدنی چاہئیں۔ حالانکہ یہ اصول تجارت کے سراسر تضاد سے توقع تھی اور



اصلی اقتصادی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ مسلمانوں کی تجارتی ترقی میں ہندو یا کوئی اور فرقہ خارج ہے تو یہ سخت مغالطہ ہے اور چند جملہ دہریہ جملے اسی قدر اچھے ہیں۔ کیونکہ یہ غلط خیالات بجائے کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کے بلکہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور اس قسم کے خیالات کے تحت جو کوئی بھی کامیاب شروع ہو گیا وہ صحیح اصول تجارت کی طرف بھی متوجہ نہ ہو گا بلکہ اس کی تمام ترقیات اس غلط خیال پر مبنی ہونگی کہ اخوت اسلامی میرے کاروبار کے کامیابی کی ممانعت ہونی چاہئے، اور جب یہ امید بوسی نہ ہوگی تو ایسی پیدا ہوگی، اور بہت بے پروا ہو کر اس سبب روشتہ ہو جائیگا بہر حال صحیح اصولوں کے تحت اقتصادی ترقی کی راہیں ہر طرف کھلی ہوئی ہیں اور اگر مسلمان سرمایہ اور محنت کے استخراج سے جو فائدہ پہنچائیں، تو ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سرمایہ کہاں سے آئے؟ اس کا جواب ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اشتراک کے ذریعہ سرمایہ فراہم کیجئے۔ کہنا یاں لگائے کہ اس کے حصص فروخت کیجئے ہر ایک مسلمان جو سال میں اس ذریعہ سے بھی بچائے اس کو بھی مشترک تجارت میں حصہ لینا ضرورت کرنی چاہئے۔

مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ اشتراک ہی کی طاقت ہے کہ یو پی تمام دنیا کی تجارت پر حاوی ہے، افراد خواہ کسی قدر دولت مند ہوں ان کی انفرادی آماجہ سازی وہ عظیم ثمرات نہیں لاسکتیں جو ٹیڈ کپنیوں کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں جب ضرورت و دیگر ضرورت فراہم ہو سکتا ہے اور ہر روز مسلمان کاروباری زندگی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔

اب تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو تجارت کرنے کا خیال بھی پیدا ہوتا ہے تو وہ سرمایہ کی عدم موجودگی یا قلت کی وجہ سے کاروباری زندگی شروع کرنے کی ہمت نہیں کرتا۔ اور اگر ہمت کرے کوئی اس میدان میں بھی گیا تو چونکہ سرمایہ کم ہوتا ہے اس لئے تناکم سامع ہوتا ہے کہ اس کی ضروریات کے لئے ناکافی ہوتا ہے اور وہ اصل سرمایہ میں سے اپنی ضروریات کے لئے رقم لینے لگتا ہے اس لئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تھوٹے دن میں دلوں پر ہوتا ہے۔

اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں مشترک تجارت کا احساس نہایت کم ہے مگر خصوصیت کے ساتھ مسلمان سنگ ریاء پھنسی ہیں، ہندوستان میں جس قدر مشترک تجارت ہوتی ہے اس میں سنگ ریاء کا حصہ ہو گا۔ حالانکہ وہ اصل میں پر کم ہر کم ۳ فیصدی کے حصہ دار ہو سکتے تھے اگر ان کے اندر مشترک تجارت کا احساس تھا مشترک تجارت میں اول تو نقصان کا کم احتمال ہوتا ہے اگر دوسری ترقی نہ کی جائے اور اگر نقصان ہوتا بھی ہے تو وہ اس قدر زیادہ افرار پھیل جاتا ہے کہ زیادہ نہیں کھلتا اس کے برعکس اگر ہر ایک شخص سرمایہ لگا ہوتا ہے اور اس نقصان اور گھاٹ جاتا تو ضرورت اس کی ساری زندگی تباہ ہوجاتی ہے بلکہ ایسے متعلقین کا مستقبل بھی تاریک

ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہر ایک بہت اور ہر ایک فرقہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اور وطن کی دولت و ثروت میں مناد کرے اور اس کے افلاس کو دھڑکے۔ جو شخص بھی دولت پیدا کرتا ہے وہ دھرت اپنے لئے راحت و آرام کا سامان مہیا کرتا ہے بلکہ اپنی قوم اور اپنے ملک کی بھی خدمت انجام دیتا ہے۔ اس منقطع نظر سے مسلمانوں میں غریزے بھرم ہیں کہ انھوں نے اب تک حصول دولت کی طرف بہت کم توجہ کی ہے اور ان کا ملکی و وطنی فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی گذشتہ کوتاہیوں اور غفلتوں کی تلافی کی کوشش کریں۔

مگر صیبا کو اور ذکر کیا گیا ہے کہ حاسدار مبالغت کی ضرورت نہیں ہے اور پختگی دیکھنا ہی محنت کے تحت اس میدان میں قدم رکھنے سے کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اگر فی الواقع مسلمان اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ انھیں اپنا ملی افلاس نہ کرنا چاہئے اور اقتصادی زندگی سے نجات حاصل کرنی چاہئے اور یہ کہ وطنی کا اقتصاد کو دہانے داس سے افلاس کے دھیر کو دھو کر اور وطن کی خدمت کریں تو ان کا اولین ادما بہترین فرض ہے کہ موجودہ اقتصادی ترقی کے صحیح اصول کو سیکھنے بلکہ کاروباری زندگی میں حصہ لیں۔

تجارتی ترقی کا راز دو لفظوں کے اندر بند ہے ایک "سرمایہ" اور دوسرا "محنت" سرمایہ اور محنت بھی دو چیز ہیں جو تجارتی و اقتصادی کامیابی کی صفات و کفیل ہیں۔ محنت کی تعلیم اور سرمایہ کی فراہمی کے بعد اقتصادی ترقی کی راہیں ہر طرف کھل جاتی ہیں اور علمائے زندگی کی حالت میں چند تجارتی ترقی ممکن ہے کہ اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کوئی ضرورت نہیں کہ فرقہ وارانہ جذبات نفرت و عناد کو اُبھا جاوے اور مساجد کے منبروں اور مجالس کے ایجنوں سے کسی دوسرے فرقہ سے لبرین کے مقابلہ کی تلقین کی جائے اور مذہبی جذبات اخوت سے اپیل کی جائے۔ صحیح طریق اور درست اصولوں کے تحت تجارت شروع کر دے۔ کامیابی خود بخود نکلے قدم چمے گی، اور جب تک یہ نہ کرے اس وقت تک مولودوں پر وعظ، لیڈوں کے کچھ اور رہنماؤں کی وہ تقریریں جو کہ عرصہ سے اس موضوع پر کی جاتی ہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ سرفاضل بھائی کریم بھائی اس وقت پانچ بانی کے اول درجہ کے تاجروں میں سے ہیں، ان کی ترقی مولودوں کی بہا قسم کی تقریروں کی دہن بنت نہیں ہے کہ مسلمانوں صرف مسلمانوں ہی سے سودا خریدے، بلکہ ان کی ترقی کا راز یہ ہے کہ انھوں نے صحیح اصولوں پر کاروبار کو چلایا سرمایہ لگا کر محنت کے ذریعہ ایک ثمرات حاصل کئے اور آج وہ پانچ بانی کے صفی زیادہ کارخانوں کے مالک ہیں، کوئی ایک شخص ان سے زیادہ پانچ بانی کے کارخانوں کا مالک نہیں ہے۔

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے اقتصادی ترقی کے لئے صحیح اصول کے تحت کاروبار کرنے کی بہت ہی کم کوشش کی ہے اور اقتصادی دُرمانگی کی

ہوجاتا ہے۔

مسلمان اگر اپنی اقتصادی بھالی تدبیر کر رہے ہیں تو ان کو مشترک عمل کی طاقت کو محسوس کرنا چاہئے، مگر اسکے سوا اور کوئی صورت ان کی اقتصادی ترقی کی نہیں ہو سکتی۔ افراد کے اندر باہمی قوت نہیں ہے کہ وہ مشترک سرمایہ لگا کر تجارت کر سکیں اس لئے ان کے لئے جب زیادہ ضروری ہو کہ وہ مشترک سرمایہ سے تجارتی مستوفیات اختیار کریں بعض کمپنیوں کے نیل ہوجانے سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے کہ اس میں ہیشہ نقصان ہی ہوگا۔

ملک اکثریت کو دیکھنا چاہئے، اور حقیقت غرض الامری ہو کہ مشترک تجارت میں ہمدلی صدی سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جیسا کہ سرکاری اعداد و شمار سے ثابت ہے۔ پس مسلمانوں کو دوسروں کا نگہ نہ کرنا چھوڑ کر صحیح اصول تجارت کے تحت کام لیا، شریعہ کو رکا جائے، اس صورت میں کی کامیابی یقینی ہو اور اس طرح نہ صرف ان کا نقصان دور ہوگا اور غلطی کے دکھ سے نجات ملے گی بلکہ وہ ملک کی طرف سے بھی شکر کے مستحق ہونگے کہ اگر وطن کی دولت میں ان کے ذریعہ اضافہ ہوگا۔

## دولت اور چیزیں اور روپیہ و چیزیں

عنوان کو پڑ کر آپ کسی قدر متعجب ہوئے ہونگے۔ یہ ظاہر یہ بھی بہت عجیب ہوگا لیکن خواہ اسے منکر تمام دنیا حیرت میں رہ جائے پھر بھی واقعہ ضرور واقعہ ہی رہے گا۔ یہ واقعہ اور حقیقت ہے کہ دولت اپنے کام نہیں ہے بلکہ وہ اپنے سے جدا گانہ ایک چیز ہے۔ روپیہ آپ چاہی سوئے کے سکون کو کہنے میں لیکن چاندی اور سونا ہرگز دولت نہیں ہے۔ بیروں سونا اور منوں چاندی کا غدے چننے پڑوں کے بدلے میں خریدی جاسکتی ہے۔ اب ایسی صورت میں آپ دولت کے خیال کو کیسے سونے کے سکون کو یا غدے کے پڑوں کو؟۔ آپ شاید ان چیزوں کو دولت کہیں لیکن حقیقت سے پھر بھی آپ کو سوسوں درد ہیں، کا غدہ کا پڑہ بجائے خود کوئی قیمت نہیں رکھتا اسکی قیمت اضافی ہے۔ حکومت کے نشانات نے اسکی قیمت بڑھادی ہے اور ہم اسے سیکڑوں اور ہزاروں روپیوں کے بدلے میں خوشی سے خریدتے ہیں لڑائی کے زمانے میں ان پڑوں کی کوئی قیمت اور کوئی وقت نہیں رہتی اور دوسری سلطنتیں انھیں قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہیں۔ سونے چاندی کی قیمت کا غدے کے ساتھ زیادہ ہے لیکن پھر بھی اپنی زیادہ نہیں ہے کہ انھیں کو دولت خیال کر لیا جائے اور اگر اس کے ذریعے ہوتے تو سونے کو بے یا مانے کے مقابلے میں کون چھینتا اس کی خفیت سے پہلے خودوں کو اسکی طرف اٹل کر دیا، اور دوسری دھاتوں کی برہنت اسکی کمیائی نے حکومتوں کو اس کی جانب توجہ دلائی جو کام آج سونا سے دیا ہو یہی کام فعلی کی حکومت کے زمانے میں چھپنے کے بجائے دیکھتے تھے اور اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سونے کو جو قیمت دیدی گئی ہے وہ اسکی اپنی قیمت نہیں ہے بلکہ ہماری دی ہوئی ہے اور ہر وقت اس کو بھینچنا جاسکتی ہے۔ اگر دھاتوں کی اپنی قیمت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یقینی طور پر لوہا اور تانہ سونا سے ہرگز زیادہ قیمت ثابت ہونگے۔ روپے اور مانے کے بغیر ہمارا کوئی کام نہیں چل سکتا حالانکہ سونے کے بغیر ہم اپنا ہر کام اسی قدر بخوبی اور خوش سلیوبی سے جاری رکھ سکتے ہیں

کیا ایک ایسی چیز کو دولت کہا جاسکتا ہے جو ہلکے کسی معرک کی بھی نہ ہو اور جسے غیر ہمارا کوئی کام بھی نہ ہو بلکہ؟

فوف، اشرافیاں، روپے سب فضول، روپے کا چیزیں ہیں جب تک کہ وہ ہلکے ہاتھوں میں، ہماری بیویوں میں، ہلکے صندوقوں میں، ادھائے خزانوں میں لٹے رہیں۔ مگر پھر دور روپے پیسے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر ہم موخر الذکر کو زمین میں فن کر کے یا کوپے کی الماریوں میں بند کر کے رکھ دیں۔ اس حالت میں روپے، روپیہ، جس جس کی اپنی کوئی قیمت نہیں ہے اور جو کسی صورت میں بھی انسان کے لئے مفید اندازہ نہیں ہو سکتا۔

لیکن یہی روپیہ اگر حرکت میں آجائے اور اس میں کس طرح سے ہل جائے جو ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ تک جانے میں اسے کاٹنا پڑتا ہے تو اس سے زیادہ مفید اندازہ کار دے کوئی شے نہیں ہوتی اور اس حالت میں اس کا نام "دولت" ہے۔ جیکس میں آتے ہیں، یا زیادہ واضح الفاظ میں توں کہہ لیجئے کہ کاروبار میں لگتے ہیں اسکی قیمت لاکھوں گئی پڑھ جاتی ہے۔ مینا کی چیز اس کے بدلے میں خریدی جاسکتی ہے اور ہر کام اسکی مدد سے چلا جاسکتا ہے۔ اور دوسری اشیاں ہیں کہ "حرکت میں برکت ہوتی ہے" اس میں اس کا سب زیادہ مصداق روپیہ ہے۔ اس میں برکت ہونا صرف اسکی حرکت پر منحصر ہے۔ روپیہ کو صرف "روپیہ" بنا کر رکھنا انتہائی بے وقوفی اور حماقت ہے کیونکہ اس صورت میں وہ بوائے اسکے برابر کسی نہ کسی حد تک گھٹتا چلا جائے اور کچھ نہیں کر سکتا لیکن اسے چکر میں ڈالکر "دولت" بنا دینا کمال دانستہ ہی ہے کیونکہ اپنی اس صورت "سیال" میں وہ ہماری ہر قسم کی حرکت روائی بھی کر سکتا ہے اور ہڈیاں کو ترقی کے زینوں پر چڑھنے میں مدد بھی پہنچاتا ہے۔ مسلمانوں کو خود کے پالنے کی درگاہ سے حکم ملا ہے کہ "والذین یزینون الذین انفقوا ولا یبقونہم فی سبیل اللہ فبشرہم بعباب الیم" یعنی جو لوگ سونے چاندی کو دینے کے

کہتے ہیں اور اسے خدائی ماہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دو دن تک عذاب کی نشاۃ  
دید۔ "دولت" کو صرف "روپیہ" بنا دینا گناہ ہے۔ بد قسمتی سے اول تو مسلمانوں کے  
پاس روپیہ ہی بہت کم ہے اور جن چند نفوس کے پاس ہے وہ اسے چلتیں دانا دیتیں

کہتے ہیں اور اسے خدائی ماہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دو دن تک عذاب کی نشاۃ  
دید۔ "دولت" کو صرف "روپیہ" بنا دینا گناہ ہے۔ بد قسمتی سے اول تو مسلمانوں کے  
پاس روپیہ ہی بہت کم ہے اور جن چند نفوس کے پاس ہے وہ اسے چلتیں دانا دیتیں

(سعید احمد)

## تجارت اور اشتہار بازی

ڈاکٹر صاحب کے اصولوں کو تسلیم کرنے کے بعد ہم اپنے اشتہارات میں ان کو  
بہت سے نام لے اٹھا سکتے ہیں اور جب ذیل نیچے نکال سکتے ہیں:-

ہیٹ ٹوئے صفحے کے اشتہارات نصف صفحہ یا چوتھائی صفحہ کی نسبت بہت زیادہ  
جذب توجہ کی قابلیت رکھتے ہیں، علاوہ بریں ایک چیز کا اگر ایک ہی اشتہار دو تھوڑے  
پڑھ لے جانے کے ایک نامات اصطلاح کی بہ نسبت زیادہ میں کو جب کئی اشتہار ہوں  
جملی قلم سے لکھے ہوئے اشتہارات زیادہ بھان آئیں گے ہوتے ہیں۔ رنگ بھی  
بھان آئیں گے میں بہت عمدہ ہوتا ہے۔ سرخ رنگ سے زیادہ، ہر اس کو کم آمد  
سیاہ اس کو کم۔

خوش آئند چھوٹے چھوٹے جملے جن کی زبان بہت ہی سلیس و عام فہم ہو اور  
جن میں رنگینی اور شوخی کافی موجود ہو بہت آسانی سے سمجھ میں آجاتے ہیں اور  
بہت کچھ اثر پیدا کرتے ہیں۔

بار بار اشتہار دیتے رہتے ہیں اس چیز کا نام پڑھنے والے کے دماغ میں لڑ جاتا  
ہو اور جب کبھی اس چیز کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اسی دکان سے منگائے گا  
خیال آتا ہے کہ جس کا اشتہار نظر سے گذرنا چاہیے۔

مناسب حال تصویریں، اور نمونہ اور دلکش مخریاض اشتہاری دنیا میں  
سب سے زیادہ کامیاب آلات ثابت ہوئے ہیں اور ان کے ذریعے پڑھنے والے  
پر جادو سا کر دیا جاتا ہے۔

اپنے اشتہار کو متنازع کرنے کے لئے لوگ مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں اور  
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ بعض اشتہار پر سے نیچے کی طرف کو لکھے ہوئے  
ہوتے ہیں بعض اخبار کی عام تحریر کے خلاف اٹلے چھپے ہوتے ہیں، اور بعض  
میں زمین سیاہ اور تحریر سفید کر دی جاتی ہے۔ اشتہارات اگر ان اصول کی پابندی  
کیا تو لکھے جائیں تو ان کا اثر غالباً عمومی اشتہارات کی بہ نسبت بہتر ہوگا۔

(سعید احمد)

ہر بار کہ اس بات کی سب سے زیادہ فکر ہوتی ہے کہ اس کا مال یا کم از کم اس کا مال  
ذکر زیادہ سے زیادہ آدمیوں کی نگاہ سے گذرنا چاہیے۔ اشتہار کا مقصد اسکے سبب  
اور کچھ نہیں ہوتا کہ تاجروں کی یہ خواہش پوری ہو جائے۔ لیکن ایک اشتہار کو ہم صرف  
ایسی صورت میں کامیاب کہہ سکتے ہیں کہ جب وہ زیادہ سے زیادہ پڑھنے والوں کی توجہ  
اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ اشتہار باعموم اخبارات میں لے جاتے ہیں اور ایک  
ایک اخبار میں صد اشتہارات کی موجودگی شکل ہی سے پڑھنے والے کی نظر کو  
اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ وہ ایک وقت سب اشتہاروں پر نگاہ ڈال لے  
اثر کیلئے مشہور ماہر نفسیات ڈاکٹر ڈبلیو، ڈی، اسکاٹ نے ایک مدت مدید تک  
تجربے کرنے کے بعد یہ بات دریافت کی تھی کہ معمولی ناظر ایک وقت میں زیادہ سے  
زیادہ چار چیزوں کی جانب توجہ کر سکتا ہے جو اس کی نظر کے سامنے ہوں۔ اس کا لابی  
نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے اشتہار ناظرین کی نظر سے گذرتے ہیں اور بہت سے نہیں  
رہ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر اسکاٹ کی رائے ہو کہ

"کسی چیز کا ہمارے لئے جاذب توجہ ہونا صرف اس بات پر منحصر ہے کہ اسکے  
بالمقابل کوئی اور چیز ہماری توجہ کو اپنی جانب اٹل نہ کر رہی ہو"

ابھی ڈاکٹر صاحب کا مقولہ یہ بھی ہے کہ

"کسی چیز کی جذب توجہ کی اہلیت سندھ خلیل باتوں پر منحصر ہے۔

(۱) ایس بھان اور سستی پیدا کرنے کی قابلیت کہ قدر ہے۔

(۲) وہ دیکھنے والوں کی سمجھ میں کہ قدر جلد آسکتی ہے۔

(۳) اس کا بار بار ہماری نگاہ کے سامنے آنا۔

(۴) ہمارے جذبات اس سے کس حد تک متحرک ہوں گے۔

(۵) گرد و پیش کی چیزوں سے اس کا متنازعہ مختلف ہونا۔

حسن نظامی ایڈیٹر ٹریجر کمپنی لٹیڈ آپ کی قومی کمپنی ہے۔ اور اس کی کامیابی ایک قومی کامیابی ہے

## کمپیاں مارنے والے دوکاندار

سوچ لیا ہو کہ بار بار اٹھنے اور کھٹنے سے بال خراب ہو جاتا ہو اس کو جو چیز کبک  
تر بن چکی آئی، اسے کہہ کر تمام دن باہر ہی ٹپا رہنے دینا چاہئے تاکہ اگر کوئی دوسرا  
شخص اس کا خیردار آجائے تو دوبارہ بچانے کی کوشش نہ ہو۔ انکھنے خیال میں یہ  
اصول بالکل غلط ہے کہ کبک نفع لیا جائے اور دیکھنا بال بچا جائے کیونکہ اس صورت  
میں دکاندار پر بار بار کھٹنے اور ڈانٹنے کی کوشش بہت زیادہ ہوتی ہے جو اس کا سبب  
سی قوت عمل خراب ہو جاتی ہے جو بیٹھنا، اسرار میں داخل ہوں۔ ان کا اصول یہ ہے  
کہ کبک بچو اور زیادہ نفع ہو۔ اس میں دوسرا خاتمہ ہے کہ ایک طرف تو بال دکان میں کھڑا  
رہتا ہے اور دوسری طرف تو قتل دکاندار کے دمن سے باہر نہیں جھلکے پانی  
کا گلاب تو نہیں پی سکتے ہیں کہ وہ ان تاجروں کی، دیکھی سورت غلیظ لباس، اور  
چلتی کی کہ جس سے ان کی دکان پر نہیں جاتے اگر ان دکانداروں کا خیال یہ  
ہو کہ دکان پر گاہکوں کی کبھی ٹیفر نہ ہونی چاہئے کہ کو ان میں کو بعض ایسے بھی  
ہوتے ہیں کہ کچھ سے کوئی چیز اٹھا کے لیکر محل دیتے ہیں۔ لیکن ہر کہ ان تاجروں  
ہی کا خیال درست ہو۔ لیکن دنیا بھی کہتی ہے کہ اے تاجر کبھی کامیاب نہیں ہوتے،  
تجارت کی تمام تر کامیابی دکان کی صفائی اور آرائش اور دکاندار کی خوش  
حسی، خوش کلامی، اور حسن خلق پر منحصر ہے۔ (سید احمد)

بار بار سے سودا خریدنے کا آپ کو اکثر اتفاق ہوا ہو اور ہوتا رہتا ہو کبھی آپ نے ایسے دکانداروں کو بھی دیکھا ہو جن کی بیٹیاں پر تل گئے ہوتے ہیں جن کی انھیں کچھ اس طرح کی بند اور ادھی کھلی کر گواہی گئے نے زبردستی سوتے سے بیچنا ہوا، جن کا کچھ اور جن کے کپڑے اس قدر کھلے اور غلیظ ہوتے ہیں کہ وہ دوسرے سے یو آتی ہو، اور جن کے جسم کے ڈھیلے ڈھالے انداز سے اسلحا معلوم ہوتا ہے کہ انھیں بڑے منہ پر سے کھینچا اور دینا بھی گوارا نہیں ہو سکتا۔ ایسے دکانداروں کو لوگ بھی بڑا بڑا تکلیف پہنچا کر کہتے اور ان کی دکان پر کوئی شامت کا مارا اتفاق ہی سے جا پہنچتا ہو۔ یہی ان کی ایک خصوصیت ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ جو ان کی دکان پر بیروں چلکا وہ ان کے لئے تو بے کرتا ہو۔ ان کی کالی انیس اجازت نہیں تھی کہ گاہک کو لاکر جلدی جلدی دس بیس طرح کی چیزیں دکھائیں۔ ان کے دماغ نے انھیں اسن ہیکے میں مبتلا کر رکھا ہو کہ بہت سی چیزیں سناستے موجود ہوں تو گاہک گھبرا چکا ہو اور پھر کوئی بھی چیز نہیں خریدا۔ ان کا یہ بھی خیال ہو کہ گاہک نے اسے اگر نہیں خریدا تو وہ دس دس بیچنا ہو اور قیمت میں عایت کا طالب ہوتا ہو اس لئے اس سے پہلے نہایت ترشی کے ساتھ گفتگو کرنی چاہئے۔ صبح کو جو سنان کی گاہک کے دکھانے کو بلایا تھا اسے واپس اتنی جگہ رہ کر کھنے کے لئے ان کی سستی نے نہ

مولانا احمد سعید صاحبِ نظم جمعیتِ علماء ہند کا نام

حَايِرًا وَمُصَلِّيًا

مجھے یہ معلوم کر کے سرت ہوئی کہ اس قرن اچھے گھنٹی کی زنگ رگڑائی ایک ماہوار رسالہ جاری کیا جا رہا ہے جو کہ تمام کاسیائی ہوگا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی ایسی اور نرسلوں کا اقتصادیں ہو کہ جقدر ممکن ہو سکے ان کے لئے وزارت ہفتہ وار، اجوار اخبارات و رسائل جاری کئے جائیں۔ میں کچھ ماہوں کے بعد سے مسلمانوں میں اخبار پڑھنے کا شوق بڑھ رہا ہے اور اگر یہ شوق ابھی اس حد تک فروغ نہیں ہوا ہے کہ مسلمان اس شوق کو پورا کرنے کے لئے پڑھنے بھی شروع کرنے کو تیار ہوں بلکہ ان شخص کے خیر سے ہرے انجان کو کم از کم دس پندرہ حضرات پڑھنے کی اور میں پچیس مسلمان سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ تہر حال اس وقت کا تو میں یہی ہوجا رہا ہے کہ وہ سخت خوری کی صورت تک ہو ضرور نیک فال ہو۔ اور اس کے ساتھ آئندہ بہت کچھ قوی تر ہو۔ البتہ ہر مسلمانوں کے موجود اخبارات و رسائل بھی اگرچہ صحیحین دقا میں کی نگرانی میں شائع ہوتے تو اب تک قوم کی بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہوتی مگر بس کی اس کمزوری کے ساتھ مجھے انہوں سے کہ اب وقت تک ہر جہت مخصوص اخبارات یا رسائل کے دوسرے جواں رہنے آدمیوں کے ساتھ میں نہیں ہیں۔ چونکہ رسالہ کاسیائی ایک ایسی گھنٹی کی نگرانی میں نکلتا رہا ہے کہ اس کا معلق خواہ جس قدر ظالمی ماحکیہ ساتھ ہو خواہ صاحب کی ذات کسی قنارت کی محتاج نہیں ہو۔ اس کو اس سال کے متعلق صرف ہندو کہہ سنبھائی کا ہوں کہ اس کو ملکہ کے ایک شہرہ افتابہ روادی کی سرپرستی کا فخر حاصل ہو رسالہ کاسیائی کہ ایک فخر ہر خطائی حسنا کی دشا کا معلق ہی نہیں بلکہ کاسیائی کا خاص ہون، چرخی ہے کہ اس ہونہا سال کا دلی خرم ہو کہ نہ تو خدائے دعا کا ہوں کہ وہ کاسیائی کو کاسیائی بنائے۔ (فیض احمد فیض کان الدار)

## علم و عمل

جو علم کمال کو مدد ملے اور کامیابیوں میں بیکار ہو جائے اس سے بڑا نقص یہ ہے کہ اس سے ہمارے علمی، ایجاد اور اجتہاد کی قوتوں میں وہ تیزی اور جوش پیدا نہیں ہوتا جس سے ہم دنیا میں کوئی علمی یا عملی کارناما کر سکیں۔ ہم فارغ التحصیل ہو کر اپنے ”علم و فضل“ سے زیادہ سے زیادہ کام صرف کر لے سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کے کسی اعلیٰ عہدہ پر پہنچ جائیں یا دوسروں کے خیالات کے کڑی کتاب کے مصنف بن جائیں۔

علمی قوتوں کو ابھارنے والی جو معلومات یورپ کے پانچ برس کے بچوں کو حاصل ہوجاتی ہیں وہ ہر چالیس اور پچاس برس کی عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتیں اور زندگی کی جن معمولی ضرورتوں کو یورپ کے معمولی گھر پر رہنے والے بطور خود آسانی سے پورا کر لیا کرتے ہیں ان کے لئے ہمارے بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہوں کو بھی مدد سے ایجاد حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ان تعلیمی نقصانوں کی اصلاح کے لئے کامیابی میں علم و عمل کا بھی ایک مستقل باب چکا جسکے تحت ہر ایسے علمی مضامین درج کئے جائیں گے جن کو علم کو عمل میں لانے کا شوق پیدا ہو۔ ایجاد اور اجتہاد کی قوتوں میں ترقی ہو اور زندگی کی ضرورتوں کے متعلق ناظرین کو ایسی مفید معلومات حاصل ہوتی رہیں جو ان کو دوسری ایجاد سے مستفی کر دیں۔

(ایڈیٹر)

## دنیا کی کہانی سائنس کی زبانی

قہا ہونے والے، اور مٹ جانے والے میرے خدا نہیں ہو سکتے۔ میں تو اپنا خدا اسے سمجھتا ہوں جسے مجھے بھی پیدا کیا ہو اور چاند سورج اور ستاروں کو بھی، اور میں تو صرف اسکے آگے سجدہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی طاقت اور قدرت زمین پر بھی حکومت کرتی ہو اور آسمان پر بھی، وہی چاند کو نکالتا ہو اور وہی سورج کو نکالتا ہو اور وہی دنیا کی ہر چیز کو پیدا اور نابود کیا کرتا ہو۔

آج سے ہزاروں برس پہلے خدا کے ایک برگزیدہ پیغمبر نے اپنی ان دلیلوں خدا کو پہچاننا تھا، اور اپنی عقل پر زور دیکر اس قدر ثابت کر لیا تھا کہ چاند اور سورج بھی ہماری ہی طرح مخلوق ہیں اور ہمارا پیدا کرنے والا وہ ہے جس کی قدرت تمام عالم پر حکومت کرتی ہو۔

آج انسانی عقل اور بھی بہت سے مرحلے طے کر چکی ہے۔ غور و فکر کا میدان اب پہلے سے کہیں زیادہ وسیع ہو گیا ہے، اور اب یہ ضعیف البیان انسان یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ زمین پر جو رہتے ہیں کہاں سے آئی، چاند اور سورج کیا چیزیں ہیں، چمکتے ہوئے ستاروں کی اصلیت کیا ہے، زندگی کیا چیز ہے اور انکی ابتداء اس دنیا میں کس طرح ہوئی۔ اب اس سو سے کہہ سنا کافی نہیں ہو کہ مجھے خدا نے بنایا ہے۔ اس کو اب اسکی تکوین نہیں ہوتی۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا اپنے ہاتھ

سورج کو تھکے، ایک مقدس جلیقہ، اور کچھ عظیم الشان چیزیں اسکی پکڑیں کہ اسکی بانی تیزی ہو کہ چاند نہیں ٹھہر سکتی، اسکی آدھب میں کسی سخت گرمی ہو کہ زمین کو تھکائے دیتی ہو۔ کامنات کے ہر ہر ذرے کو اسنے روشن کر دیا۔ کوئی اس کی عظمت اور طاقت کو نہیں پہنچتا۔ دنیا میں اس سے بڑا کوئی آدمی نہیں ہے، ضروری وہ خدا ہو گا جسے مجھے پیدا کیا۔

اس خیال پر اب بھی مشکل سے دشاں گھٹنے گزرنے پائے تھے کہ سورج کا چہرہ زرد پڑ جلا، صحت میں کمی آگئی، چمک اندر چمکی اور بلا تکلف اسے نظر چائی جانے لگی۔ دیکھتے دیکھتے آگ اور روشنی کا وہ عظیم الشان کرہ دور بہت دور زمین کے سرے پر پہنچ کر بجلیاں غائب ہو گئیں۔ یکساں خدا تھا کہ اسکی حالتیں اتنی تبدیلیاں پیدا ہوئیں، نہیں، وہ خدا برگزیدہ نہیں تھا، وہ کوئی آدمی تھا۔ چاند اداں یہ خوبصورت اور دلکش طباقت بہت ہی عجیب ہے، اسکی روشنی بھی ٹھنڈی ہے اور جسم کو ایذا نہیں پہنچاتی اس کی طرف بڑھتی بانڈھ کے ہم دیکھ بھی سکتے ہیں، یہ یقیناً بہت ہی حسین ہے اور تمام دنیا پر ایسی حکومت ہے۔ ضروری خدا ہے اور اسی نے مجھے بھی بنایا ہے۔

صبح ہوتے ہوئے دوسرا خدا بھی غائب ہو گیا اور غور و فکر کرنے کا ایک انسان

ان کی تیزی و رفتار کا اندازہ لگنا دشوار رہتا ہے۔ ان دنیاؤں میں سے بعض میں آبادی بڑی، بعض کم ہوتی چھٹی آگ کے گولے ہیں اور بعض میں حرارت سے بچھلے ہوئے لوہے کے سمندر رہتی ہیں۔ یہ لامحدود طاقت کہاں سے آئی، اور ان لاکھوں دنیاؤں کو عالم وجود میں لانے والی ہستی کون ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جو قوی بن کر ہر سوچنے والے کے دلیس پیدا ہوتے ہیں۔ سائنس نے اب تک ان سوالات کے جوابات نہیں دیے ہیں ان کا خلاصہ یہ کہ ایک ذات موجود ہے لاکھوں عالم جھلک رہے ہیں بسط میں بھیل گئے، اور آگ کے ایک بادل میں سے ٹوٹ کر یہ ٹکڑا الگ ہوا جسے ہم اپنی زمین کہتے ہیں اس ٹکڑے نے جو خود بھی آگ کا بادل ہی تھا فقہاً آسمانی میں لاکھوں برس تک جکر لنگے تب کہیں جا کر وہ ٹھنڈا ہوا اور گھومتے گھومتے ایک گول سی شکل اختیار کر لی۔ سرد ہو کر اس گولے نے اندری اندر سکرنا شروع کر دی اور اسی نلے میں اس سے بھی ایک چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر علیحدہ ہوا اور فضا میں گھومتی لگا یہی کائنات آج وہ دلکش اور دلربا چاند ہے جس کی ہلکی ہلکی اور ٹھنڈی روشنی آج ہم سب کی آنکھوں کو نور اور جگمگاتے دل کو سرد بخشتا کر رہی ہے۔ خوب سکر چائے کے اندر اس گولے کا قطر ہزار میل اور محیط ۲۵ ہزار میل کا رہ گیا۔ اندری چکر کے حجم کا یہی ناپ اس قدر ہے کہ عقل اس حساب لگاتے وقت حیران رہ جاتی ہے۔ لیکن یہ آہستہ آہستہ انسان ایک گولہ جسے ہم زمین کہتے ہیں سا دیگ کائنات کے اندر بالکل ایک چھوٹے سے نقطہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی ایک نقطے سے نظریہ کہیں کوہ ہمالیہ ہے اور جس بحر الکامل اور بحر اوقیانوس۔ یہی وہ نقطہ ہے جو ہماری تمام قوت اور طاقت کا خزانہ ہے، اور اسی ایک ذرے یا ایک ٹکڑے کے اندر سے وہ تمام خوراک نکلتی ہے جو اور لوں انسان اور مکمل دوسرے جاندار و زائد لکھا کر رہے ہیں۔ اسی کی سطح پر تائیل نے آبیل کا خون بلبلا پس کی تقلید میں آج تک ہزاروں خون کی نریاں بہ چکی ہیں، اور اسی کی تڑپیں وہ کردار کردار انسان آدم کر رہے ہیں جو ہم سے پہلے اس دنیا کو آباد کر چکے ہیں، کا مآد اور مفید لوہا ہوا خوش رنگ اور خوبصورت سونا، جس کی بدوش کو نرالا غلہ ہے۔ طبیعت کو قوت بخشے والا پھل، اور آنکھوں کو ٹھنڈا رکھنے والا سبزہ جو بیمار کو دگر کرنے والی دوائیں۔ غرض ہر سب کچھ اسی ذرے سے نکلتا ہے سے بھگتا ہے اور اسی نقطہ میں چلتا ہے۔ اس نقطہ کے گرد اگر ہم طرہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہوا کے اور ان طاقتوں کے سمندر انتہائی تیزی کے ساتھ چکر دگا رہے ہیں جو ہماری گاڑیوں کو چلاتی ہیں اور ہمارے چٹاموں کو ادھر سے ادھر لے جاتی ہیں۔

### حیات کا آغاز

زمین کے بننے کی یہ مختصر داستان سن لینے کے بعد اب دلیس یہ شوق پیدا ہوتا ہے کہ کبھی ہوئی آگ کا کردار جب ہزاروں یا لاکھوں برسوں پہلے ہوا اور پھر آج کی

سے طبع کر کسی چیز کو گھڑا نہیں کرتا۔ وہ حلیم کرنا چاہتا ہے کہ اس کی قدرت کے اسرار کیا ہیں، اس کی حکومت کا نظام کیا ہے اور تمام عالم میں اس کی اپنی زمین اپنے چاند اور اپنے سورج کے علاوہ اور کتنی زمینیں کتنے سورج اور کتنے چاند ہیں۔ وہ موت اور حیات کے فرق سے واقف ہونا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ جبکہ اس میں مائیں خدائے اسے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے تو اسے ہر چیز کا علم بھی حاصل ہو۔ ایسا شخص خدا کا نائب یا خلیفہ کیسے ہو سکتا ہے جسے خدا کی پیدائی ہوئی چیزوں کے حالات سے کوئی آگاہی ہو اس کا حق ہو کہ اسے یہ سب کچھ بتایا جائے، اور جانے والوں کا فرض ہے کہ نہ جانے والوں کو آگاہ کریں۔

مکنا میں سب کچھ موجود ہے، اور انسان کے ہزار ہا سال کے تجربوں اور مشاہدات کے نتائج ان میں منج ہیں، لیکن اپنی بڑی ہی کتابوں کا ہیرو کرنا اور پڑھنا بچا کر خود ایک صہیت اور ایک دشواری ہے۔ یہ کام اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی خدا کا بندہ مختصر غفلتوں میں تھکے کمائی کے طور پر یہ تمام حالات سنا کرے۔

”کامیابی“ نے تہہ کر لیا ہے کہ وہ ملک اور قوم کی یہ خدمت سرانجام دے کہ بڑی سے بڑی اور بیش قیمت سے بیش قیمت کتابوں سے علم اور آگاہی کی باتیں لیکر اپنے پڑھنے والوں تک پہنچا دے کہ یہ ”مضمون“ دھرتی ماما، پہلی خط ہے، انشاء ہے کہ ہر مضمون اسی عنوان کے تحت ایسے ہی دلچسپ اور پُر معلومات مضامین شائع ہونگے

## ”دھرتی ماما“

دنیا اس چھوٹی سی زمین اور اس ایک مختصر سورج اور ایک فتنے سے چاند ہی کا مائیں جو جن سے ہمارا خلق ہے۔ ایسی ہی لاکھوں مائیں فضا میں جکر لنگا رہا ہے، اور ہمارے سورج کی سطح کے ہزار ہا سورج اپنی حرارت اور اپنا نور تغیر کرنے میں مصروف ہیں۔ ہمارا سورج ہماری زمین سے کہ وہ دن گنا بڑا ہے اور اس لئے خیال ہوتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ اس کی بزرگی کا اندازہ ذہن میں نہیں آ سکتا لیکن انسان کی ہزاروں برس کی تحقیقات ہیں بتاتی ہیں کہ یہ سب کچھ ہمارا سورج ہے جو ہمارا دنیا کو روشن کیا کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کی زبان پر یہ طاقت، کا لفظ آتا ہے اور جب بھی ہم شرم میں یا چاس گھوڑوں کی طاقت کا ذکر کرتے ہیں تو دیر ایک خوت سا طاری ہو جاتا ہے۔ میں گھوڑوں کی طاقت کی موٹریں انسان کو لئے ہر جگہ دھڑکی پھرتی ہیں۔ سو دو سو گھوڑوں کی طاقت کے انجن اس قدر پیپ ہوتے ہیں کہ انکے قریب جانے دو لگتا ہے، اور چار پانچ سو گھوڑوں کی طاقت کی تین ایک وقت کئی کئی آدمیوں کو بٹھا کر پردوں کی سطح ہزاروں میل چکر لنگا کر تین ہزار ہا نہیں کچھ تیز حرکت میں نہ جاتے ہیں، لیکن یہ سو دو سو ہزار ہزار گھوڑوں کی طاقت اس طاقت کے باقاعدہ کی کتنی دھرتی ہے جو ہماری زمین کو اور ہماری زمین ہی کی سطح اور لاکھوں زمینوں کو فضا میں ایسی سرعت سے چکر لے رہی ہے کہ

یہ تمام ذی حیات کہاں سے آگئے جو آج اسکے سینہ پر سوار ہیں۔ اسکے متعلق سائنس  
یہ کہتی ہے کہ جب لاکھوں برس فضا میں گھومتے ہوئے کے بعد زمین پر پہنچے تو پہلے  
پانی کے سمندر اس پر نمودار ہوئے اور انسانی سمندر دل میں بسے پہلے کسی سوہنتر  
آگنی چونو حرکت کر سکتی تھی۔ یہ متحرک ابلتات چیزیات یا مادہ حیات ہزاروں  
سال تک سمندری میں نشوونما پاتا اور نئی نئی صورتیں اختیار کرتا رہتا تاکہ رفتہ  
رفتہ اسے خشکی کی جانب بھی قدم بڑھائے اور بالآخر تمام پائے زمین پر قبضہ کر لیا،  
خشکی اور سری و دونوں میں اس مادہ حیات نے کروردن ہم کی عجیب عجیب کلیں اٹھایا  
کیں کہیں اس کی صورتیں خوشنما اور بغیر بھتیس اور کس خوشنما اور بھتیس،  
گھڑیاں اور ان کے اور شیر اور بھی اسی کے حلقہ کے نظر آتے۔ اور سبز و نگار اور  
قری و دہل میں بھی اسی کی لطافتیں اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔ مادہ حیات کی چلاؤ

پاشاں جاری تھیں کہ کچھ ایک منصفہ نمودار ایک ایسی ہی جملہ افراد ہوئی حسین خد  
و فکر کرنے کی اہلیت بھی تھی اور نونے چالنے اور اپنی مرضی اور ارادہ سے کام کرنے  
کی قدرت بھی ان کے ہاتھ پاؤں کچھ بہت بڑے نہ تھے یہ کسی غیر معمولی حیاتی  
طالت کا حامل تھا اس لئے اس کا ایسے حالات میں زندہ رہنا کہ جب ہر حیوان  
سے وہ اپنے سے بہت زیادہ طاقتور اور بہت زیادہ چم جانوروں سے گہرا تھا،  
بہت ہی دشوار معلوم ہوتا تھا۔ یہ انسان تھا، اور اسے نہ شیر اور نہ کچھ کچھ  
پہونچا سکے نہ گھڑیاں اور نہ کچھ۔ وہ زندہ بھی رہا، اور ایک ایک کر کے اپنے اپنے  
تمام حرفوں پر فتح بھی حاصل کی اور کچھ تمام دوسرے زمین پر خدا کی طرف سے  
دیہی حکومت کر رہا جو۔ (ابلی آدمہ) سید احمد

## کیا مذہب کی میانی کا دشمن ہے؟

ہماری نفسی، بلکہ زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ ہماری دماغی کی بدلت آج فورت  
ہمیں ایک پتہ بھی ہے کہ دنیا کے ایک بہت طے حصے میں مذہب کو کامیابی کا دشمن کہا  
جاتا ہے، اور عام خیال یہ ہے کہ مذہب کی پابندی کرنے کے بعد انسان کی ترقی کی دنیا کی  
ترقی نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ ایک ایسی رائے جو غلط اور جو ش کی حالت میں بے سوچے  
کچھ قائم کر لی گئی ہے۔ اور دوبارہ اس پر غور کرنا فضول خیال کیا جاتا ہے۔ پہلے اس  
اسکا رشتہ کا مذہب اور خدا کا نام لے لیا کہ بہت سے مذہبی پیشواؤں نے ایسی ایسی  
سفاکانہ اور بیدردانہ حرکتوں کا ارتکاب کیا ہے کہ جنہیں کچھ آدمیوں کو شیطانی بھی  
دل کا پتہ جانے گا، لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ان حرکتوں کے لئے ان چند  
انسانوں کو ذمہ دار قرار دینے کی بجائے انہیں مذہب کے سرچھپا جاتا ہے۔ کیا بالکل  
اسی تہم کی حرکتیں ان لوگوں سے بھی سرزد نہیں ہوتیں جو ملکی قانون کو اپنا مذہب  
خیال کرتے ہیں اور اگر ہوتی ہیں تو پھر کیوں نہیں ملکی قانون پر بھی دبی الزام لگ  
کیا جاتا ہے جو مذہب پر لگا گیا ہے؟

بھئی یا مذہب بگڑا۔ مذہب کا مقصد اسکے پیرو اور کچھ نہیں ہے کہ ایک انسان کو  
بہتر سے بہتر انسان بنانا کہ اس کی زندگی کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرنے اور یہ  
واقعہ ہے کہ اگر مذہب میں فضولیات اور غریبات کو دخل نہ ہو بلکہ کچھ دل کو صرف  
ان احکام کی پابندی کیجائے جو خدا کی طرف سے ہیں تو ہمارے کامیابی  
میں کوئی شہ نہیں ہو سکتا۔ اگر آج ہم کامیاب نہیں ہیں تو اس کی باعث صرف یہی  
ہو کہ ہمارا عمل مذہب کی باتوں پر نہیں ہے۔ ہم زبان سے اپنے آپ کو مذہب کا پابند  
کہتے ہیں لیکن ہمارے اعمال اکثر مذہبی احکام کے خلاف ہیں۔ مذہب زبان کا نہیں  
بلکہ عمل کا نام ہے اور ہم صرف اسی صورت میں ایک مذہبی آدمی ہو سکتے ہیں کہ جب ہماری  
تمام زندگی ہمارے مذہب کی تفسیر ہو۔ ہم زبان سے اپنے آپ کی سلمان کہہ کر خود ہی یا  
زنا یا قتل کے مرتکب ہوں تو ظاہر ہے کہ ہماری زندگی اسلام کی تفسیر نہیں ہے کہ خود اسلام  
نے ہمیں ان کاموں سے منع کیا ہے۔ علامہ مذہب کا پابند ہو کر ہماری زندگی کا کچھ  
تو بیشک مذہب پر الزام عائد ہو سکتا ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ خدا کے پاک  
نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم ایمان والے ہو تو میں تم سے بے وفائی نہ کروں گا۔ اگر تم  
بے وفائی نہیں کرتے تو ظاہر ہے کہ تو لغو یا خدا کا وعدہ غلط ہے، اور اگر خدا کا وعدہ  
جھوٹا نہیں ہو سکتا تو خدا ہمارے اسلام اور ایمان پر ماضی ہے، جو ہمیں کامیاب نہیں بنائے

(سید احمد)

کامیابی کو کامیاب بنانے اور اسکی اشاعت بڑھانے میں لپکی اہلداد کی ضرورت ہے

# مذہبی غلط فہمیاں

جوہاری کامیابیوں میں محفل ہو رہی ہیں

یعنی ان کی کامیابی میں عقل و ہوش کا دورہ اس کے تحت میں ایسے مضامین طرح کئے جائیں گے جن سے وہ ہمہ گیر علمائے حق فرج ہوں جو حزب اور اسلامی جماعت کے مصلحت پسندانوں میں عام سطح پر پھیلی ہوئی ہیں اور جو ان کی دنیاوی اور اخروی کامیابیوں میں خلل پوری ہیں۔ اس باب کے مضامین کا اہتمام ان لوگوں کو بھی جو فتنے پیچھے کا حزب کو کہلاتی کامیابی کا دشمن سمجھ کر اس سے برگشتہ اور اس کی برکات سے بے بہرہ ہو گئے ہیں اور ان کو بھی جو حزب کی پابندی کے دھوکے میں مبتلا ہوئے ہیں اور ان کو اب ایمان میں مبتلا ہو کر اس کی دنیا اور عاقبت کو خواب کر رہے ہیں۔ (ادھر)

## عبادت اور معاشرت

یہی ہیں کہ اب ہر آزاد ہیں اور ہمیں حق حاصل ہو کہ جو چاہیں گے عیسٰی، خود اپنے متعلق توہین، مگر دوسروں کے متعلق لوگ اکثر یہ کہہ بھیج دیا کرتے ہیں کہ ”بھئی“ عیسٰی آجیں ہر گز نہیں اور شاید یہی کوئی برا کام اس کو سمجھا ہو، لیکن ایک بڑی جرات ہے کہ کھانا اس کی کبھی تصانیف میں ہوتی ہے اس قسم کے فقر و فاقہ سے اس میں سب سے اعزاز ہو جاتا ہے جو اہل مسلمانوں کی ہر گز کی پروا اور سمجھنے والا سمجھ سکتا ہو کہ کیا کرنے والے کے خیال میں نماز باقی تمام کاموں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

یہ خیال قطعاً غلط ہو۔ نماز کبھی کسی گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتی بلکہ حقیقت تو یہ ہو کہ ایسی نماز ہی نہیں ہو جو انسان کو گناہوں سے اور رائیوں سے نہ روک سکے۔ نماز صرف اس لحاظ سے عبادت یا بندگی ہو کہ ہم خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر اس بات کا اقرار کیا کرتے ہیں کیا اس دم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور کبھی سے مدعا کرتے ہیں، ورنہ فی الحقیقت عبادت یا بندگی تو ہمارے ان کاموں کا نام ہو جو خائفانے الگ ہو کہ ہم تمام دن اور رات میں کریں۔ کیا اس بندگی کہا جا سکتا ہو کہ ہم زبان سے تو جا کر یہ کہہ دیتے تری ہی عبادت ہو گئے ہیں اور سورت یا سورت پڑھتے ہیں تمام وہ کام کہ جن کے کرنے سے ہمیں منہ پیٹا ہو اور ایسے کام کرنے کی طرف کوئی توجہ نہ کی جن کے کرنے کا ہمیں علم ملا ہو۔ بندگی اور غلامی کا دعویٰ تو اس وقت صحیح ہو سکتا تھا کہ جب ہم ہر کام خدا کی مرضی اور رضا کے حکم کے مطابق کرتے۔ ہمارا کھانا، پینا، سونا، جھاننا، چلنا، بیٹھنا، غرض کہ ہر کام خدا کی مرضی اور رضا کے حکم کے مطابق کریں لیکن اگر ہم رات دن کے جو بس کھیں میں سے صرف اس ایک گناہ میں سے کہ جو حقیقت نماز میں صرف تہذیب

رسول کو پہلا اور علیؑ سلم نے حیات کی اصل جو کھاندمر کے ساتھ کہ اسی کی شرطیں۔ مسلمانوں کے لئے بہت کچھ باعثِ ذلت و توجہ بنیں یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ اور عزہ کو ابنِ شرطوں پر غصہ اٹھایا اور اسلام کی محبت کے جوش میں بھروسے رسول اللہؐ کی اور علیؑ سلم سے اس موقع پر کسی قدر تنزیل اور سختی کے ساتھ گفتگو کی، لیکن اس اداوتی برقی نے اسوت اپنی اور اپنی جماعت کی توہین صرف اس لئے گوارا فرمائی کہ اس طرح صلحیہ مکمل ہوتا تھا اور مسلمانوں کو کفار دین اور کفار کو مسلمان دین میں آنے جانے کا ذرا خلا ملنے کا موقع ملتا تھا اور اب شخص دیکھ سکتا تھا کہ اسلام نے مسلمانوں میں کیسی کیسی اخلاقی خوبیاں پیدا کر دی ہیں۔ مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر کچھ لوگ سمجھتا تھا کہ کفار دین کی طرف مائل نہ ہوتے چنانچہ یہی ہوا کہ مسلمانوں کی سچائی اور ان کی انصاف، رحمتی، ہمدردی بنی نوع، مساوات، ایثار اور صلحیہ فوہ کو دیکھ کر کچھ کفار جو حق و درجہ تو اپنے اور خدا اور اس کے رسول پر ایمان لانے لگے۔ یا مسلمانوں کے اخلاق اور قدر عالی سمجھ کر انکے بھروسے پر اور اسلام میں کس لئے اچھے اخلاق دیکھ کر لوگ خود بخود مسلمانوں کے اور اسلام کے گرویدہ ہو جائینگے بہت کچھ باعثِ آمیزشِ اظہارِ صلح کی گئی تھی، یا جو سختی سے آج یہ عالم ہو کہ اخلاقی بنی میں ہمارا نام خصال کے طویر پیش کیا جاتا ہے۔ اسلام اخلاقی بنی کا سبب اس کے ہوا اور کچھ نہیں ہو کہ عبادت سے جتنے جتنے اب یہ خیال ہائے دلوں میں ملنے ہو گیا ہو کہ اسلام ہم سے صرف یہ جانتا ہو کہ کئی بیسی مذاہب طرح لیا کریں اور مگر کوئی نہ کسی طرح رمضان کے روزے دیکھ لیا کریں مسلمانوں کے نزدیک آج عبادت اللہ فی حق نماز اور روزہ کا کام ہو، اور انہما کر لینے کے بعد اگرچہ زبان سے ایسا نہ کہیں لیکن سمجھتے



زبان سے یہ کہتا کہ میں کہہ رہی ہوں کہ میں اور باقی تمام گھنٹوں میں غلامی زندگی کریں اپنے نفس کی تو کیا اسے عبادت کما جاسکتی ہو، یا نماز میں جو اقرار و بیعت ہے کیا عبادت اس کی کوئی وقت ہو سکتی ہو؟

اگر ہم اپنے تمام کام مرغی الہی کے مطابق کریں اور اپنی زندگی بالکل انہی اصولوں پر بسر کریں کہ جو مذہب نے سکھائے ہیں لیکن نماز نہ پڑھیں تو اگرچہ یہ ایک گناہ تو ضرور ہو گا لیکن چونکہ ہم نے تمام عمر خدا کی بندگی کی ہے اور ایک غلام کی طرح اس کے تمام حکموں کو مانا ہے اس لئے تو یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر اس ایک گناہ کو نماز محافض کر دیگا، لیکن اگر حالات اس کے برخلاف ہیں اور ہم نے نماز میں کچھ پڑھ کر جو باریاں اور ظلم اور قتل کئے ہیں اور جھوٹ بولے ہیں تو اس کی بھی امید نہیں ہمارے وہ نماز یہ بھی دو گناہ باری تعالیٰ میں قبول ہو جائیں۔ وہ شخص کہ جو دل سے خدا کا بندہ ہو اور جس کی تمام زندگی احکام مذہب کی عملی تفسیر ہو لیکن کسی وجہ سے وہ نماز نہیں پڑھتا ایک ایسے شخص سے بہت بہتر اور بہت زیادہ سچا مسلمان ہے کہ جو صرف زبان سے تو دل میں ہر مرتبہ خدا کا بندہ ہونے کا اڑا کر لیا کرتے لیکن دل سے اور عملی زندگی میں شیطان کا بندہ اور بچا رہی ہو۔

حقیقت تو یہ ہے جو اوپر بیان ہوئی اور حالات یہ ہیں کہ آج ہم میں ایسے لوگ تو ہونے سے نہیں ملتے جنہوں نے مذہبی اصول کے مطابق اپنی زندگی کو سدا ہوا اور جو مذہب کے احکام پر عمل پیرا ہو کر نیک اچھے اور لائق انسان بن گئے ہوں۔ آج اگر ہم نماز پڑھتے جاتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ ہم پر خدا نے فرض کی ہو کہ صرف اس لئے کہ لوگ ہیں تو حق اور باریسا خیال کریں اور اہل محاسن ہیں بلکہ فیرت حاصل ہو جائے۔ گھر سے مسجد تک جاتے جاتے رہیں دوسری تہ مختلف شخصوں سے ہم کسی نہ کسی صورت میں یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے جاتے ہیں اور اپنی طرح واپسی میں بھی یہ کہتے جاتا جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھ کر گئے ہیں۔ روزہ اگر لکھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ تمام دنیا کی گردن پر

کوئی انسان عظیم کما اور اب ہر سلم اور ہر سلم کا فرض ہے کہ ہمارا مذہب اسے روزہ کا جوئے طہیر احترام کرے۔ درحقیقت اور بالکل ناجائز طریقہ پر بیوی کی زمین کا کچھ حصہ اپنے مکان میں شامل کر لینے کے بعد یہی قطعاً کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی اور اگر وہ نماز نہیں پڑھتا ہے تو ہم نہایت خرم کے ساتھ اہل حاکم کے سامنے اپنے اس کا زناہ کا ان غفلتوں میں ذکر کرتے ہیں کہ میں نے مذہب کو نہیں پڑھنا سچایا تھا کہ خدا کے بندے تو ادا چاہے جو کچھ کیا کرے مگر نماز ضرور پڑھ دیا کرے اس کی سمجھ میں نہ آیا آخر کو میں نے بھی اسے یہ سزا دی ہے کہ اس کی زمین تھوڑی سی ذوالی کو اب چھوڑتے پھر تے ہیں، اور میں تو سچ کہہ دوں گے کہ اگر وہ نماز زمین کی کوئی ضرورت تھوڑی سی تھی، وہ اب نماز پڑھنے لگے تو میں تو سچ واپس کر دوں گا کہ اگر وہ نماز اپنے مکان میں ہو دیدوں۔

حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ اگر تیر معمولی نمازوں کے علاوہ تہجد اور شروق بھی پڑھنا شروع کرتے تب بھی یہ حضرت اسی فکر میں بیٹھتے کہ تو نے مجھے تو گویا بھر زمین کا اس کی اور ذوالوں۔

(سید احمد)

## تقدیر اور تدبیر

بھانے اسکے کہ اپنی غلطی اور اپنے قصور کو معلوم کر کے اس پر ادا ہونے والے ادا ہونے کے لئے اس کی سلامتی کی کوشش کریں، ہم نہایت بے تکلفی اور میلکی سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمارا ہیست ہی میں یہ لکھا تھا۔ اسی طرح ایسے وقتوں پر جب کسی کام کے متعلق ذرا ڈوڈھوہ کر کے ضرورت ہو تو ہمارا ہیست ہیست ہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھتے بیٹھے رہنے کے لئے یہ نحو اور فضول عذر نکھادیتی ہے کہ ہمارے

مسلمانوں میں مسرت تقدیر کے متعلق کچھ ایسی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ جن کی وجہ سے قوم کی ایک بہت بڑی تعداد مست، کاہل، اور بے نیکی ہو کر وہ بھی جو عالم طور پر تقدیر کا منہم یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے کاموں میں ہمارے ارادہ اور ہمارا کوشش کو قطعاً کوئی دخل ہی نہیں ہے اور کسی کام کے متعلق ہمارا ہیست ہیست اور ہمارا جد جہد طفلانسی سے زیادہ کوئی حشیہ نہیں لکھی۔ ہر کام کی موت پر ہم

کہ کیا ہو سکتا ہو مجھے تو احساں کام خدا پر چھوڑا ہو وہ جیسا چاہے کرے۔  
اس قسم کے فقر میں جو کسی قدر خدا کی عظمت کا بیان بھی ہوتا ہو اس لئے سننے والے بھی فوراً سر ہٹا دیتے ہیں اور بلا کسی اعتراض کے ان عذرت کو قبول کر لیتے ہیں، حالانکہ یہ واقعہ جو کہ میں کہنے والا اپنے ان فقر و فاقہ مطہر اور نہ سننے والا، ایک طرف کاہلی اور کام سے نفرت جسے کام نہ کرنے کے لئے کوئی بہانہ چاہئے غلط فہمیوں کے خواہ مخواہ بھی اس عذر کو معقول بنا دیتی ہو، اور دوسری طرف خدا کا نام اور خدا کا ذکر آجائے اس بات کے لئے کافی ہوتا ہو کہ اب اسے بعد جو کچھ بھی کہا جائے اسے بلا چون چڑا کر تسلیم کر لیا جائے۔

”خدا کے حکم کے بغیر ایک قدم بھی نہیں ہل سکتا“ بالکل صحیح اور بالکل درست ہو لیکن یہ کیوں سمجھ لیا گیا ہو کہ ہم اپنی مرضی ادا کرنے سے جو کچھ کرتے ہیں اس میں خدا کی مرضی کو کوئی دخل نہیں ہے۔ مرضی اور ارادہ کی طاقت ہم میں کہاں سے آئی؟ ہمیں یہ طاقت خدا ہی نے تو بخشی ہو پھر ظاہر ہو کہ اس طاقت سے کام لے کر ہم جو کچھ بھی کرینگے وہ درحقیقت خدا ہی کے حکم سے کرنا ہوگا۔ مشین میں چلنے والے اٹمی فی الحقیقت وہ اس شخص کے حکم اور اس شخص کی مرضی کے تحت چل رہی ہو کہ جس نے اسے اس کا فی الفور چلنے لگانے سے ہم مجبور محض ہیں اس حد تک کہ ہم ارادہ اور مرضی کی قوت بلا نہیں کر سکتے، اور ہم مجبور و اجارہ ہیں اس عالم میں کہ نظام عالم کے جو قوانین خدا نے بنائے ہیں انہیں توڑ سکتے، لیکن اپنے افعال کے متعلق ہم بالکل آزاد اور خود مختار ہیں اور جو کچھ بھی چاہے اسکے کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اب اگر ہماری کوششیں اس کام کے وہ تمام اسباب فراہم کر لیں گی کہ جو اس کام کے لئے خدا نے مقرر کر رکھے

ہیں تو وہ کام ہوجائے گا اور اگر ان اسباب میں سے ایک بھی کم رہ گیا تو دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں کر سکتی۔ اگر ہم اس قدر مجبور ہوتے کہ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہ کر سکتے تو پھر ہمیں مرضی اور ارادہ کی قوت ہی کیوں دیا جائے۔ قدرت مہربان اور فضل خیز نہیں ہو کہ اپنی قوتیں ہی بیکار باقی پھیرے پھیرے بھی ظاہر ہو کہ اگر کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں ہمارا کچھ دخل ہی نہ ہو تو پھر سزا اور جزا بالکل بے معنی باتیں ہجائیں گی۔ کیا نوح و ابراہیم خدا پر حق نہ نصف ہو کہ ہمیں نیکی یا گناہ کرنے کا اختیار دے بغیر غلطی کرنے پر ہم سے باز پرس کرینگا؟ خدا مصطفیٰ اور عادل ہو اور وہ کہتا ہے اے انسانیں کہ تم اسے کہنے کا ہوس کے لئے انسان کو سزا ہے۔ ہمیں صاف صاف بتا دیا گیا ہو کہ ”انسان کو ایسی کوئی چیز نہیں مل سکتی کہ جس کے لئے وہ کوشش نہ کرے“ اور خدا کا قول جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں صاف بتا دیا گیا ہے کہ جس کے لئے ہم کوشش کریں اس کو اپنا بہتری اور فلاح کے لئے سچے دل سے کوشش کرنا ہمارا فرض ہو۔ ایک کسان ایسا تو ہرگز نہیں کر سکتا کہ جسے ہرگز نہیں پیدا کرے کہ نہ کہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہو، لیکن جہاں تک کسی چیز کے بننے کا تعلق ہو کسان بالکل آزاد ہو کچھ کچھ بننے یا نہ بننے اور چاہے کیوں ہوئے اپنے تحت اور کوشش کرنے کے بعد اس کا مکمل پانا قانون قدرت ہو، اور ہم بھی اگر تحت کرینگے تو مکمل پائینگے، تحت کرنے والی قوت کے حالات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ ڈھونڈنے والے برابر پا رہے ہیں۔ اگر ہم اور قدرت و ہمت کے ساتھ قدم آگے نہ لگنے والے برابر چلے جائے ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں ہائے بغیر ہمیں کچھ مل جائے گا تو ہماری انتہائی حماقت ہو۔ کچھ لپٹا ہو تو اسے لئے کوشش کرنی ہوگی اور آگے جانا ہو تو ضرور قدم اٹھانا پڑے گا۔ (سعید احمد)

## کامیابی میں تصویریں

دل چاہتا تھا کہ کامیابی کا پہلا ہی پڑچاؤں تمام خوبیوں اور خصوصیتوں سے نرین ہو کر نیکو جو ہارے پیش نظر تھیں اور میں نے کن جی کے ابتدائی انتظامات کی ضرورتوں کی وجہ سے ہار دیا یہ خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ انشاء و مدد تو میں ہی مینے کے بعد کامیابی میں لگانے کا سیلاب اور مشورہ و معروت لوگوں کی تصویریں اور بلند ہمت لوگوں کے مصور کارنامے اور مصروفیتیں دیکھنے لگیں گے جو انشاء و مدد تو دہی سے پڑے جائیں گے اور بہت مفید ثابت ہونگے۔

ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ کامیابی کو اردو کا ایک بہترین تصویر علی رسالہ بنائیں اور ہم کو یقین ہو کہ بہت جلد اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوں گے۔

میر کا مائی

## تندستی

اس عنوان کے تحت میں کامیابی وہ آپ کو بتا چکا کہ آپ اپنی چھٹی صحت کو درست رکھنے میں کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں تندستی کے متعلق جو غلطیاں عام طور پر ہوتی ہیں اور جن کی وجہ سے بہت سی ایسی زندگیوں کا کام تبھاتی ہیں کہ جن میں کامیاب ہونے کی اور تمام علامات موجود ہیں ان سے اپنے قارئین کو آگاہ کرنا میرا فرض ہے کہ غلطیوں کا اگر وہ سرزد ہو چکی ہیں مناسب تدارک بتا بھی انہی کامیوں سے متعلق ہوگا۔ (ایڈیٹر)

## انسان کے چار دشمن

بہت ایک زبان ہی کی تباہی پھروں کے نام اعمال میں نہیں لکھی ہوئی بلکہ ایتالیہ کی تباہی میں بھی ان کا ہدف بہت کافی ہے، اور بہت سے مومنین انسانی رائے رکھتے ہیں کہ تو ان کی طرح اٹلی بھی لیریا ہی کی بھینٹ چڑھا۔

ایتالیہ اور یونان تو بہت دور کے ملک ہیں، اداں کی تباہی کو بھی بہت کافی زمانہ گزر چکا، ہم لیریا اور پھر کے کا زاموں کو خود اپنے ہندوستان میں کیوں نہ دیکھ لیں۔ جنگوں میں جا کر دیکھنے تو کانوں کے گاؤں ایسے لینگے کہ جن میں ایک فرد

واحد بھی اس مودی مرض سے بچا ہوا نہیں ہے، اور عورتیں ہوں یا مرد، بچوں ہوں یا بوڑھے سب کے چہرے زندہ ہیں، تیلیاں سوجی ہوئی ہیں پیٹ پیٹے ہوئے ہیں اور جسم میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خون کا نام نہیں ہے۔ یہ حالت صرف ایک صوبہ تک محدود نہیں ہو بلکہ کلکتہ سے کراچی تک اور بنارس سے راسم گڑی تک جس

میں بھی جا کر دیکھنے کا یہی حالت ہے گی۔ جولائی سے لیکر اکتوبر تک تقریباً ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں یہ حالت ہوئی ہو کہ گھر میں اگر دس آدمی ہیں تو فیض اڈ معلول تو سب ہی ہیں لیکن دس میں سے کم سے کم ہر فرد ہی چار پائی پر پڑے ہوئے ہیں۔ ان چار مہینوں کی خصوصیت اس لئے ہے کہ ان مہینوں میں ہر گھر

پانی بھرنا ہوتا ہے اور پھر دن کو بہتے اور اڈے سے دیکر اپنے لشکر کی تعداد بڑھانے کا خوب موقع ملتا ہے۔

ہندوستانی اہل علم اب اس جنگی بہت زیادہ پروا نہیں کرتے اور ظاہر ہے کہ ایک ایسی مصیبت کو کہاں تک مصیبت سمجھ کر روکا جاسکتا ہے جہاں دین ہلے پھر

سلطنتی ہی ہے، لیکن ہم پرواہ کریں یا نہ کریں حالت یہ ہو چکی ہے کہ قوم کے نوجوان بھی جن کی گلوں میں جڑ رہا ہوا خون ہو فردوں کی بدتر نظر ہے، اور اگر اتفاق سے کوئی تندست مہم چکے ہے تب پائوں بھی قوی ہوں اور جرح چھو

تھر کھتی، پیو، اور کھیل دیکھنے میں کیسے ہی حیرت اور تواناں سی، لیکن واقعہ یہ کہ جتنے انسانوں کا خون ان چار بظاہر ذیل اور بے طاقت ہستیوں کی گردن پر ہے آہستہ آہستہ اور کی گردن پر ہوگا۔ بڑی سی بڑی لڑائیوں میں جانوں کا آفات اگر بہت ہو سکتا ہے تو دو درجہ لاکھ، چھ لاکھ، دس لاکھ لیکن ان آستین کے سانپوں کے ہاتھ اتنے انسان زچکے ہیں اور برابر مرنے پہتے ہیں کہ ان کا شمار کرنے کے لئے گنتی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔

پھر کی عداوت کی کہانی تو اتنی پرانی ہے کہ اسے بیان کرنے کے لئے آبل اور نیکو کی سلطنت کے آغاز کا زمانہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کیا کہ فرد جیسے طاقتور اور

مغز بادشاہ کی موت بھی ایسی کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ اسکی جیش سے یہی عادت رہی ہے، اور آج بھی وہ اپنی اکی عادت پر قائم ہے کہ انسانوں ہی کا خون چوس

چوس کر لینا اور مردش بنا ہے اور اپنی انسانوں کے خون میں اور ہر دہرے لاکر لیریا بخار کا نہر لایا کرتا ہے۔ اب یہ کوئی دھکی بھی بات نہیں ہے بلکہ بتو خود دیکھیں

اس کا تمام راز و روش کی طرح اسکا مار کیا ہے، اور اب یہی بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ دوا سیر کیا کچھ کر سکتا ہے۔ یونان کی عظمت اور یونانیوں کی دلیری اور

طاقت کی داستانیں، جب تک تمام قریب میں مڑتی جاتی ہیں اور یہ بات عام طور پر تسلیم کر لی گئی ہے کہ اسپارٹا کے بہادروں کی طرح کے انسان اب بھی نہ کوئی جگہ نہ پیدا کر سکا لیکن یہ معلوم ہے کہ کس قدر حیرت ہوئی ہو کہ اس فخری ندرت قوم کو کس چیز نے ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیا وہ لیریا بخار تھا اور کون نہیں جانتا کہ لیریا بخار کو ایک انسان سے دوسرے انسان تک پہنچانے والا پھر کے مہم اور کوئی نہیں جانتا

شیر دل اور پیل تن یونانی کسی طرح اس بخار کی تاب نہ لاسکے اور آہستہ آہستہ تمام کی تندستی تباہ ہوئی چلی گئی۔

کھٹلوں کی یہی انداز سانی کیا کہ تھی کہ وہ عن اس وقت کہ بن بھر کھتا تھا  
اما انسان ادا کرنے کے لئے چاہا پانی پر لٹا ہو تو آگ سے کاٹنا شروع کرتے ہیں اور  
سوئے نہیں دیتے نہ کہ اس پر انھوں نے یہ تمنا وہ ستر اور کیا جس طرح پتھر لڑنے کے کڑوں  
کو اپنے منہ میں چھپائے پھر ہوا اپنے ڈمک کے ذریعہ سے ابھاتی خون میں اپنا  
دبا ہو اسی طرح یہ بھی۔ ری لیننگ تھوہ کے کڑوں کو لئے پھرتے ہیں اور ایک کو  
دوسرے کے پاس پہنچاتے ہیں۔ یہ بخار کھت طبر کا سے بھی زیادہ تکلیف دہ اور  
ملک جڑا ہو اور با عدم اس طرح آنا جو کہ ایک مرتبہ تین روز تک بخار چڑھا پھر آگیا  
اور پانچ چھ روز کے بعد پھر تین چار دن کے لئے چڑھ گیا۔

پسوں کے جب پتھر اور کھٹل کی یہ حرکتیں دیکھیں تو اسے سوچا کہ میں ہی کون  
پیچھے رہ جاؤں، اسنے ان سے زیادہ ملک بخار یعنی طاعون کے کڑوں کو ایک جم  
سے دوسرے جم تک پہنچانے کا ٹھیکہ لے لیا اور جوہوں کے بدن سے آدمی تک  
اس بیماری کو پتہ چلی جاتے ہیں۔

ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اگر اپنے ان چاروں دشمنوں  
سے اپنی حفاظت کا انتظام کریں، پتھروں کے لئے تو یہ ہو سکتا ہے کہ رات کو کھالی  
کی پتھر والی ٹنگا کر سویا جائے تاکہ حضرت قریب ہی نہ پہنچ سکیں۔ یا یہ کہ جو لوگ  
پتھر والی بنانے اور دنگلے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ معمولی دیسلین میں دوا سا  
سترہ کا تیل ملا کر اور دھروہ اور ہاتھ پاؤں پر ملا کر جو کھلے ہوتے ہیں، سوچا جائے۔  
کھیسوں کا انتظام اسے مبرا اور کیا ہو سکتا ہے کہ کم کسی قسم کی غلاظت کو بھی  
کھلا نہ پڑائے دین کے اس پر کھٹیاں بیٹھ سکیں۔ اور اپنے کھانے پینے کی کسی چیز کو  
بھی کھلا نہ چھوئیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک کر رکھنے میں یہ ناگاہ بھی ہو کہ  
وہ فلک ٹپکے بھی محفوظ ہو جاتی ہیں۔

کھٹلوں کے لئے چار پانیوں میں گرم پانی ڈالتے رہنا ایک پرانی اور کافی مفید  
تدبیر ہو، اسکے علاوہ ”فلٹ“ کے استعمال سے ہر قسم کے کڑے یا تو مر جاتے ہیں، یا  
بھاگ جاتے ہیں۔

فلٹ ہر جگہ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہو۔

خون کی بھی دو ذہین نظریات ہیں نظر کے سامنے آجاتی تو ایک تجویز چھپا ہو۔  
آزادی اور سوراخ کی تباہی شکہ ہر دل میں ہوا ہوتی چلائے، لیکن سوال یہ کہ  
کیا یہ پتھر ہمیں کبھی اہتلال ہونے دینگے کہ ہم بھی انسان کھلائیں اور آزادی مل  
کرنے کی اہلیت ہم میں پیدا ہو جائے۔

کھٹی کے صلیقہ یعنی پچا نوے ہند ستاروں کا فیصلہ یہ ہوگا کہ بے ضرر  
ہو اور اس سے زیادہ ہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائی کہ اگر ہر سے اگر ہمارے  
منہ اور ہماری ناک میں گھسنے کی کوشش کیا کرتی ہو۔ لیکن کیا یہ رائے درست بھی ہو؟  
کاش وہ درست ہوتی !!

پتھر تو صرف ایک مرض کے جراثیم ہائے خون میں پہنچا کر تباہ لیکن یہ کھت  
تو میںوں بیاہیاں پیدا کرنے کا باعث ہوتی جو۔ پتھیر، اسال، پچیش، موتی جڑا،  
بہل، منہ ساغ شکہ ملک اور تکلیف دہ امراض میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں جن کے  
پھیلنے کا باعث کھٹی ہوتی جو۔ ہر قسم کی غلاظت پھلا کر پیچھا جائے اس کا کام ہو۔ پتھر کو  
یا لغم، پیپ ہو یا خون اور مشابہ ہو یا خاد غرض کہ اس قسم کی چیز پر پتھر کر  
تھوڑی دیر تک تولیے کھاتی رہتی ہو اور وہاں سے جب غلاظت میں سے ہوتے  
پر اور تھوڑی ہوئی ٹانگیں لیکر اٹھتی ہو تو اگر سیدھی یا تو ہائے منہ پر چھٹی ہو یا  
ہائے کھانے کی چیزوں پر۔ گویا ہمارا منہ اور ہماری ردیاں اسل تو یہ میرا جس  
آکر وہ اپنی سی ہڈی ٹانگیں پوچھا کرتی ہو۔ ان غلاظتوں میں جس قسم کے جراثیم بھی  
ہوتے ہیں وہ ہائے کھانے کے ساتھ ہائے پیٹ میں جاتے ہیں اور میں طرح  
طرح کی بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ اگر نہ پیچھا گیا ہو کہ برسات کے موسم میں پتلا  
کی آنکھیں کھٹے آتی ہیں تو ایک ساتھ سب چیزوں کی آنکھیں آجاتی ہیں اور انچوں  
ہی پر کیا تحسیر کڑوں کی بھی آنکھیں کھٹے گئے ہیں۔ ایسے بیماریاں یہ سمجھی ہیں کہ  
یہ شاید مرطب آب دہاں کا اثر ہو لیکن فی الحقیقت وہ انہی کھٹیوں کی شش قسم کا کہ  
نمود ہوتا ہو۔ یہ پیٹے ایک بچے کی دکھتی ہوئی آنکھ پر بھی ہیں اور پیٹے تو اس پر  
کو جو ہلکی آنکھ سے خارج ہوتی جو خوب چاٹتی ہیں اور پھر وہاں سے آکر نہ صرف  
بچے یا جانور کی آنکھ پر بیٹھ جاتی ہیں اور اس طرح دکھتی ہوئی آنکھ کی پیپ انکی  
ٹانگوں کے ذریعہ سے نہ صرف آنکھ میں لگتی ہو اور وہ بھی کھٹے آجاتی ہو۔

## مختلف امراض کے ”ٹپکے“

سے تیار کی گئی ہو۔ بیماریوں کے جراثیم اس قدر ایک اور چھوٹی مخلوق ہیں کہ کبھی  
ہی کوشش کیوں نہ کریں اور خواہ ہماری نظر سے ہی نہ گزریں نہ جو پھر بھی ہم نہیں  
اپنی ان آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے جراثیم کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں

ٹپکے کا نظریہ فی الحقیقت کو چھپکے کے ٹپکے کے ایسا دیکھا گیا تھا، لیکن ایسے  
منہم اور منہی کا وہ دائرہ وسیع ہو گیا جو اگر ہم کے اندر جو دوا بھی کسی خاص چیز  
کے لئے پہنچائی جائے اسے ٹپکے لگا کر ہی کہتے ہیں بشرطیکہ وہ اسی مرض کے جراثیم

ہو کہ جن لوگوں کے ٹیکہ لگے بہت عرصہ گزر چکا ہو کبھی کبھی انکے چیک بکھل آتی ہو، لیکن آنا پھر بھی ہو آہی کہ مرض میں اتنی شدت اور طاقت نہیں ہوتی۔

اصول کے طور پر ایک بات معلوم ہو جانے کے بعد یہ کیسے ممکن تھا کہ تحقیق و تجسس کا خیالی انسان خاموش ٹھیکہ جاتا۔ اسنے اسی اصول کے مطابق آواز بیاریوں کے ٹیکے بھی ایجاد کرنے کی کوشش کی اور بعض صورتوں میں بہت ہی نمایاں کامیابی حاصل کی۔ وہ اصول کہ جس کی بنا پر تمام ٹیکے ایجاد ہوئے ہیں یہ ہو کہ قدرت نے ہمارے نظام جسمانی میں یہ خاصیت رکھی ہو کہ جب کوئی مضرت رساں اور غیر معمولی چیز ہمارے جسم میں داخل ہو جاتی ہو تو ہمارا نظام جسمانی اسے جلد سے جلد بے اثر کر دینے اور ہم سے بکھال باہر کرنے کی کوشش کیا کرتا ہو۔ اسکی بہت ہی بہت مثال یہ ہو کہ جب کبھی ہمارے ہاتھ یا پاؤں کی کسی خراش کے راستے سے کوئی غلامت یا سمیت ہمارے جسم میں پہنچ جاتی ہو تو ہمارے بدن کے جو کچھ داخلی ہمارے جسم کے غدد اور اسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر اسکی مقدار بہت زیادہ نہ ہو تو اسے خون میں بہا کر پیچھے دھکے دیتے اور کوشش میں وہ غریب خود بخود تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور مصلحہ پرکھ جاتے ہیں اور جب پیچھے ہیں تو وہ سمیت کے ہمراہ خارج ہو جاتی ہو۔ اسی طرح جب کوئی خراش پہنچانے والی چیز ناک میں پہنچ جاتی ہو تو فوراً ہینکین آتی شروع ہو جاتی ہیں اور اگر وہ ناک خود کو کام میں مبتلا ہو جاتی ہو جو ناک کی جھلی کے متورم ہوجانے کا نام ہے لیکن جہاں تک ناک میں پہنچتا ہو اس کا بھی شے جو جسم سے اندر جاتی جھڑن تک نہیں پہنچتے وہی حصہ کی بھی یہی صاف ہو کہ اگر کوئی ناخوشگوار اور خراشا جیز جسم میں پہنچتی اور دہرے شروع ہوگئی۔

جراثیم خواہ ناک کے راستے سے داخل ہوں یا شے کے راستے سے اور جلد کے مسات کے ذریعہ سے گھسیں یا زخموں اور خراشوں کے ذریعہ سے بہر حال وہ بہر صورت ہمارے خون میں پہنچتے ہیں اور ہمارا خون انکے ذریعہ کے پیڑ پر کرتا ہو کہ اس میں خوراک جراثیم ہی کی طرح کے بائیک اور نظر نہ آنے والے اجسام پیدا ہو جاتے ہیں جو جراثیم پر حملہ کر کے جلدی جلدی انھیں اپنے اندر لپیٹ لیتے ہیں۔ اگر ہمارا خون کافی تندرست اور اچھا ہو اور کافی تعداد میں اجسام خالص پیدا کر سکا تو ہم مرض پر غالب آجاتے ہیں اور دوچار درمیں تندرست ہو جاتے ہیں لیکن اگر اجسام خالص کی تعداد کافی نہ ہو تو مرض غلبہ حاصل کر لیتا ہو۔

دوسری خاصیت ہمارے جسم میں یہ ہو کہ جب کبھی بیاری کے جراثیم کو سیکار کرنے کے لئے ہمارے خون میں اجسام خالص پیدا ہوتے ہیں تو ان کا اثر کچھ عرصہ تک قائم رہتا ہو اور جب تک ان کا اثر موجود ہو اس خاص مرض کے جراثیم میں جلد نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہو کہ ایک مرتبہ چیک و ذخیرہ کی قسم کی بیاریاں ہو جاتے کے بعد ہمیں ان امراض سے محفوظ حاصل ہو جاتا ہو۔

میں سے اکثر کی خصوصیت یہ ہو کہ اگر ایک مرتبہ کسی مرض کو ہوجائیں اور وہ رچ جائے تو پھر کچھ عرصہ تک دوبارہ اسے وہ مرض نہیں ہوتا۔ جب تک کے متعلق تو جملہ کچھ بھی جانتے ہیں کہ ایک مرتبہ پھینکے بعد پھر نہیں بھلا کر آیا اگر بکھل بھی گئے تو بہت جلد قسم کی بکھلی رچتے ہیں سے نہ تو صورت بگڑتی ہو اور نہ جان کا خطرہ ہوتا ہو۔ انسان بہت ہی باتیں محض اپنے تجربہ کی بنا پر جانتا ہو لیکن ان کا سبب نہیں بتا سکتا۔ کچھ عرصہ تر تک طبیب اور ڈاکٹر بھی اسکا سبب جاننے سے عاجز تھے کہ ایسا کیوں ہوتا ہو لیکن چھوٹے بین کی ایجاد نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں، ادب ہم جراثیم کے متعلق پہلے سو بہت زیادہ جانتے ہیں۔

انگلستان میں چیک کا ٹیکہ سے پہلے مشعر میں ترکی سے کیا تھا اور ٹیکہ تیری یا ٹیکہ ترکی سے لگے تھے لیکن اسوقت وہ اسقدر بھلا اور بے ضرر نہ ہوتا تھا بلکہ چیک کے مرض سے ذرا سا چیک کا مادہ لیکر تندرست انسانوں کے بدن میں داخل کر دیا کرتے تھے۔ اس طریقہ سے حفاظت تو ضرور ہو جاتی تھی لیکن ہر سو آدمیوں میں سے کہ جن کے ٹیکہ لگائے ہو ایک یا دو خود ٹیکہ ہی کے مندر ہو جاتے تھے اور اس زمانہ میں ستویں سے دوا آدمیوں کی جان جا کر باقی اٹھا لئے کی زندگی چیک سے محفوظ ہو جاتے ہی کہ ایک بہت بڑی ہمت خیال کیا جاتا تھا کہ کوئی نہ لے میں یوں ہی چیک کا زور بہت تھا اور اس ستویں فیصدی کے قریب متورم ہوتی تھیں۔

بالکل چیک ہی کی طرح کی ایک بیاری گائے بیلوں میں بھی ہوتی ہے گائیوں کی چیک کہتے ہیں اور سیکڑوں برس کے تجربے نے گائوں اور گواؤں کی یہ بات کھجادی تھی کہ اگر دو دھو دوہنے والے کے ہاتھوں پر کوئی دم ہمارا اس گائے کی چیک کا مادہ لگ جائے تو دھونے والے کو بھی گائے کی چیک ہو جاتی تھی۔ یہی جاہل عوام اس بات سے بھی واقف تھے کہ جس کی سے اس طرح گائے کی چیک بکھل آتی تھی وہ انسانی چیک سے محفوظ رہتا تھا۔

عوام کے ان تجربوں سے نامور اٹھنے کی ڈاکٹر جیز نے بہت کی اور اپنے ہاتھ سے ایک لڑکے کے جسم میں گائے کی چیک کا مادہ داخل کر دیا۔ لڑکا لگنے کی چیک میں مبتلا ہو کر اچھا ہو گیا اور ادب ڈاکٹر جیز نے اسے جسم میں انسانی چیک کا مادہ داخل کیا تو اسنے دیکھا کہ اس کی قسم کا کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ چیک کے نتیجے کی ابتدا بھی جسے ترقی پا کر موجودہ صورت اختیار کر لی ہو اور جس کی بدولت انسان نے اپنے ایک بہت ہی بڑے دشمن پر فتح پائی ہو چیک کا ٹیکہ اسقدر مکمل ہو کہ اس سے کسی قسم کی شدید تکلیف پہنچنے پر غیر سچ چیک سے محفوظ ہو جاتا ہو اور اگر اسات یا مسائل کی قسم میں ایک مرتبہ ٹیکہ لگوا دیا جائے تو تقریباً دس سال کے لئے حفاظت ہو جاتی ہو۔ ایک مرتبہ ٹیکہ کا اثر قریب قریب چھ یا سات سال تک رہتا ہو اور اس کے بعد آہستہ آہستہ آپس کی آتی جاتی ہو یہی وجہ

بعض امراض میں اجسام مختلف کا ٹیکہ لگانا بہت موثر ثابت ہوا ہے کسی لئے کڑا، ڈنٹھیر، پھوڑے پھٹسوں کا ٹیکہ یا زچکی کے بخار میں مرہ جرم کی بجائے اجسام مختلف ہی کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے اور نہ شربت انگیر کا میانی ہوتی ہے۔ سانپ کے کاٹے کا علاج بھی اجسام مختلف ہی کے دہلے سے کیا جاتا ہے اور ایسے ہی نمایاں کامیابی حاصل ہوتی ہے اگرچہ یہ ضرور ہے کہ ایک ہی سیر "ہر قسم کے سانپ کے لئے کارآمد نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں تحقیقات کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا ہے اور بجاطور توقع کیا جاسکتی ہے کہ آئندہ کچھ عرصہ کے بعد ہر ایک بھی بہت سے امراض پر فائدہ پہنچنے میں کامیاب ہو جائیگے۔

(سیوا لاء)

تمام ٹیکے اسی اصول پر بنائے گئے ہیں کیا تو خون میں اس مرض کے مژدہ جراثیم داخل کر کے ایسے مختلف اجسام پیدا کرانے جاتے ہیں تاکہ تحفظ حاصل ہو جائے یا پھر یہ کیا جاتا ہے کہ اجسام مختلف ہی بنے بنائے تیار رکھے جاتے ہیں اور مرض کے خون میں داخل کرنے جاتے ہیں۔

اس وقت تک جن ٹیکوں کے بنانے میں کامیابی ہو چکی ہے اور جن کا اثر اچھی طرح آزمایا جا چکا ہے وہ جیک، ہسینر، طاعون اور تپ محرقہ ہیں۔ جیک کی طرح باقی تینوں امراض کے ٹیکوں کا اثر اس قدر دیرپا نہیں ہوتا اور ان کے ذریعے سے جو تحفظ حاصل ہوا ہے اس کی عمر اہل کے قریب ہوتی ہے اسی لئے ہر مرتبہ ان وادی کے پھیلنے پر اندر فریاد لگوانا لازمی ہوتا ہے۔

## سورس تک کس طرح ہے

۹۔ بے کار اندست پڑے ہونے کی عادت چھوڑو، بے کاری خبر کی بہت کو پہلا قدم ہے۔

۱۰۔ طبی اور قدرتی طریقوں پر زندگی بسر کرو اور حق نہ ہو۔

ڈاکٹر صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ دنیا میں جو لوگ سورس کی عمر سے پہلے مر جاتے ہیں ان کی موت کا باعث "چھری اور کاٹے" ہوتے ہیں۔

مشر جان لے اسٹوارٹ کا مقول ہے کہ

"میرا طرز عمل ہیشہ میاں زد دی رہا ہے۔ بہت سا کھانا بھی اسی قدر مضرب ہے کہ چند بہت سانسہ بیٹا میں نے ۸۰ سال سے بٹا کو کوٹ نہیں لگایا ہے۔"

مشر بار اسپنگلر کی رائے بھی بالکل وہی ہے جو ان کے دونوں "سورس کی ہے۔"

ڈاکٹر اسمتھ، مشر جان لے اسٹوارٹ، اور مشر بار اسپنگلر نے سورس اور سوس برس سے بھی زیادہ زہر دینے کے بعد دراز می کر کا جواز بتایا ہے وہ حرفی بل ہے۔

ڈاکٹر اسمتھ کے دس اصول

۱۔ گوشت تا حد امکان کم کھاؤ۔

۲۔ دودھ خوب پیو، اور اگر ناموافق کرے، آبا اور بھی زیادہ مقدار میں پیو۔

۳۔ دوسرے کھانے کے بعد دس یا پندرہ منٹ کے لئے قیلولہ کر لو۔

۴۔ دن رات میں دس گھنٹے سوؤ۔

۵۔ موسم اجازت لے تو ابھر سونا چاہئے۔

۶۔ حق بات کو نہ پیو۔

۷۔ مٹھائیاں نہ کھاؤ۔

۸۔ کسی قسم کی شراب یا اور نشہ پیدا کرنے والی چیزیں استعمال میں لاؤ۔

## فیصلہ کن زمین پر نیکی

حسن نظامی ایٹرن لیر کینی ٹیڈ کا بر اسپکٹس کے پاس بیوی چاہو گا۔ نہ بیٹیا ہو تو اس رسالہ میں اس کا خلاصہ چھپا ہوا ہے پڑھ لیے اور پڑہ کر جلد سے جلد اس کی فیصلہ کن کر آپ اب کینی میں جب مقدار سرمایہ لگا کر شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ سیکڑوں روپے آپ فنون خرچ میں برباد کر دیتے ہیں یہی ہونے لگے اگر آپ حق نظامی ایٹرن لیر کینی ٹیڈ میں لگا دیں گے تو رفتار اوردہ آپ کے روپے بھی محفوظ رہیں گے اور کچھ نفع بھی آپ کو ملتا ہے۔

آج آپ کے پاس کچھ رقم موجود ہے اس سے آپ کینی کے حصے خرید سکتے ہیں، کل ملن ہے کہ یہ رقم خرچ ہو جائے اس میں فیصلہ کن لکھے کہ آپ کو کتنے حصے خریدنے ہیں اور درخواست کے فائدہ کی خاطر مری کر کے فوراً ہی چھڑ گئے۔

## ادب و محبت کے جوہر رہنے

### مختصر خواجہ نظامی صاحب کے دوزخیاں میں سفر

حضرت خواجہ نیرنگ نظامی صاحب کا دوزخیاں چھوڑ دینا اور متا دی میں کئی سال سے باقاعدہ چھپے ہوئے اور نہ صرف خواجہ صاحب کی زندگی، دوستوں اور مددگاروں کے طبقہ میں بلکہ نیا نیا اور دشمنوں کے حلقہ میں بھی نہایت دلچسپی سے پڑھا جاتا اور بہت پسند کیا جاتا ہے۔ دوزخیاں کی اس مقبولیت و دلچسپی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہو کہ ان میں خواجہ صاحب کے قلم سے اکثر ایسے بے ساختہ فقرے نکلتے جاتے ہیں جو اپنے ادبی حسن اور انداز نگارش کے لحاظ سے نہایت دلکش و قابل قدر ہوتے ہیں اور بعض بعض فقرے تو خواجہ صاحب کے دوزخیاں میں ایسے بیش قیمت ہوتے ہیں جو دنیا کے بہترین ادبی، صوفیانہ، ادبی و حکیمانہ مقبول کی فہرست میں بلا اہل ترجیح کے جاسکتے ہیں۔

صاحبانِ ذوق کی نظر میں خواجہ صاحب کے دوزخیاں میں زیادہ تر ایسے ہی فقروں کی تلاش ہی ہوتی ہیں لیکن عام نظر میں ان فقروں کے پڑھنے سے دوزخیاں کی دوسری دلچسپیوں میں نہیں کچھ سکتیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ خواجہ صاحب کے دوزخیاں میں سے ایسے تمام فقروں کو جو کوئی ادبی صوفیانہ یا حکیمانہ دیکھتے ہوں انتخاب کر کے کایاتی میں ہر مہینہ شائع کروں تاکہ یہ بیش قیمت فقرے جو اردو ادب کے لئے ایک خزانہ اور حضرت خواجہ صاحب کی ایک قابل قدر یادگار میں ایک جگہ محفوظ ہو جائیں اور قدر دانوں کو ان کی تلاش میں دوزخیاں کی مدد گدائی نہ کرنی پڑے۔

یہ فقرے چونکہ ایک ایک کی سیاب و انشا پر دراز کے قلم سے نکلے ہیں جس کی زندگی ہی اولوالعزمیوں اور کامیابیوں سے بنی ہوئی، اس لئے کایاتی میں ان کی اشاعت مقاصد کایاتی کے لحاظ سے بھی انشا لاء بہت مفید اور سوزناک ثابت ہوگی۔

(احسان علی غفرلہ)

### کشش غالب

”دہلی میں انتخاب کونسل کی کچھ مہرہ میں ہر تحریک سے غلوں ہوں میرا دوش کشش غالب خود لے لے گی۔“

۱۰ دسمبر ۱۹۲۲ء

### پچھلی رات کی آواز

”پچھلی رات آواز آئی۔ تو سداۃً لہجہ کی پچھلی ہو۔ جاگنے کی خشکی کے سبب اعنی خیالات آواز بجاتے ہیں۔ میں پچھلی ہوتا تو زندہ کو اپنے اختیار سے بلاتا۔“

۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

### جو جانتا ہے کتنا نہیں

”ایک جنت بانسہ بہت دیر تک لوح کی حقیقت پر غور کیا۔ کیا اچھی بات نہ سے پچھلی جو جانتا ہے کتنا نہیں جو کتنا جانتا نہیں؟“

۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

### زیبا لاش عمل سے ہوتی ہو

”انسان کو کھراۓ اس سس کے کھراۓ درکار ہے۔ زیبا لاش تو اس کے عمل سے ہوتی ہو۔“

۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

### خدا دیتا بھی ہے۔ دلوں کا بھی ہے

”مٹا گھر میں چوری ہو گئی۔ یہ میری چوری ہے۔ خدا دیتا بھی ہے۔ دلوں کا بھی ہے۔“

۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

### دلی تعلق کا اظہار

اپنے ایک خادم کی خطرناک بیماری کی پریشانی میں لکھے ہیں۔

”وہ دنیائیں نہ ہوں تو میں کیوں رہوں؟“

۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء

پھر میں کی ہونے پر تجرہ نہ لے رہا۔

”..... مرنے کو کیا ہوتا۔ یہ خیال آتا ہے تو دخت ہونے لگتی ہو۔ دنیائیں

خیر نہیں یہ کیا چیز پیدا ہوئی ہو جو انسان کو پریشان کیا کرتی ہو؟“

۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء

### خدا کی صورت

”ایک نوسلہ دو مرد عورت کے کہا۔ مجھے خدا کی صورت دکھا دو۔“ میں نے کہا بغیر اکہندہ کے اپنی صورت تو پہلے دیکھ سکتے کی تو تپیداکر۔ خدا کے دیکھنے کا ارادہ

کیوں کرتی ہو؟“

۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء

### اولاد کی محبت

”دوہ (یعنی خواجہ صاحب کی پچھلی صاحبزادی روح بانو) کو حنن بلاکتے شہ بہت خوش ہوئی۔ یہی چیزیں ہیں جن سے انسان مال اور اولاد میں مصروف ہو کر

خدا سے غافل ہو جاتا ہے۔“

۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء

## مرض میں کیا دیکھا؟

ایک صاحب نے پچھا مرض میں کیا دیکھا۔ میں نے کہا خدا کو بلا دیکھا صحت میں جو ہمارا تھا اس کو عیاں کیا اور اپنا ہی ہستی کو مجبور تھا رنا دیکھا جب چند سنگد کو حرکت قلب بند اور مرض صادقہ قویں ایک ہندوستان کا دور وازہ تلاش کرنا پڑا تھا اور گھر آنا تھا۔ ہنسکر لے تو شاید موت کی بس یہی حقیقت ہو۔ میں نے کہا موت تو زندگی کی طرح فرحت بخش شے ہے اس کو ہر شے کی انھیں سے کیا نسبت، موت کو تو میں اپنی بیٹی دے دے زیادہ چاہتا ہوں۔ یقین ہو تو آؤ! ابھی مرکز دیکھیں۔

۲ فروری ۱۹۲۵ء

## حوادث کا شتر

کل ڈاکٹر محمد عمر صاحب نے اڈہ پر انجمن کیا تھا کلمات بڑھ گئی۔ میری کلمات تو حوادث کے انشے سے بڑھ کر گئی۔

۲ فروری ۱۹۲۵ء

## خیالات کے اعضا

بیداری کے سبب اعضا شکر بنی ہوئی ہیں ان خیالات کے اعضا رکت ہیں، ۲ فروری ۱۹۲۵ء

## بے نقصی کی وجہ

جس کے ہندو اسن جیسے بے نقص ہیں کہ ان کی نظراس دنیا اور موجودات اور کسی کامنٹ پر بہت گہری ہو اور اپنی اختلافات ان کی دست نظر کے سامنے نہج ہیں۔

۳ مارچ ۱۹۲۵ء

## درویشی اور بچپن

ایک مسلمان نے سوال کیا، فقیر اور درویش کو بچے سے مشابہت کیوں بچائی ہو یہی جواب دیا درویش کی شان یہ کہ وہ ایک وقت کا کھانا کھانے کے بعد اس کا فکر نہ کرے کہ دوسرے وقت کیا کھائے گا اور کہاں سے کھائے گا۔ درویش کا دل کینہ و عناد سے پاک ہوتا ہے۔ درویش ہر ادنیٰ اور معمولی چیز میں حال یا رکنا متلاشی رہتا ہے اور اس تلاش وید سے سرور ہوتا ہے۔ درویش دوست اور دشمن کا فرق نہیں سمجھتا یا کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا۔ یہی حال بچوں کا ہے وہ بھی ایک وقت کا کھانا کھا کر دوسرے وقت سے بے فکر ہو جاتے ہیں کینہ و عناد نہیں رکھتے جھگڑنے کو جلدی بھول جاتے ہیں۔ معمولی معمولی چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔

۱۳ جولائی ۱۹۲۵ء

## خدا کہاں ہے

ایک شخص نے پوچھا خدا کہاں ہے۔ جواب دیا وہ کہاں نہیں ہے۔ دوسرے سوال کیا ضمیر آدمی میں کیا فرق ہے۔ جواب دیا ضمیر من کی زبان ہے۔ من کل ہے ضمیر اس کی ایک جڑ ہے۔ ضمیر بلا ضمیر نرم اور بھروسہ میں کیا فرق ہے۔ جواب دیا مقصد کا فرق ہے۔ ضمیر نرم کا مقصد دنیا اور اس کا تماشہ ہے۔ توہ کا مقصد خدا اور اسے جلال کی دید ہے۔

۱۴ جولائی ۱۹۲۵ء

## بچوں کی خوشی

خوشنماہ آتے ہیں بچوں کے لئے عجیب غریب کھیلنے لاتے ہیں بچے کھیلوں کو دیکھ کر اس قدر اچھلے اور غل شور مچاتے پھرتے ہیں کہ میرا جی گھبرا پو پھیر کو جرمی کا بادشاہ بنا دیا جائے اور گاڑی جی کو ہندوستان کا پریسیڈنٹ تب بھی ان کو ان بچوں سے زیادہ خوشی نہیں ہوگی کیونکہ وہ دونوں خوشی کے اس نام سے گدے پکے ہیں جس میں فطرت معمولی سی چیزوں سے دل کو بہت زیادہ خوش کر دیا کرتی ہے

۲۰ جولائی ۱۹۲۵ء

## دنیا کا عیش

انسان اس دنیا کو عیش کو گھر سمجھتا ہے۔ مگر مجھے کوئی ادنیٰ ایسا نہیں معلوم ہوتا جس کے دنیوی اور دنیوی عیش میرے۔ میرا ایمان تو اس حدیث شریف پر ہے کہ دنیا آخر کی کھیتی ہے جس طرح کسان اپنے کھیت کی ترقی و حفاظت میں عیش و آرام کی دنیا نہیں کرنا ابھی طرح ہلکا اس دنیا میں عیش و راحت سے بے تعلق ہو کر کام کرنا چاہئے۔

۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء

## پر دانوں کا تم

درویشی کے بدلنے سر کے بالوں میں گھس گئے۔ انھوں نے رات بھر اس طرح ستلایا جس طرح لادو لہن گزرتی کمال کو آجکل تنگی کی شادی ہے، مجھے انھوں سے کہہ دے میرے سر کے جنگل میں رات بھر کھڑے پھرے اور صبح سب کھا کر رہ گیا۔

۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء

## حضرت مسیح کی دعوت

مجھے حضرت مسیح سے بہت پُرانی محبت ہے۔ علاوہ پیغمبر کی میں ان کے پیغمبر اور سادہ فرما جی سے بہت مواہبت رکھتا ہوں، اگر وہ ہم جھل کے زمانہ میں تھے تو میں ان کے بالوں میں تیل ڈالتا۔ ان کے پاؤں دھوتا اور اگر وہ آجکل کے عیسائیوں پر خفا ہوتے کہ مجھ کو خدا کا بیٹا کیوں کہتے ہیں تو میں عرض کرتا کہ آپ ابھی کچھ خیال نہ فرمائیے۔ یہ آپ کو خدا کا بیٹا۔ تو کچھ بھی نہیں مانتے۔ ان کو تو روپے کی ضرورت ہے اور روپیہ ہی ان کا خدا ہے۔ آپ کا نام لینا تو محض ایک ہمارا ڈاکہ لینش ہے۔

۱۳ جولائی ۱۹۲۵ء

## سیاست اور محبت

جب میں کوٹھی میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ستر و سمانے راستہ میں پانچ عازم چھا رکھا ہے کہ میں میرا ہاں رکھتا ہوا جاؤں۔ لاف صاحب کے لئے پلیٹ فام پر بانٹ بچائی جاتی ہے مگر اس میں سیاست ہے۔ عاشق اپنا سر بچھاتے ہیں یا سر کی زینت عمارت کا اس کا نام محبت ہے۔

۲۰ اگست ۱۹۲۵ء

## رزق کا وعدہ

خدا کی خبریں آدمی ہیں، باندہ بند ہیں سچ کر کھانا، طبیعت پر گیا ہے، یہی کہتے ہیں یہ کھا گئے ہیں کتا ہیں اور ترقی کا نڈن کھا گئے، اسے وعدہ کیا ہو کہ دیکھا، (۱۴ جولائی ۱۹۲۵ء)



ادب اور انشائیہ لطف

ابن ناموں سے جزیہ کا طرہ پر ملک کے اخبارات و رسائل میں کر رہے ہیں اسے دیکھ کر بہت تو ڈر رہی تھی کہ ”کالیابا“ میں ادبیات کا بھی کوئی عنوان لکھا جائے کیونکہ جزیہ جتنی سے جس چیز کا نام آج ادب لطیف رکھ دیا گیا ہے اس سے زیادہ کیفیت ادب اندک کا شایہ ہی کوئی ادب شریل کے پیر بھی ایشیال کے کر زبان اور ادب کی تر تری کی عملی راہیں بتا بھی ”کالیابا“ کے فرض میں داخل ہے اس پر بخدا ہمدانی میں قدم لکھنے کی بھی بہت کر بھی گئی تھی، ادب لطیف عام طرہ پر اچکل اس لیے کہ ادب کو کھانا ہے جسکے مطالب معانی ہوا کی طرح لطیف، ہوں اور انتہائی کر کشش کے باوجود بھی کوئی انہیں نہ پا کر لکھنا اوقات خود و خوصف بھی انہیں نہ تا کے کر دے لکھتے۔

”کامیابی“ اس ستم کادب لطیف پیش کرنے سے عاجز ہوا وہ نہایت فخر کے ساتھ اعرانِ عمر کو راجو۔ وہ اپنے اہلی نصیب العین کو یہاں بھی بچھڑانا نہیں چاہتا اور اسکی کوشش یہی ہوگی کہ ان چند صفحات کے ذریعہ سے کحو اب اور انشاء کے لطیف کئے وقفہ کئے گئے ہیں جس حد تک بھی ہے ادب آسندگی ترقی کی کوشش کی جائے اور نقد و تحریک کے ذریعہ سے یادگیر دلائل سے زبان و ادب کی کامیابی کی راہیں بکلی جائیں۔ (ادب)

کہتے ہیں، اس لئے ٹھنڈی کے معنی سرد اور گرانی کے معنی گرمی کی جگہ خوشگوار طبع تو سمجھ لیا، لیکن دلیس یہ سوال پیدا ہوا کہ ”خرد گرانی“ سے اور علامہ سب سے کیا واسطہ؟ یہ تو ان لوگوں کی زبان ہو چکا کہ یہ کھلتے ہیں اور ٹھنڈی بیا کرتے ہیں۔ خردنگ آصفیہ میں لکھا تو اس میں بھی یہی لکھا کہ علامہ کی زبان میں گرمی کو گرانی کہتے ہیں، تب سمجھ میں آیا کہ علامہ نے علامہ کی زبان کی سرسبزی فراہم اسلامی مسادات کا نمونہ دکھایا ہو۔

تیسرا بند یہ ہو کہ

ہو بخود دی دہر سے سرک زما ہو سرخی جھلک دی ہو چہ رنگ زما ہو  
آنکھوں سے اک باہدہ چھلک نکلا ہو اک نیک کا سا عالم آنک جھلک زما ہو  
مخمر دینا چشم شہلائی لے کے اٹھی  
لودہ سحر کی دیوی انگریزی لے کے اٹھی

اس بند کو لکھتے وقت علامہ سبب شاید یہ نہیں گئے کہ وہ صبح کی دیوی کی تعریف کر رہے ہیں اور غلطی سے شام کی دیوی کی تعریفیں کرنے لگے۔ بالکل کھلی ہوئی بات ہو کہ جب سر سے دہر سے سرک زما تو کالے کانے بال نوادہ ہونگے اور زما کی دیوی کا سچل سر سے سرکے کے معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اس کی زنتھا دنا دینا کی نیگا ہوں کے سانسے انکس یعنی رات ہو گئی اور دنا ہر اچھا لگے شرمین چشم شہلائی، حضرت علامہ کی ایک ایسی ایجاد ہو کہ جس پر نائے ادب مدت افزا کرے گی۔ ابھی تک قاعدہ یہ تھا کہ کسی آدم کے ساتھ یا بے ہستی لگا دینے سے وہ اسم ایک صفت میں تبدیل ہو جاتا تھا جیسے آفتاب سے آفتابی او کتاب سے کتابی، اور اگر کسی صفت میں ”یا“ لگائی جاتی تھی تو اسے یا نے مصدری کہتے تھے اور اس طرح حاصل مصدرا م جاتا تھا جیسے روشن سے روشنی اور نیک سے نیکی وغیرہ۔ شہلا ایک صفت ہو اور اس کے معنی ”زندہ“ کے ہیں اب اس کے آخر میں پڑنے کا قاعدہ کہ بوجب اگر لگ سکتی تھی تو اسے مصدرا لگ سکتی تھی، اور شہلائی کے اگر کچھ معنی ہو سکتے تھے تو ”زندہ“ ہو سکتے تھے۔ زندہ، لیکن علامہ اجل نے صفت کے آخر میں یا بے ہستی لگانے کی کوشش کی کہ اور شہلائی کے معنی زندہ کے لئے ہیں۔ علامہ سبب کی یہ کوشش کوئی نئی چیز نہیں ہو۔ اس قسم کی بہت سی ایجادوں کا آپ کے سر پر ہو، اور ادب اس پر آپ کے اس قسم کے اجمالت بے شمار ہیں۔

جو تھا بند اس طرح ہو۔

دیوی کے دست و پا میں ہندی جی ہونی؟ یا صبح کی شفق سے دنا بھی ہو  
اک شعلہ دیکھیں غریاں پڑی ہوئی ہو تریک رنگ و جو سے دنا بھی ہوئی ہو  
اک نشتاں اداسے بختاں لے کے اٹھی  
لودہ سحر کی دیوی انگریزی لے کے اٹھی

بالوں کا ہونا تسلیم لیکن یہ کیا ضروری ہو کہ جب ہم آفتاب کو ایک فرض کو پس تو اس کے عارض تاہاں کی تعریف کرنے سے پہلے اس کے پیر معنی بالوں کا ایک بندھا ٹھنڈی کھڑکوں، علامہ اس بات سے ناواقف نہ ہوں گے کہ تشبیہ کھلے یہ ضروری نہیں ہو کہ شہین شہبہ کی تمام صفات یا یا جائیں۔ تشبیہ علم بھی ہوگی ہو اور ناقص بھی۔ پیر غریب صبح کی دیوی کو بالوں کے جھل میں پھانسنے سے بیا ناکہ اور مخصوص آنکھ کو جب صبح کی دیوان بھی گیسو برہہ بننے کو فرخا لکھنے لگی ہیں مگر اس کے علامہ سبب نے یہ سوچا کہ دنیا کی عمر اس وقت تک کہ وہ سال کی چوٹی ہو اور اس وقت بھی دیوی کے سر کے بال ضرور ایک تک سفید ہو چکے ہونگے یہ لکھ دیا ہو لیکن بصیرت تو یہ ہے کہ وہ خود ہی ان بالوں میں شب کی گرمی کا ہوا بھی تیار ہیں، اب یہ سوچنا پڑا کہ وہ رات کو نسی ہوئی ہو جو کالی ہونے کے بجائے سفید ہوتی ہو نیچے آنکھیں کام کو بھی کو نامنظور نہ ہو تو اس کے متعلق یہ وعدہ کیا کرتے ہیں کہ ”سفید جرات“ کو کرینگے۔ لیکن یہ کہ یہ صبح کی دیوی اسی سفید جرات کی صبح ہو۔

ٹیپ کا شعر لاجواب ہو اور تعریف سے مستثنیٰ۔

دوسرے بند میں علامہ موصوف فرماتے ہیں۔

محمد دست چرخ، دیوانہ ساز آنکھیں یہ ہے نیاز عالم، عالم نواز آنکھیں  
مستغراب دوش سرت راز آنکھیں غویا طلوع خادہ، ہیں ہم باز آنکھیں  
نظر میں ایک ٹھنڈی گرمی لے کے اٹھی  
لودہ سحر کی دیوی انگریزی لے کے اٹھی

سمجھ میں دیا کہ جو تھے مصرعہ کو شروع کے تین مصرعوں کے ساتھ کیا تعلق اور کیا ربط ہو۔ جو تھے مصرعہ کو اگر تشریں تبدیل کیا جائے تو یہ ہوگا کہ ”گویا نیاز آنکھیں طلوع خادہ ہیں۔ گویا کا لفظ اس بات کو چاہتا ہو کہ اس سے پہلے کچھ ایسی باتیں بیان کی گئی ہوں جو ہم راز آنکھوں کی طلوع خادہ کے ساتھ تشبیہ کو درست اور صحیح ثابت کرتی ہوں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر کہ مصرعوں میں آنکھوں کی تعریف کے ہوا اور کچھ نہیں ہو۔ تین نہایت درد اور مصرعے صبح کی دیوی کی آنکھوں کی تعریف میں پڑنے کے بعد کیا ایک مصرعہ بنگہ کے سانسے آتا ہو کہ ”گویا طلوع خادہ ہیں باز آنکھیں“ تو ذہن میں ایک کھنسی پیدا ہوتی ہو اور یہ خیال ہوتا ہو کہ کہ ہم سے پڑنے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو اور ادب بار بار پڑھنے کے بعد بھی کسی طرح مطلب صاف نہیں ہوتا تو مجبوراً یہی کہہ کر خاموش ہو جانا پڑا ہو کہ ”بڑے آدمیوں کی بڑی باتیں“

ٹیپ کے شعر میں ”ٹھنڈی گرمی“ استعمال ہوا ہو۔ ”ٹھنڈی گرمی“ ایک محاورہ ضرور ہے مگر اس کا محل استعمال نہیں لادہ حق بھی ہے کہ یہ مولانا کی شان میں انتہائی کتاسی ہوگی اگر ہم یہ فرض کریں کہ وہ غلط محاورے نظر فرمایا

اور یکتا اور اسے زرفشاں، کہنا چاہتے تھے۔

پانچویں بند کی ٹیپ کا شعر ہے۔

ساتھ اپنے اکل نفسے مینائی لے کے اٹھی  
لودہ سحر کی دیوی اٹھو لے لے کے اٹھی  
”نفسا مینائی“ بھی علامہ سیاب کا مصرع ہے۔ آخر یہ قول کی نفا کسی ہے؟ تو ایں صلی  
مختلف کاروں میں آتی ہیں، شربت، زہر، دایں، تیں غرض کہ ہر سیال چیز قبول  
میں کھی جاسکتی ہے پھر مینائی نفا کو خواہ مخواہ شراب ہی کی نفا کیوں مان لیا جائے۔  
نفسا مینائی کی موتی اور نہ ساغر کی۔ نفا اگر ہو سکتی ہے تو سستی کی اور خمار کی ہو سکتی  
ہے۔

ساتواں بند نیز چشم ہم کی ہے یہ ہے۔

ہاں لے سحر پرست تو لطف نظر اٹھاو اٹھو سحر کی دیوی اٹھی، لے اٹھاو  
ہر وقت صبح اپنی لفت دیر کو جگاو خواب گواں سے اٹھو جن سحرناو  
”تاریک منظر سے مینائی لے کے اٹھی  
لودہ سحر کی دیوی انگڑائی لے کے اٹھی

”لے اٹھاو“ کی ادھر صوفیوں نے سحر کی لے سنا ہے تو قبول تباہی کہہ سکتے ہیں  
کہ خدا ہمارے علامہ کو تا دیر ہمارے سر دل پر قائم رکھے۔ ٹیپ کے شعر میں ارشاد ہوا  
ہو کہ صبح کی دیوی تاریک منظر سے اٹھی ہو اور مینائی لے کے اٹھی ہو۔ مینائی  
لے کے اٹھی ہو کہ مطلب اگر کچھ ہو سکتا ہے تو یہ کہ اب سحر کی دیوی کو قوت مینائی مل گئی  
ہو اور وہ سب کچھ دیکھ سکتی ہو شاید علامہ کہنا چاہتے تھے کہ وہ ہمیں بکچھ دکھا  
سکتی ہو مگر یہ جیسی ہے مینائی کے معنی خود دیکھنا ہیں و سر دل کو دکھانا نہیں ہیں  
(مستد احمد)

صبح کی لال لال شفق کو دیکھ کر حضرت علامہ کے شاعرانہ جذبات حرکت میں  
آتے ہیں اور آپ اس عجیب غریب تشبیہ سے تمام دنیائے ادب کو حیرت میں ڈال  
دیتے ہیں کہ صبح کی شفق بالکل ایسی معلوم ہوتی ہو کہ گویا کہ رنگین شمع آفتاب  
عراں نظر آ رہی ہو۔ اگر ہمارے سامنے کوئی شخص یہ کہے کہ آئینے میں چراغ کی  
رہشنی بالکل ایسی معلوم ہوتی ہو کہ گویا چراغ روشن ہو تو غالباً ہم اس تشبیہ کی  
اہمیت پر ضرور ہنسنے لگیں، لیکن کس کی مجال ہو کہ ہندوستان کے شاعر اعظم سے  
یہ پوچھ لے کہ حضرت شفق اگر شمع عراں نہیں ہوتی تو پھر اور کیا چیز ہوتی ہو  
جو حوض نے ”یا“ کا حرف عطف استعمال کر کے شفق کو شمع سے تشبیہ دی ہو۔

چوتھے مصرعے میں اگرچہ آسانی سے کسی طرح یہ بھی یہ نہیں چل کر کوئی لہسن  
بہی ہوئی ہو یا اشعار عراں جس کا ذکر تیسرے مصرعے میں ہو یا صبح کی دیوی جس  
کا ذکر مصرعہ اول میں ہو، لیکن خبر یہ ہمارے ہاتھ ہے کہ دیوی ہی سے مراد ہوا  
یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ دیوی کی ترکیب میں خبر رنگ تو شامل ہو مگر کو کو کسی  
ترکیب میں کس طرح داخل کر دیا گیا۔ کیا طلوع صبح میں نور اور رنگ کے علاوہ  
کسی اور کی تو بھی شامل ہوتی ہو؟ ممکن ہو کہ علامہ نے اس بہت گل کا ذکر کیا ہو  
جسے صبح کے وقت سیر اپنی گود میں لے جاتی پھرتی ہو لیکن علامہ کو معلوم ہونا چاہا کہ  
تھکا لیتے ہو یا بے گل صبح کی ”ترکیب“ میں ہرگز داخل نہیں ہیں، یہ دونوں  
چیزیں بغیر صبح کے بھی موجود ہو سکتی ہیں، اور ان دونوں چیزوں کے بغیر بھی صبح  
ہو سکتی ہو۔  
ٹیپ کے شعر میں ”زرفشاں لالے مینائی“ بھی عجیب چیز ہے، غالباً علامہ نے شل

## صبح جذبات

(انتخاب کوہ پر دفتر اکبر خاں حمید دی، از دیوان جناب حکیم الطان احمد صاحب زادہ ہارپو، تلمیذ شید حضرت حالی مرحوم و مغفور)

اک دن گھر غفلت سننے کو ترسے گا  
اک دن الم زقت کچھ سے کے شلا دیگا  
تم جبر کے جاؤ۔ ہم صبر کئے جائیں  
امید کن جو وقت آئیں درون جنت  
اک روز دل بہزن خود را ہٹا ہوگا  
اک روز ہی دشمن منزل کا پتہ دیگا  
در دیش جب آہنگے آواز نہکا سنے  
در دیش کو بھی کھجور دیش دغا دیگا

آواز گدا مشرب دنیا سے غرض طلب  
کوئی ہیں کیا دیگا دیگا تو خدا دیگا

(۱)  
امید جزب نہ کہ امید سے کیا ہوگا  
کچھ کچھ ہوا ہوگا؟ کچھ روز جزب ہوگا  
بیدار بھی ہوں دل میں ہاں ہاں کی ہاں ہاں  
جوداغ دیا ہوگا۔ دچسپ دیا ہوگا  
ظاہر ہو کہ سیر ہیں ثابت ہو کہ بے یمن  
جو ظلم کیا ہوگا۔ برداشت کیا ہوگا  
بخت سہی کی حفت را بہرستم ہوں  
جب صبر کیا ہوگا صبر نہ سکا ہوگا  
احساس قلن جتن لیکن یہ گداز نہ سہی  
جب تم کیا ہوگا۔ جینے نہ دیا ہوگا

(۲)

لے کاش خبر موتی تو دل سے جھلا دیگا  
لے کاش سمجھ سکے تو دل کے دغا دیگا

## معاذین کامیابی کے صفحات

کامیابی میں ہر مہینہ چند صفحات خریدار ان کامیابی کی ایسی ذاتی ضرورتوں اور پراپیٹ اطلاعات کے لئے مخصوص ہونے چاہئے جو اشتہار کی تعریف میں نہیں آئیں گی اور اپنی اشاعت مقدار سالہ اور مفاد عامہ کے خلاف نہیں ہوگی ہر ایک خریدار کامیابی کو حق ہوگا کہ وہ اپنے ممبر خریداری کا حوالہ دیکر اپنی کسی دفنی ضرورت کے متعلق کوئی سوال یا اطلاع کامیابی میں منت شائع ہونے کے لئے بھیجیں لیکن تین مہینے میں صرف ہسٹریس ان کو مفت دی جا سکیں گی یا چھ مہینے میں سٹ اور سال بھر میں بیس سٹریس سوالات کے جوابات دفتر کامیابی میں وصول ہوں گے اگر وہ عام دلچسپی کے ہونے کو کامیابی کے اپنی صفحات میں مفت ممبر کو دے جائینگے، دوسرے سوال کرنے والوں کو بغیر دیگر ڈاک بڑھ بھیج دے جائینگے۔

جو تحریرات ان صفحات میں شائع ہونے کے لئے بھیجی جائیں ان میں بھیجے والے کو اپنا پورا نام اور تہہ اور کامیابی کا خریداری نمبر ضرور لکھنا چاہئے، یہ وہ تحریر منت شائع نہیں ہوگی۔ اگر کوئی خریدار کامیابی اپنے حق سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہینگے تو ان سے رعایتی اجرت فی سطر دو آنے کے حساب سے لی جائے گی۔ جس کے رسالہ میں پراپیٹ ضرورتیں اور اطلاعات شائع کرنی مقصود ہوں اس سے پہلے مہینہ کی ہائیڈرنگ تمام اطلاعات دفتر کامیابی میں پہنچ جانی چاہئیں،

## دفتری طالعین

۱۔ کامیابی ہر انگریزی مہینہ کی ہائیڈرنگ منت شائع ہو جائے گی، ہائیڈرنگ تک چھپے ہوئے تو فوراً دفتر کو لکھنا چاہئے۔

۲۔ خط و کتابت خصوصاً تبدیلی پتہ کی اطلاعات کے ساتھ ممبر خریداری ضرور لکھنا چاہئے۔

۳۔ رسالہ کی دی لی شکانے میں خریداروں کو ہر نقصان ہوگا اور دفتر کا کام طے ہے گا، اس لئے کامیابی کی قیمت بغیر کسی اور بھیجی جائے۔

۴۔ نمونہ اس شرط پر مفت بھیجا جاتا ہے کہ خریداری منظر نہ ہونے کی صورت میں دفتر کو دی جانی بھیجے سے روک دیا جائے اس لئے اگر خریداری منظر نہ ہونے کی کوئی اطلاع روڈ اننگی نمونہ سے دو ہفتہ بعد تک وصول نہیں ہوگی تو دفتر کو دی جانی بھیجے کا حق ہوگا۔

۵۔ میا چندہ کے اجتماع کی اطلاع چندہ میں روز قبل دی جائے گی اور اگر قبل ازاں اجتماع میا کو کوئی ایسا ہی اطلاع یا چندہ وصول نہ ہوا تو دی جانی بھیجا جائے گا۔

۶۔ جو معاذین کامیابی کامیابی کے لئے خریدار تیار کرینگے ان کے نام کامیابی برائے شائع ہوا کرینگے۔

اپنے ایسے چارہ دوستوں کے نام اور پتے لکھ کر بھیجئے جو کامیابی کے حتمی کارکن ہوں

## کامیابی کی تجارتی ڈاکٹری

بہت سے لوگوں کو اپنی کاروباری ادنیٰ ضرورتوں کے لئے ایسے متحرک فروش اور خریدہ فروش تاجروں، مصنوعات اور کارخانہ داروں وغیرہ کے نام اور پتے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جن سے وہ مطلوبہ اشیاء کفایت سے منگاسکیں۔ اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ آئندہ مہینے کامیابی کے ایک یا دو صفحات میں مختلف ضروریات زندگی کے تاجروں اور کارخانہ داروں کے نام اور پتے بھی درج کیا کریں۔ لیکن اس سلسلہ کو ہم مستقل طور پر صرف اس صورت میں جاری رکھ سکیں گے جبکہ ان تاجروں کی طرف سے جن کے نام کامیابی کی ماہوار ڈاکٹری میں درج ہونگے۔ کم از کم چار ماہ فی سطر ہمارے حساب سے ہو کہ ان کے اندراج کا مواضع بھی پیش کیا جائے گا۔ کامیابی کی ماہوار ڈاکٹری میں ہر شعبہ تجارت کی ایک سرخی دے کر اسے نیچے تاجروں اور کارخانہ داروں کے نام اور پتے درج کئے جائیں گے اور جو صاحب نام اور پتے کے علاوہ اپنے کاروبار کی فریضیات بھی درج کرنا چاہیں گے وہ بھی چار ماہ فی سطر کی اجرت پر شائع کی جائیں گی بشرطیکہ ہر سطر سے زیادہ نہ ہوں۔

## مختصر اشتہارات اور ضرورتیں

کامیابی میں مختصر اشتہارات اور ملازمت و شادی وغیرہ کی ضرورتوں کے لئے بھی چند صفحے مخصوص ہینگے، ملازمت اور شادی کی ضرورتیں دو ماہ فی سطر کے حساب سے درج کی جائیں گی اور مختصر کاروباری اشتہارات چار ماہ فی سطر کے حساب سے

## کتب نما

حزب نظامی ایٹرنل سچر کمپنی لیٹڈ کم از کم ۱۹۵۲ء سے ایک پندرہ روزہ رسالہ کتب نما بھی جاری کرنے والی ہے۔ یہ رسالہ صرف ان حضرات کے لئے ہنگامہ کن کتابیں پیش کرتے ہیں جو کتب کے کاشتکار ہیں اور جو کتابوں کے مطالعہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

کتب نما میں مطبوعات جدیدہ اور غیر مشہور پڑائی کتابوں پر مفصل ریویو لکھے جاتینگے۔ مطالعہ کتب کے متعلق نہایت مفید مضامین اور مشہور علماء و فضلاء کے خیالات اور تجربے درج ہونگے اور کتابوں کی تالیف و اشاعت سے متعلق ہر قسم کی مفید و دلچسپ معلومات و اطلاعات شائع ہوا کرینگے۔ یہ رسالہ اشتہار اور دو زبان میں اپنے رنگ کا ایک ہی رسالہ ہوگا۔ اور علمی حلقوں میں بہت پسند کیا جائے گا۔

کتب نما بالکل مفت دیا جائے گا مگر صرف انہی حضرات کو جو کتابوں کے پڑھنے اور خریدنے کا شوق رکھتے اور کمپنی کی کافی اعانت کر سکتے ہیں یا کمپنیوں کو کم از کم شتہ پڑے کے حصے دار ہیں۔

مصنفین و مؤلفین اور شائع کنندگان کتب میں جو حضرات اپنی نئی کتابوں پر ریویو لکھنا چاہیں وہ ان کتابوں کی دو دو کاپیاں ایڈیٹر رسالہ کتب نما کے نام فرما بھیجیں تاکہ اگت کے کتب نما میں ان پر ریویو لکھے

مینجر تجارتی کتب خانہ حزب نظامی ایٹرنل سچر کمپنی لیٹڈ، دہلی

## کپہنی کی خبریں

حصہ دار جن نظامی ایٹن لیجر کپہنی لیڈ اور دوسرے حضرات کپہنی کے حالات سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے کارستانی میں ہم یہ کپہنی کے مزدی حالات اور نئے حصہ داروں کے نام شامل ہوا کر گئے۔

جنگ داگر

### ابتدائی حالات

حسن نظامی ایٹن لیجر کپہنی لیڈ حضرت خواجہ جن نظامی صاحب کی تحریک پر ۱۹۱۷ء کے آخر میں قائم ہوئی جو اندہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۷ء کو اس کی قانون کپہنی ہائے ہند جو ۱۹۱۳ء کے تحت گورنمنٹ میں بطوری ہوئی ہو کپہنی کے سرایہ حصص اور معاہدہ وغیرہ کے متعلق پوری تفصیلات مندرجہ ذیل بریکٹس میں درج ہیں۔

### کپہنی کا تجارتی کاروبار

قواعد کپہنی میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ جب تک کہ بیس ہزار روپے کے حصے فروخت نہ ہو جائیں گے اس وقت تک کپہنی کوئی تجارتی کاروبار شروع نہیں کرے گی، اور ان کے یہ تھا کہ بیس ہزار روپے کے حصے آخر جون ۱۹۱۹ء تک فروخت ہو گئے اور جو باقی سے پہلے کاروبار شروع نہیں ہو سکے گا لیکن خدا کے فضل سے اس تاریخ ۱۹۱۹ء ہی تک ۲۰ ہزار روپے کے حصے فروخت ہو گئے اور آخر اپریل ۱۹۱۹ء میں کاروبار شروع کرنے کی کپہنی کو باضابطہ اجازت مل گئی۔ چنانچہ ہمارے ۱۹۱۹ء سے کپہنی نے اپنے تجارتی کاروبار کا کچھ سلسلہ شروع کر دیا جو - انشاء اللہ ابتدائی انتظامات مکمل ہونے پر کاروبار جب گنجائش سرایہ چلے گئے گا اور اس سال میں کم از کم چھتے کپہنی کو اپنے سرایہ کے اگلے پھر سے نفع حاصل کرنے کا موقع مل جائیگا۔

### کتابیں جمع کی جا رہی ہیں

رسالہ کارستانی کے علاوہ کپہنی نے بالفعل شامل شدہ کتابوں کی فروخت اور نئی کتابوں کی تالیف و اشاعت کا کاروباری سلسلہ شروع کیا جو - شامل شدہ کتابوں کے فراہم کرنے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہو لیکن جو کچھ نقد سرایہ ابھی آتا ہے نہیں ہوا جو کچھ اس وقت تک تمام مشورہ مستند کتابیں خریدی جائیں اس لئے مشہور شامل شدہ کتابوں و اجازت کتب سے تحریک کی گئی ہو کہ وہ اپنی کتابیں کپہنی میں کتب برفروخت ہونے کے لئے بھیجیں۔ مقامی شامل شدہ کتابوں کتب میں کم از کم اپنے کتابیں کپہنی میں بھیج دی ہیں دوسرے اصحاب سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور امید ہے کہ جیسے دو مہینے میں ہمارے کتابوں کا شلک اگر بالکل مکمل ہوں تو قریب قریب مکمل ضرور ہو جائے گا۔

جن تاجروں و دانش مندگان کتب سے ہمارے شے خط کا ابھی ایک جواب نہیں آیا جو وہ براہ کرم اس کے جواب فوراً عنایت فرمائیں اور جن صاحبوں نام

اور بتے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان کو خط و نہیں بھیج سکے ہیں وہ براہ کرم اپنی شامل کردہ کتابوں کی مکمل خبریں ہر یک بھیجیں تاکہ ایک ایک کتاب بطریق عنایت فراہم جو معاملہ طے نہ ہونے کی صورت میں کپہنی کے خرچ بردار کی دیکھا جائے

### نئی کتابوں کی تالیف و تصنیف

کپہنی کو چونکہ زیادہ تر نئی کتابوں کی تالیف و اشاعت کا کاروبار کرنا ہوا اس لئے اس کی آمد میں زیادہ نفع ہونے کی امید ہو سکتی ہے اس لئے ہم نے شروع سے اپنے کاروبار کے اس شعبہ کی طرف خصوصیت سے توجہ کی ہے اور موجودہ سرایہ دار کا نصف حصہ اس کام کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

اہم وقت اور زبان میں سے زیادہ ضرورت ایسی کتابوں کی ہے جو باوجود کم قیمت اور مختصر ہونے کے قیمتی اور پڑھنی کتابوں کی قائم مقام ہو سکیں اور جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق اپنے پڑھنے والوں کے لئے ایسی مفید معلومات فراہم کر دیں جس سے نہ صرف ان کے علم میں اضافہ ہو بلکہ عمل میں بھی ملے۔ اور دیکھنے والے عوام اپنی فروخت و اشتراکات میں کتب کے زیادہ قیمت کی بڑی برکتی ہیں خرید کو ان کا مطالعہ کریں یا کتابوں کے مطالعہ سے علمی عیاشی کا کام لیں ان کے لئے تو ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جو جنہیں وہ تین چار دن میں خرید کر ہر وقت بی

میں لکھ سکیں تاکہ دوسرے ضروری کاموں سے جب بھی انہیں فرصت ملے وہ ان کتابوں کو آسانی سے پڑھ لیا کریں اور پڑھ کر صحت و خوش رہی نہ ہوں بلکہ کچھ نفع بھی حاصل کریں۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر حسن نظامی ایٹن لیجر کپہنی لیڈ نے چھوٹی چھوٹی کتابیں مفید اور عام فہم جیسی کتابیں لکھانی شروع کر دی ہیں، جو اب ایک قطع اور قریب قریب ایک ہی صفحات کی ہوں گی۔ سرورق سب کا شرح ہوگا اور قطع اتنی چھوٹی ہوگی کہ داسٹ کی جیب میں ایک کتاب آسانی سے آسکے کتابوں کا یہ خوب سب سلسلہ شروع ہو چکا ہے سلسلہ کے نام کو موسم ہوگا اور ہر ایک کتاب کی صفحات کم از کم ۶۲ زیادہ سے زیادہ ۹۶

صفحات کی ہوں گی۔ اس سلسلہ کی کتابوں کی عام قیمت علاوہ معمول چار آنہ فی کتاب متروک کی گئی ہو لیکن متعلق خریداروں کو تین آنہ فی کتاب مل جائے گی ڈیڑھ دو آنہ کی ہیں کم از کم اس سلسلہ کی شامل ہوں گی اور یہ سلسلہ مکمل ہونے پر

انشاء اللہ اردو کی ایک عالم فہم انسائیکلو پیڈیا کا کام لے گا۔

کاروباری حیثیت سے بھی پچاسی کتابوں کا یہ سلسلہ انشاء اللہ کینٹی کے لئے نہایت نفع بخش ثابت ہو گا اور چند ہی روز میں اس کے ذریعہ سے انشاء اللہ کینٹی کی شہرت و کاروباری حیثیت میں بہت ترقی ہو جائے گی۔

جیسی سلسلہ کی کتابوں کی تالیف و تصنیف کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ایک کتاب جس کا نام شادی سے پہلے جو چھپ رہی ہو انشاء اللہ جون کے آخر تک تیار ہو جائیگی باقی کتابیں بھی جاری ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہر فن کے ماہرین سے ان کتابوں کو لکھو ایسے ہی لے کر اردو کے تمام اہل قلم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اگر کسی موضوع کے متعلق جیسی تقطیع سے ۱۹۶۷ء مضمون میں کوئی بہترین علم اور دو کتاب لکھ سکے ہوں تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

### متوسط درجہ کی ادبیری کتابیں

مضامین جیسی کتابوں کے مذکورہ سلسلہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی نگاہیں کے لحاظ سے متوسط ادبیری کتابوں کی اشاعت کا بھی کینٹی کی طرف سے انتظام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ متوسط درجہ کی ایک نہایت مفید کتاب اسلام اور عورتیہ موضوع پر دو ایسے ہی کتابوں کے جو تجارتی حیثیت سے نہایت کامیاب ہیں حقوق تالیف و اشاعت خریدنے کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔

### دوسرے کاروباری سلسلے

کتابوں کی فروخت و اشاعت کے علاوہ کینٹی کے مقاصد میں چھاپائی کا فنڈ اور شہری وغیرہ کی تجارت بھی شامل ہو چکیں گے۔ اس وقت تک نہیں شروع کئے جا سکتے جب تک کہ سرمایہ کافی فراہم نہ ہو جائے۔ دوسرے ایک کاروبار جو مسلمانوں کی مال اندیشی اور مالی ہمتی پر منحصر ہے۔ جو قوم ملامانہ کو روں روپہ نقدی مراکم اور دلچسپیوں میں ضائع کر دیتی ہو اس کے لئے یہ کچھ مشکل نہیں ہے کہ ۲۰ لاکھ روپے کا سرمایہ ۱۹۶۷ء کے ختم ہونے سے پہلے جمع کر دے۔ بشرطیکہ اس کو اپنی نئی ضرورتوں کا احساس ہو جائے۔

### حصول کی فروخت اور نقد سرمایہ

آج ہم جن ۲۵ فروری تک تقریباً ۳۹۰۰ روپے کے حصول کی درخواستیں وصول کر چکے ہیں اور ۲۹۹۰ روپے کے حصول کی نامزدگی ہو چکی ہے۔ نقد روپہ جو زرہنگی و نامزدگی کے حساب میں اب تک وصول ہوا ہو اسکی تعداد گنتا ۵۰۰ ہو چکی ہے کہ زیادہ تر حصے سو روپے اور پچاس روپے والے فروخت ہوئے ہیں جن پر زرہنگی و نامزدگی کی بابت صرف دس روپہ کی حصر نقد وصول ہوئے ہیں۔ اب تک جتنے حصے فروخت ہوئے ہیں وہ بعد اضع زرنقد فروخت کئے گئے ہیں لیکن اب مجلس انارکڑاں نے یہ طے کر دیا ہے کہ کتابوں اور نقد وغیرہ کے معاوضہ میں بھی تھے دئے جاسکتے ہیں مجلس انارکڑاں کے اس فیصلے سے شائع کنندگان کتب کینٹی میں کئی سانی سے شریک ہو چکے گے اور پچاسی کو بھی کتابوں کا شاکر مل کر لے کر لے گئے ہیں۔

اسیں شک نہیں کہ تجارتی کاروبار کو دست نیسے کے لئے اس وقت کینٹی کے پاس نقد سرمایہ کافی ہو لیکن فروخت حصص کی موجودہ رفتار مجبوراً سبباً آفریادہ ہو اور اس رفتار کو دیکھتے ہوئے امید ہے کہ زرہنگی و نامزدگی اور زراعت کی برکت و وصولی سے کاروبار کے مال اندیشی سے چلانے میں انشاء اللہ کوئی دقت واقع نہ ہوگی۔

افسوس کہ شمالی ہند کے مسلمانوں نے جن کو شکر تجارت سے مانوس کرنے اور ہر جمع کرنے کا عادی بنانے کے لئے کینٹی جاری کی گئی ہے ابھی تک اس کینٹی کے معاملات میں اتنی دلچسپی نہیں لی جس کی ان سے توقع تھی۔ امید ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری جلد بحال کر سکیں گے۔

### موجودہ حصہ داران کینٹی

ذیل میں ان حصہ داران کینٹی کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کے حصول میں کینٹی کی نامزدگی ہو چکی ہے

حصہ دار	دہلی	دوسرے
۱۔ حضرت خواجہ نظامی صاحب	دہلی	۱۰۰۰۰ روپہ
۲۔ ملا دادھری صاحب	"	۲۰۰۰
۳۔ شیخ احسان بخش	"	۲۰۰۰
۴۔ مفتی شمس علی صاحب فاضل	"	۲۰۰۰
۵۔ منشی عبد المجید صاحب	"	۱۰۰۰
۶۔ ڈاکٹر محمد عرسا صاحب	"	۵۰۰
۷۔ برادر محمد آکر خان صاحب جی	"	۵۰۰
۸۔ سید ذی بیجو صاحب سرائی	"	۲۰۰
۹۔ سید عیسیٰ محمد رحیم صاحب	بنگلور	۲۰۰۰
۱۰۔ مولانا شمس شاہ صاحب نظامی	"	۲۰۰۰
۱۱۔ منشی سید عیسیٰ محمد صاحب جی	دہلی	۲۰۰
۱۲۔ بابو محمد بن صاحب لشار نظامی	"	۵۰۰
۱۳۔ جناب محمد خواجہ بابو صاحب حضرت خواجہ صاحب نظام الدین دہلی	"	۲۰۰
۱۴۔ محمد زور بابو صاحب حضرت خواجہ صاحب نظام الدین دہلی	"	۲۰۰
۱۵۔ سید ابی خری صاحب	دہلی	۵۰۰
۱۶۔ سید احمد المتین صاحب	"	۲۰۰
۱۷۔ خان محمد صاحب الدرعاب	کرناٹک علی آباد	۲۰
۱۸۔ محمد علی صاحب بکرا نوری	مکھڑا علی علی آباد	۱۰۰
۱۹۔ حکیم محمد رضا صاحب	مکھڑا	۵۰۰
۲۰۔ خواجہ محمد سعید صاحب	لاہور	۲۰
۲۱۔ سید حسن آرا بکرم صاحب	دہلی	۱۰۰
۲۲۔ سید آفرید خان بکرم صاحب	"	۱۰۰
۲۳۔ سید نور محمد بکرم صاحب	"	۱۰۰
۲۴۔ امجد علی صاحب	"	۳۰۰
۲۵۔ فضل حق صاحب بنادر موضع جام دورہ بات بھادلوہ	"	۵۰
۲۶۔ عبدالرشید خان صاحب غزالی	دہلی	۵۰۰
۲۷۔ امجد علی صاحب	لاہور	۵۰

ایضت مصنفین	ایضت مصنفین	ایضت مصنفین	ایضت مصنفین
۲۰ - لکھنؤ صاحب، ساکھ کلاں، لاہور	۱۰۰ - دوسرے	۲۸ - بابو محمد جلال صاحب، دھڑا گڑھ، بامست، راولپنڈی	۲۸ - بابو محمد جلال صاحب، دھڑا گڑھ، بامست، راولپنڈی
۱۰۰ - لاہور	۲۰ - کوٹلی جھنڈی	۲۹ - بابو علی محمد صاحب، فوری	۲۹ - بابو علی محمد صاحب، فوری
۱۰۰ - موضع سکرا، موضع گروا، ساکھ	۲۰۰ - غازی پور	۳۰ - شاہ محمد بخش صاحب، غازی پور	۳۰ - شاہ محمد بخش صاحب، غازی پور
۲۰۰ - لاہور	۱۰۰ - دہلی	۳۱ - مرزا محبوب بیگ صاحب، دہلی	۳۱ - مرزا محبوب بیگ صاحب، دہلی
۵۰ - مقام چتر، ناٹیکو	۲۰ - گونا چھائی	۳۲ - عرفان احمد صاحب، جالی	۳۲ - عرفان احمد صاحب، جالی
۱۰۰ - لکھنؤ	۱۰۰ - دہلی	۳۳ - چوہدری الہی بخش صاحب، دہلی	۳۳ - چوہدری الہی بخش صاحب، دہلی
۱۰۰ - خیریت آباد کن	۴۰ - ناگپور	۳۴ - خیریت کفایت بی صاحب، ناگپور	۳۴ - خیریت کفایت بی صاحب، ناگپور
۲۰۰ - لکھنؤ	۲۴۰ - حیدر آباد	۳۵ - مولوی احمد الہی بخش صاحب، حیدر آباد	۳۵ - مولوی احمد الہی بخش صاحب، حیدر آباد
۱۰۰ - حیدر آباد کن	۱۰۰ - نادر علی شمس، ساکھ	۳۶ - مولوی ابوبکر صاحب، نادر علی شمس، ساکھ	۳۶ - مولوی ابوبکر صاحب، نادر علی شمس، ساکھ
۵۰ - لاہور	۱۰۰ - مسلح، میک، دکن	۳۷ - جناب درویشا بیگ صاحب، مسلح، میک، دکن	۳۷ - جناب درویشا بیگ صاحب، مسلح، میک، دکن
۵۰ - امیر خیریت	۱۰۰ - لاہور	۳۸ - جناب فاطمہ بیگ صاحب، لاہور	۳۸ - جناب فاطمہ بیگ صاحب، لاہور
۵۰ - لکھنؤ مدراس	۲۰۰ - پاٹوری روڈ	۳۹ - جناب امجد علی بیگ صاحب، پاٹوری روڈ	۳۹ - جناب امجد علی بیگ صاحب، پاٹوری روڈ
۱۰ - مدراس	۴۰ - لال پٹیم، جنوبی اسکاٹ	۴۰ - سید عبدالسلام صاحب، لال پٹیم، جنوبی اسکاٹ	۴۰ - سید عبدالسلام صاحب، لال پٹیم، جنوبی اسکاٹ
۵۰ - دہلی	۱۰۰ - لاہور	۴۱ - محمد حبیب علی خاں صاحب، لاہور	۴۱ - محمد حبیب علی خاں صاحب، لاہور
۱۰۰ - امین آباد	۵۰ - حیدر آباد کن	۴۲ - جناب محبوب، لاہور، غازی	۴۲ - جناب محبوب، لاہور، غازی
۲۰۰ - لاہور	۱۰۰ - کولا ناڈا	۴۳ - علی محمد عبدالکرم صاحب، کولا ناڈا	۴۳ - علی محمد عبدالکرم صاحب، کولا ناڈا
۵۰ - ساکھ	۵۰ - ساکھ	۴۴ - مولوی سید عبدالرزاق صاحب، ساکھ	۴۴ - مولوی سید عبدالرزاق صاحب، ساکھ
۲۰ - کوٹلی	۲۰ - کوٹلی	۴۵ - بابو رضا الدین صاحب، کوٹلی	۴۵ - بابو رضا الدین صاحب، کوٹلی
۲۰ - رات رامپور	۲۰ - رات رامپور	۴۶ - جناب غلام علی خان، رات رامپور	۴۶ - جناب غلام علی خان، رات رامپور
۱۰۰ - قلدو لکھنؤ، حیدر آباد	۱۰۰ - قلدو لکھنؤ، حیدر آباد	۴۷ - محمد عبدالقادر صاحب، قلدو لکھنؤ، حیدر آباد	۴۷ - محمد عبدالقادر صاحب، قلدو لکھنؤ، حیدر آباد
۱۰۰ - لاہور	۱۰۰ - لاہور	۴۸ - محمد علی صاحب، لاہور	۴۸ - محمد علی صاحب، لاہور
۲۰ - ہنگو، دہلی، کوٹلی	۲۰ - ہنگو، دہلی، کوٹلی	۴۹ - منشی عبدالرزاق صاحب، ہنگو، دہلی، کوٹلی	۴۹ - منشی عبدالرزاق صاحب، ہنگو، دہلی، کوٹلی
۵۰ - قلعہ	۵۰ - قلعہ	۵۰ - جناب سیدہ خاتون صاحب، قلعہ	۵۰ - جناب سیدہ خاتون صاحب، قلعہ
۵۰ - لاہور	۵۰ - لاہور	۵۱ - جناب عامہ خاتون صاحب، لاہور	۵۱ - جناب عامہ خاتون صاحب، لاہور
۵۰ - کلکتہ	۵۰ - کلکتہ	۵۲ - محمد حسن خاں صاحب، کلکتہ	۵۲ - محمد حسن خاں صاحب، کلکتہ
۱۰۰ - جڑا گڑھ	۱۰۰ - جڑا گڑھ	۵۳ - جناب خیر بیگ صاحب، دارا، غازی	۵۳ - جناب خیر بیگ صاحب، دارا، غازی
۲۰ - تحصیل ٹوکس، ساکھ	۲۰ - تحصیل ٹوکس، ساکھ	۵۴ - محمد علی خاں صاحب، تحصیل ٹوکس، ساکھ	۵۴ - محمد علی خاں صاحب، تحصیل ٹوکس، ساکھ
۲۴۰ - حیدر آباد کن	۲۴۰ - حیدر آباد کن	۵۵ - سید محمد الین صاحب، حیدر آباد کن	۵۵ - سید محمد الین صاحب، حیدر آباد کن
۱۰۰ - لاہور	۱۰۰ - لاہور	۵۶ - نقشب صاحب، لاہور	۵۶ - نقشب صاحب، لاہور
۳۰ - لاہور	۳۰ - لاہور	۵۷ - صفیر صاحب، لاہور	۵۷ - صفیر صاحب، لاہور
۱۰۰ - دہلی	۱۰۰ - دہلی	۵۸ - جناب جہان بیگ صاحب، دہلی	۵۸ - جناب جہان بیگ صاحب، دہلی
۱۰۰ - لاہور	۱۰۰ - لاہور	۵۹ - جناب خیر بیگ صاحب، لاہور	۵۹ - جناب خیر بیگ صاحب، لاہور
۲۰۰ - حیدر آباد	۲۰۰ - حیدر آباد	۶۰ - جناب کریم انصاری صاحب، حیدر آباد	۶۰ - جناب کریم انصاری صاحب، حیدر آباد

۱ - دھڑا گڑھ، صاحب، تحصیل حسن آباد کن

ایضت مصنفین

۱۰ - دوسرے

## نہز دارکڑ کے انتخاب کی تجویز

اس وقت کہیں میں جن ڈاکٹر کو تو دعائی میں ایک صاحب رنگوں کے ہیں وہ ایک صاحب کے لیے ہیں جن کا وطنی تعلق تو پنجاب سے ہے اور کاروباری تعلق رنگوں سے۔ ہر ایک صاحب کے لیے ایسے با اثر اور تجربہ کار ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو اپنے اثر و رسوخ اور معزز مشورہوں کی کھینچ کی کاتبی میں مدد سے، ڈاکٹر بننے کے لیے صرف ایک ضرورت ہے کہ کوئی صاحب جو ڈاکٹر بننے کی اہلیت رکھتے ہیں، وہ نہ روکے ہوئے کے حصے خیر میں اور نہ صرف ڈاکٹر بننے کے لیے منتخب ہو جائیں اور یہ دونوں شرطیں لکھائیں ہیں جو متوال تجربہ کار اور متین حضرات کے ڈاکٹر بننے میں اوج سے کہیں خصوصاً ایسی صورتوں میں کہ گاہک کا بہت اداکاری ہو کر رہے ہو۔

ہم کو تو یہی ہے کہ مولوی سید علی صاحب جو شہرہ و معروف اخبار تہذیب جنوں کے بانی و مالک اور ڈاکٹر کے شہرہ و دانشور اور دھڑا گڑھ صاحب مولوی سید علی صاحب کے لیے صاحب کو ہیں نظری ڈاکٹر کی ہے ان کے اندر اور علمی حصے کے ساتھ یہ وہ نقطہ و ایسے ہیں اور ان کا نام ڈاکٹر بننے کے لیے نہ صرف اس کے لیے پیش ہونے والا ہے اور نہ ہی کسی کے علم عام کے انتقاد کے علم ڈاکٹر کی آپ کا علمی تصور منظور ہو جائے گا اور علم عام غالباً اس کی تائید کرے گا۔ مولوی سید علی صاحب کو مالیت و شاعت کے ساتھ کاروبار کا بہت دیرینہ تجربہ ہے اور وہ مالیت و شاعت پنجاب جو آپ کے ذرا بہت ہے اس وقت ہندوستان ایک کامیاب دارالاشاعت بنانا چاہتا ہے اس لیے اس کے لیے مولوی صاحب صحت کے ڈاکٹر بننے چاہئے۔ سب سے کہیں کہ صرف پنجاب کے ان مشرین سے کہ کاروباری تعلقات قائم کرنے میں اس کے لیے ایک تجربہ کار دانشور بھی کہیں کے لیے نہایت مفید ثابت ہو سکے۔

اس لیے کہ دوسرے صوبوں کے متوال، با اثر اور تجربہ کار حضرات بھی ڈاکٹر بننے کی کھینچ



حساب کتاب وغیرہ خود دیکھیں، اس لئے میں تمام حصہ داران کہیں سے مکرر درخواست کرتا ہوں کہ وہ کمپنی کے حساب عام میں ضرورتاً شریک ہونے کی کوشش کریں۔

## حصے دار بنئے اور حصے دار بنائے

جو مزدوری یا ترس کمپنی کے حالات کے متعلق مجھے عرض کرنی تھیں وہ میں عرض کر چکا ہے۔ اب ذیل میں میں کہیں کے پریسکپشن کا خلاصہ درج کر کے تمام ناظرین کا تبادلی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ پریسکپشن کو خوب غور سے پڑھیں اور پڑھنے کے بعد اگر وہ اپنے ذاتی اور قومی مفاد کے خیال سے مناسب سمجھیں تو تب مقتصدانہ طور پر حصے خرید کر کمپنی میں شریک ہو جائیں اور حصہ دار ہو کر دوسروں کو بھی اس کا حصہ دار بنانے کی کوشش کریں۔ بیشتر کام خرید کر کامیاباً عبادت کے نہیں مل سکتے اس لئے مجھے امید ہو کہ آپ بھی بحیثیت قوم کے ایک فرد ہو کر اپنی امن برداری کو محسوس فرمائیں گے جو آپس میں کامیاب بنانے کے متعلق ساری قوم پر عائد ہوتی ہے۔

## ٹے بیوری ٹینگ لین کمپنی کا پہلا جلع اسم

کمپنی کے حصہ داروں کا پہلا جلع اسم کوٹے ٹیوری ٹینگ لین قانونی جلع کا نام ہے جو ۱۱ جولائی ۱۹۲۹ء کے آخری ہفتے میں منعقد ہوا، اور اس کی باضابطہ اطلاع ہر ایک حصہ دار کو کم از کم ہندوہ روز قبل دی جا سکتی، امید ہے کہ جو حصہ داران کمپنی اس جلع میں آسانی سے شریک ہو سکتے ہیں وہ ضرورتاً شریک ہونگے۔ اگر وہ کمپنی کے معاملات اور حساب کتاب وغیرہ کو خود دیکھیں تو دیکھیں اور کوئی ایسا جلع نظر آئے تو اس کے متعلق عمدہ باتوں سے باز نہیں کریں۔

اس کمپنی کے قائم کرنے کے سبب ٹرانسپیریڈنسی اور عام مسلمانوں کو ٹینگ لین کے معاملات کا دوبارہ سے دیکھی پیدا ہوا اور یہ دیکھی آسرت تک پہنچے ہوئے پیدا نہیں ہو سکتی جس تک کہ کمپنی کے حصہ دار کمپنی کے حالات و معاملات کی واقفیت نہ دیکھیں اور عام جلعوں میں شریک ہو کر

اصل پریسکپشن کی ایک نقل صاحبہ شہداء ملٹن کینز فری کے ان ایل کو بھیجی ہو

## خلاصہ پریسکپشن

دی جن نظامی ایڈن ٹریس کمپنی لینڈ دہلی

(جسٹری شدہ فیروزگان کمپنی ہائے ہندوستان ۱۹۲۹ء)

سرمایہ دو لاکھ (۲۰۰۰۰۰) روپے

جب ذیل جلع نام کے ۱۰۰۰ معمولی حصوں پر مشتمل ہو۔  
۱۔ شریف... ۵ حصے اس وقت روپے کے ۲ حصے ہیں۔  
۲۔ جملہ... ۵ حصے ہیں۔  
۳۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۴۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۵۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۶۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۷۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۸۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۹۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۱۰۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔

نقشہ سرزمین کا سرمایہ بالفضل صرف ۲ لاکھ روپے دکھایا گیا اور اس فرض کو مفصلہ لاکھ ۱۰۰ حصوں میں تقسیم کیا گیا جو سرمایہ کی مذکورہ تقسیم میں ان لوگوں کی آسانی کا بھی لحاظ رکھا گیا جو زیادہ قیمت کے حصے خرید کر تقویٰ تقویٰ لوگوں کی آسانی میں ان کی کوئی چاہت نہیں اور ان لوگوں کی مصلحتوں کا بھی جو اسے زیادہ پسند کرے کہ حصے خواہ کرایت کے خریدیں لیکن ان کے فرض سے جلد رکش ہو جائیں۔  
۱۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۲۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۳۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۴۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۵۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۶۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۷۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۸۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۹۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۱۰۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔

۱۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۲۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۳۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۴۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۵۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۶۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۷۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۸۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۹۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔  
۱۰۔ شریف... ۵ حصے ہیں۔



## حسن نظامی کا ضروری خط

ہوگا جب کہ کام کرنے والوں کو خود کار و حاصل نہ ہوا وہ خود اسکا تجربہ نہ دیکھتے ہوں۔  
 کمپنیز کے کام میں سے بری چیز تیز ہوتی ہو۔ اگر کمپنی چلانے والوں کی تیز تھی  
 ہو تو بہت سی کامیابی ہوتی جو اور عدل کے فضل سے حسن نظامی ایڈمنسٹریشن کو کھینچنے کے چلانے  
 والے کے سبب نیکیت ہیں اور یہی وجہ ہو کہ میں نے ادھر سے بری چیزوں نے مشکل  
 رقم کے حصے خرید لئے۔ اگرچہ میرے رفیقوں اور دوستوں میں بکثرت ایسے اشتیاق موجود  
 ہیں کہ ان میں سے ایک ہی شخص دلاکھ کے حصے خرید کر مقررہ سرمایہ مہیا کر دیتا کہ میں یہ  
 بات نہیں چاہتا۔ کیونکہ میں نے تو اس کمپنی کے جاری کرنے کی اس لئے تائید کی کہ وہ کم  
 مسلمان کو اس تجارت سے فائدہ ہو اور وہ شریک تجارت سے واقفیت حاصل کرے، اور  
 سب سے بڑی بات یہ کہ اسکا مدنی سے خارج کر کے کچھ بچت کرنے کی عادت ہو اور وہ جب  
 ہی ہوگی اس پر ترقی تیز تر شریک تجارتی کمپنیز میں حصے خریدے جائیں تاکہ خدا ادا کرنے کی  
 کمرے مسلمانوں کو کھاتے شکاری کا خیال پیدا ہو اور ان کی موجودہ غلط فہمی و غلطی  
 مجھ سے بہت لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اس کمپنی میں فیصدی کتنا وضع ہوگا۔ ان کو معلوم  
 ہونا چاہئے کہ کتنا بڑی اس تجارت میں مجھ کو بعض اوقات ۵ فیصدی وضع بھی ہوا ہے، اور  
 بعض اوقات ۱۰ فیصدی، اور بعض اوقات ۱۵ فیصدی اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا  
 کہ کتاب قبول ہوئی اور اس کی بری کم ہوئی تو وضع بہت کم ہو۔ بلکہ بعض کمپنیوں کو  
 نقصان کے ساتھ فروخت کر دیا۔ مگر وضع نقصان تو بہت تجارت میں ہوا کرتا ہو۔  
 اس کو میں وضع کی کوئی خاص مقدار نہیں کہتا۔ البتہ اتنا کہ کمپنیوں کو کتنا  
 کی تجارت میں عام طور سے اوسط بیس فیصدی وضع کی ہو جائے گی اور اس پر کہ اس کمپنی  
 میں بھی آتا، اس کو کہ بیش وضع ہوگا۔ اور جو کمپنی کے چلانے والے تجربہ کار ہیں ان میں  
 لئے وہ قوی احتیاطا میں کر کے کہ کوئی ایسی کتاب شائع نہ کریں جس کے ذریعے کا زیادہ  
 ہو۔ قیہ محقر ذاتی طور پر مجھے اس کمپنی میں نقصان کا کوئی پیلو نظر نہیں آتا اور فائدہ کے  
 بہت سے پیلو نظر آتے ہیں اور میں پوسے اعتماد کے ساتھ اپنے رفیقوں اور دوستوں اور  
 عام مسلمانوں کو صلاح دے سکتا ہوں کہ وہ اس کمپنی کے حصے خریدیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ کہ  
 تاکہ کہ کتنا بڑی کمپنی میری اس تجربہ زدن میں کمپنی کے قواعد اور پالیسی کو اس خط  
 کے ساتھ منسلک ہیں پہلے اچھی طرح غور کر کے پڑھیں اور وضع نقصان کے سبب پیلو کو  
 سوچ لیں کہ جتنے ضروریں۔

قرعے سے معلوم ہوا کہ اکثر لوگ کمپنی کے حصے محض بوجہ سود نہیں خریدتے کہ وہ فائدہ  
 مالیت کے حصے نہیں خرید سکتے اس پر خیرا چاہے اور کہ مالیت کے حصوں کے لئے دعوات  
 کوئے من اس کو شرم آتی ہو۔ ایسے لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اکثر کمپنیوں کی چاہئے کہ  
 وہ صرف دس روپے کا ایک حصہ خریدنا چاہتے ہیں تو ان کو لانا اس دس روپے کے ایک حصے  
 لئے دعوات سمجھنی چاہئے۔ اور اس انتظار میں ہیں نہ چاہئے کہ جب زیادہ رقم ان کے  
 پاس آئے گی اس وقت وہ حصے خریدیں گے۔ کیونکہ یہ رقم جمع ہونے پر وہ حصے خریدیں گے

حسن نظامی

سب بھائیوں کی اطلاع اور واقعت کے لئے مجھے یہ لکھا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں  
 حسن نظامی ایڈمنسٹریشن کو کسی ایڈمنسٹریشن کا ایک حصہ دار اور ڈائریکٹر ہوں لیکن ملاقاتی اور کاردار  
 کمپنی مذکورہ کے دفتر دار و بار سے ملے ہو۔ اس لئے کمپنی کے دفتری معاملات کی بہت کچھ  
 کوئی صاحب خط لکھا کریں اور درپیشی حصوں کی خریداری کا مجھے یہ بھی کریں بلکہ ہر کمپنی  
 براہ راست کمپنی مذکورہ اس کے پیچھا ڈاکٹر کے نام چونی چاہئے۔

دوسری بات مجھے یہ لکھنی ہے کہ گزشتہ نام میں بعض ایڈمنسٹریٹو کام ہو کر ٹوٹی گئی تھیں  
 اور ان میں سر اور دوسری صلاح ہوا تھا اس لئے میں نے ایڈمنسٹریشن سے بچ کر فیصلہ کر  
 لیا تھا کہ آئندہ کسی ایڈمنسٹریشن میں شریک نہیں ہو سکا لیکن دوسری طرف نے جو ایڈمنسٹریشن  
 قائم کر رکھی ہیں ان کی کامیابیوں کو دیکھ کر میں اب اس کی سخت ضرورت سمجھتا ہوں کہ مسلمان  
 ایسی ایڈمنسٹریشن میں شرکت کریں جو نیکیت، ایمان دار اور تجربہ کار لوگوں کے زیر  
 نگرانی جاری کی جائیں تاکہ ان کی قومی ضرورتیں بھی قوی ہوں اور ان میں تجارت سے  
 دوسری اور میرے بچنے کرنے کا حقوق بھی پیدا ہو جس طرح حسن نظامی ایڈمنسٹریشن کو کھینچنے کے قائم کرنے اور  
 چلانے والوں کی دیانت داری و تجربہ کاری پر ان ذاتی طور سے پورا پورا بھروسہ رکھتا ہوں اور  
 اس لئے میں نے خود دس ہزار روپے کے حصے اس کمپنی کے خریدے ہیں اور میرے بیوی  
 بچوں نے اس کے علاوہ ہے۔

اگر میں شریک ہوں تو اس کی تجارت کرنا ہوں اور مجھ کو کمپنیوں کی تجارت کا پورا  
 تجربہ ہو گا اگر کسی زبان اور حساب کتاب نہ جانتے کے سبب میں ایک اپنے تجارتی دفتر  
 کا قائل ہوں۔ اور حسن نظامی ایڈمنسٹریشن کو کھینچنے کے بعض میرے انتظام کے تحت ہوتی تو  
 گزشتہ اعلان کے بموجب ایک شخص کو بھی اس کمپنی میں شریک ہونے کی رشتہ نہ دلا،  
 لیکن چونکہ اس کا انتظام ایک ایسے لائق اور دیانت دار اور تجربہ کار شخص کے ماتھے میں ہو  
 جس کو میں راجحاً سے اس کام کے لئے موزوں سمجھتا ہوں اس واسطے مجھے قویاً یقین ہے کہ  
 اتنا رازداری کمپنی کا کام ہوگا اور میں ملائیں دلائی میں شخص کو صلاح دے سکتا ہوں  
 کہ وہ کمپنی مذکورہ میں شریک ہوئے۔ مگر ملاحظہ اور قانون کی بموجب میں شخص کو تاکہ کہ کتنا  
 کہ وہ میری پاسی اور ملک شریک و تربیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ کمپنی کے منسلک پریکٹس فیر  
 کا نفاذ کو بھی طرح غور کر کے پڑھیں اور اس کے بعد فیصلہ خریدے۔

جو لوگ قانونی عبادتوں کو سمجھ نہیں سکتے اور اپنے ایمان کے لئے عاذم اور اسطریقہ  
 سے کمپنی کی حقیقت معلوم کرتی جاتے ہیں ان کے لئے مجھے یہ لکھنا ضروری ہے کہ کمپنی مسلمانوں  
 کے فائدہ کے لئے اور مدد بان اور شریک کے فروغ کے لئے اور مسلمانوں کو شریک تجارت  
 سے فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے جاری کی گئی، اور چونکہ اس میں ایک کاروبار ہوگا جس کو  
 میں بھی ملج جاتا ہوں اس لئے مجھے اس کے فائدہ مند ہونے کا یقین ہے۔ اور چونکہ اس  
 کمپنی میں ایک کوئی کاروبار پیش نظر نہیں ہے جو خطرے کے تجربہ اور کچھ اور تاباں سے اس پر  
 اس لئے اس کاروبار میں مجھ کو نقصان کا کوئی پہلو نہیں نظر آتا۔ مثلاً بعض کمپنیوں  
 ولایت کی زمینیں منگاتی ہیں اور ان کو چھلے بھرتیہ دے جاتے کے سبب زمین کی قیمتیں  
 بڑی ہیں اس لئے بعض اوقات ان کو نقصان چھوٹا ہو گا اس کمپنی میں ایک کوئی کام نہیں

# فام درخواست خریداری حصص

دی سن نظامی ایٹرن لٹرچر کمپنی لمیٹڈ دہلی

بذریعہ درخواست — تاریخ وصول — تاریخ منظوری — ترجمہ داری —  
نوٹ :- شرور دیے والے حصص ب فروخت ہو چکے ہیں ان کے لئے درخواست نہ کیجئے  
نوٹ :- اس لکیر کے اوپر آپ کچھ نہ لکھئے

بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحبان

دی سن نظامی ایٹرن لٹرچر کمپنی لمیٹڈ

دہلی

جناب عالی

(تقدار و پیشگی نفعوں میں)

(یعنی نقد منی آمد، چیک یا ہندی وغیرہ)

مبلغ — روپے بابت درپیشگی ہوا درخواست بحساب مبلغ یا پانچ سو روپے فی حصہ بندیہ  
(تقدار و کل مالیت حصص طلبہ نفعوں میں) (تقدار و کل حصص طلبہ نفعوں میں)  
ارسال شدت ہیں براہ کرم موسومہ بالا کمپنی کے حصص سرمایہ میں سے مبلغ — روپے کے — حصص پر تفصیل ذیل :-

حصص رقم الف یعنی دس روپے والے حصص تعدادی — (تقدار و حصص نفعوں میں)

حصص رقم ب یعنی تیس روپے والے حصص تعدادی — ( " " " )

حصص رقم ج یعنی پچاس روپے والے حصص تعدادی — ( " " " )

کمپنی مذکورہ کے منسلک پراسیکشن کے بموجب مجھ کو — روپے اور حصص مذکورہ کی بابت — نام حصہ داران کمپنی کے جس میں سبج فرامیں حصص مذکورہ بالا ایلان میں

بقیے آپ سے — نامزد کرینگے۔ ان کو میں — منظور کروینگے۔ — فقط  
ہائے — ہم

پورا نام مقدمہ دلالت

پیشہ - عمدہ - القاب و خطبات وغیرہ

پورا پستہ

دستخط

تاریخ

ضروری نوٹ :- نام اور پتہ مستقبل اور خوشخط لکھئے، درخواست کی خاطر بری اعتبار سے کیجئے۔ جو افسانہ معرین درخواست میں کر چھپے ہوئے ہیں ان میں سبب کی ضرورت نہ ہوا ان کو قلم نہ  
کر دیجئے شلائیں لکھنا ہو تو لکھنا ہو تو اس کو کاٹ دیجئے جس میں پہلے نفعوں میں لکھ کر ان کے اوپر بندے بنا دیجئے۔ پانچ سو روپے حصہ ہر درخواست کیا تہ  
جنگ ضرور دیجئے۔ اور چک کے ذریعے ادائیگی کرنی ہو تو چیک کو کراس کیجئے

اس جگہ کا تذکرہ نہ کیا گیا ہے اور نقد منی آمد، چیک یا ہندی وغیرہ

## چند سوالوں کے جواب

اس کنبی کے معاملات کی نسبت عام طور پر چاروں سوالوں کے ذریعے دریافت کئے جاتے ہیں اس لئے سوالات مذکور صوبہ آئیکے جوابات کے برابر اُتار کئے جاتے ہیں تاکہ ان سوالوں کے متعلق کسی صاحب کو خط و کتابت کی رحمت نہ اٹھانی پڑے۔

سوال۔ جن حصوں کی قیمت باسٹا ادا ہوئی ہو ان کی قیمت کسی وقت کینت بھی ادا کی جاسکتی ہو یا نہیں؟

جواب۔ ہر وقت ادا کیا جاسکتی ہے اور ادا شدہ رقم حصہ رسی منافع بھی مل سکتا ہو۔

سوال۔ ایک شخص ایک مرتبہ حصے خرید کر دوبارہ بھی خرید سکتا ہو یا نہیں؟

جواب۔ جب تک کہ کل حصے فروخت نہیں ہو جاتے ہر شخص بے مرتبہ چاہے حصے خرید سکتا ہو۔

سوال۔ کوئی حصہ دار اپنے حصوں کی رقم کنبی سے واپس لے سکتا ہو یا نہیں؟

جواب۔ کوئی لینے کنبی اپنے حصوں کو قیمت دیکر واپس نہیں لے سکتی لیکن دوسری جگہ کی طرح لینے کنبیوں کے حصے بازاری قیمت پر دوسروں کے ہاتھ فروخت کئے جاسکتے ہیں۔

سوال۔ منافع کب ادا کر کے تقسیم ہوا کرے گا؟

جواب۔ منافع نقصان کا حساب سالانہ ہوا کرے گا اور منافع ہونے کی صورت میں جب پورا کرنا کنبی قابل تقسیم منافع حصہ داران کنبی کو ان کی ادا کردہ قوتات پر حصہ رسی نقد ادا کیا

جائے گا۔ یعنی کف ادا کا اس وقت کوئی تعین نہیں کیا جاسکتا۔

سوال۔ کیا کنبی ان خاص بلکرائے مشترک ناموں سے کنبی کے حصے خرید سکتے ہیں؟

جواب۔ خرید سکتے ہیں۔ مگر درخواست پر سب کو دیکھا کرنے چاہئیں۔

سوال۔ کیا نام انہوں کے نام سے بھی حصے خریدے جاسکتے ہیں؟

جواب۔ خریدے جاسکتے ہیں بشرطیکہ درخواست ان کے دلی کی طرف سے ہو۔

سوال۔ ذرا بزرگی اور سال درخواست سے کنبے عرصہ کے بعد ادا کرنا ہوگا؟

جواب۔ انعام ایک مہینہ کے بعد۔

سوال۔ کیا حصوں کی قیمت بعد میں ادا کیا جاسکتی ہو؟

جواب۔ ابھی معاہدہ ہونے کی صورت میں ادا کی جاسکتی ہو۔

اگر معاہدہ بالا سوالات کے متعلق یا ان کے علاوہ کوئی اور امر دریافت طلب ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔

احسان الحق  
میننگ ڈائریکٹر

## شرائط کنبی فروخت حصص

جو صاحبان شرائط ذیل پر جن انتظامی ایٹرن ٹریڈنگ کنبی لینے کے حصے فروخت کرنے کے لئے کنبی کے ایجنٹ بنا چاہیں وہ کنبی سے باضابطہ اجازت نامہ حاصل کر کے ایجنٹ بن سکتے ہیں جو لوگ لینے کنبیوں کے حصے فروخت کرنے کی قابلیت اور تجربہ رکھتے ہیں اور ٹریڈنگ کو پیش سے کام کر سکتے ہیں وہ معاہدہ نامہ اور اس کام کے ذریعہ سے آسانی سے پیداکر سکتے ہیں۔

۱۔ کنبی ایجنٹ کو کنبی کے نام سے براہ راست کنبی سے بروقت حصص یا کنبیوں کوئی رقم وصول کرنے کا حق نہیں ہوگا بلکہ تمام قوتات خرید و ادان حصص کو کنبی کو بھجوانی چاہئیں اور کنبی سے وصول کی جائے گی۔

۲۔ کنبی صرف ان حصوں پر ہی جانے گی جن کی نامزدگی داران کنبی منظور کر لینگے اور جن کا ذرا نامزدگی اندون میعاد مقرر کو وصول ہو جائے گا۔

۳۔ ایجنٹوں کو ہر ایک درخواست خریداری حصص برجان کے ذریعہ سے وصول ہونے کے لئے دیکھا کرنے ہونگے اور دیکھا کا نذرہ لینے کنبی کو بھیجنا ہوگا۔

۴۔ کنبی کا حساب اہلکار ہوگا اور دائرہ کنبی کے لئے امانت حصص صرف ان حصوں کی ایت قرار دی جائے گی جن کا ذرا نامزدگی اس مہینہ میں اندون میعاد وصول ہوگا۔

۵۔ شرح کنبی عملی ایت حصص رہ فی صدی ہوگی یعنی مثلاً اگر پچاس روپے کا ایک حصہ فروخت ہوگا تو کنبی چار روپے کی بڑھیکہ حصہ نہ دے گی ایت پانچ روپے ایت نہ دے گی اور پانچ روپے ایت نہ منظور ہی اندون میعاد وصول ہو جائیں۔

احسان الحق  
میننگ ڈائریکٹر

## عام فہم شرح حبیبی کتابوں کا سلسلہ

حاصل ہوئیں گی۔

عام فہم شرح حبیبی کتابیں ہر ایک علم و فن کے ماہر سے لکھوائی جائیں گی تاکہ وہ اپنی مہارت و فن کی امداد سے اس فن کی تمام ضروری معلومات کو یکجا کر سکیں اور اپنی کتاب کے ذریعے ممالک کو دوسری کتابوں کے مطالعہ سے بڑی حد تک مستغنی کر دیں، ان ضمن میں سلسلہ کی کتابوں کو ہر درجہ عمل کرنے اور مفید سے مفید بنانے کی کوشش کی جائے گی، اور انشاء اللہ حسن نظامی ایٹن لٹرچر کمیشن لینڈ کا یہ کام زائرہ اور دیگر لٹرچر کی تاریخ میں ایک قابل فخر کارنامہ سمجھا جائے گا۔

عام فہم شرح حبیبی کتابوں کی تقطیع ۲۹۳۲ء کی ہے۔ یہی اپنی چھوٹی کتابی سانی سے داسکتی کی جب میں آج اپنے ادرمات ہر ایک کتاب کی کم از کم ۱۲۳ اور زیادہ صفحہ کی ہوگی۔ جیت ہر ایک کتاب کی خواہ ۶۴۰ صفحہ کی ہو یا ۱۰۰ صفحہ کی علاوہ محمول ڈاک جا رانے ہوگی۔ اور مستقل خریداران و حقیر دالان بینی کے لئے صرف کر

دو کتابیں

شادی سے پہلے اور شادی بعد

عام فہم شرح حبیبی کتابوں کے سلسلہ کی پہلی کتاب جس کا نام شادی سے پہلے ہے چھپ رہی ہے۔ عیدہ ۲۰۱۰ء میں تیار ہو جائے گی، اور دوسری کتاب جس کا نام شادی کے بعد ہے عتقرب تیار ہونے والی ہے۔ یہ کتابیں ان نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے لکھی گئی ہیں جن پر خاندان یا میری بننے کی ذمہ داری عائد ہونے والی ہے اور جو بچاؤ ہیں کہ شادی ہونے سے عیدہ سکون و اطمینان اور راحت و آسائش کی زندگی بسر کر سکیں۔ ملک میں ایک ایسی شادیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی جا رہی ہے جن کا انجام کسی نہ کسی لحاظ سے دردناک اور تباہ کن ہوتا ہے اور اب شادی کا نام بجائے خاندان یا میری کے خاندان برادری زیادہ موزوں ہوتا چلا ہے۔

ان دونوں کتابوں کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ ہر بوی کو ایسی اچھی سہو کی اور خاندان کو ایسا اچھا فائدہ مند بناد جائے کہ کوئی شادی خاندان برادری کی صداقت نہ ہونے لائے اور شوہر و دل اور بیویوں کو وہ تمام باتیں معلوم ہو جائیں جو انہیں شادی کے پہلے معلوم ہوجانی چاہئیں۔

تمام نوجوان لڑکوں اور عورتوں کو جن کی شادی ہونے والی ہے یا ہو چکی ہے یہ دونوں کتابیں ضرور پڑھنی چاہئیں۔ صرف مرے خراج میں ان کو شادی کی زندگی کے متعلق ایسی جتنی معلومات حاصل ہو جائیں گی جو بڑی بڑی جہتی کتابیں پڑھنے کے بعد بھی ان کو اتنی آسانی سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔

پہلے ہی

میر خیر آبادی کھنڈ حسن نظامی ایٹن لٹرچر کمیشن لینڈ، دہلی

حسن نظامی ایٹن لٹرچر کمیشن لینڈ دہلی کی طرف سے عام فہم شرح حبیبی کتابوں کی تالیف و اشاعت کا ایک ایسا قابل قدر سلسلہ شروع کیا گیا ہے جو عام لڑکوں کی زندگی اور آؤد خواہ کی توسیع معلومات کے لئے نہایت ہی مفید اور بیش قیمت ثابت ہوگا اور مکمل ہونے پر آؤد کی ایک بہترین عام فہم انسائیکلو پیڈیا کا کام چمے گا۔

اس زمانہ میں جبکہ لاکھوں کتابیں پڑھنی ضرور ہیں اور ہر آدمی چھپتی ہیں اور ماضی اور کاروباری مصروفیتیں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ لوگ مطالعہ کتاب کے لئے کافی وقت نہیں دے سکتے اور نہ ہی ضروری کتابوں کے خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں جن میں نظامی ایٹن لٹرچر کمیشن لینڈ نے اس ضرورت کو ملحوظ رکھا اور میں سنی اور عام فہم کتابوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جائے کہ لوگ کم از کم وقت اور کم خرچہ کو کر کے وہ تمام ضروری معلومات حاصل کر سکیں جن کا حاصل کرنا آجکل مستلزم زندگی کے لوٹا میں سے کچھ بچاؤ ہے اور جن کے بغیر آجکل ابتدائی فنکار کبھی مکمل نہیں کہا جاسکتا۔

عام فہم شرح حبیبی سلسلہ کی تقریباً دو ہزار کتابیں شائع ہوں گی اور ہر ایک کتاب کی تالیف میں اس اصول کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ موضوع کتاب کے متعلق جن باتوں کا جاننا ضروری ہے وہ تمام باتیں نہایت اختصار کے ساتھ لکھی جائیں اور ہر ایک میں بیان کر دی جائیں کہ سہولت کے ساتھ دیکھنے والے لوگ بھی ان کو پڑھ سکیں۔ یہ سب اس آسانی سے سمجھیں اور جو لوگ بڑی کتابوں کے مطالعہ کے لئے وقت نہیں نکال سکتے وہ اس سلسلہ کی کتابوں کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھ سکیں تاکہ کبھی ان کو تنہا یا سہولت نہ ملے وہ ہمہ گیر لٹریچر یا راستہ چلتے ہوئے ان کتابوں کو آسانی سے پڑھ سکیں۔

عام فہم شرح حبیبی کتابوں کی اشاعت میں علم و فنون کی ترقی کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا یعنی یہ نہیں ہوگا کہ جب تک کسی ایک علم یا فن کے متعلق تمام ضروری کتابیں شائع نہ ہو جائیں اس وقت تک دوسرے علوم و فنون پر کتابیں شائع نہ کجائیں بلکہ جس علم و فن کے متعلق کسی کو بھی کتاب ہو شائع کرنے کے لئے بل جائے گی اور جب کی اشاعت ہو کر مقاصد کے لحاظ سے مناسب اور مفید ہوگی اور جب کتاب پہلے شائع کر دی جائے گی تاکہ اس سلسلہ کی اشاعت سے تمام آؤد و درخان صاحب یکساں مستفید ہو سکیں اور ایک ہی نام کی کتابوں کے مطالعہ سے لوگ کامیاب نہ لگے۔

عام فہم شرح حبیبی کتابوں کے سلسلہ میں مذہبی کتابیں بھی ہوں گی اور اخلاقی لٹریچر، تاریخی، کاروباری اور علمی کتابیں بھی، مذہبی کتابوں کے سلسلہ میں عقائد و اعمال کے ہر ایک شعبہ پر ایک ایک کتاب لکھنے ہوگی۔ مثلاً ایک کتاب پر توحید، ایک رسالت، ایک نماز، ایک روزہ پر علی بن ابی اسحاق، اسی طرح لٹریچر کتابوں کے سلسلہ میں آؤد کے تمام شعراء و محققین کے متعلق ایک ایک مستقل کتاب ہوگی، غرض کہ ہر علم و فن کے متعلق آؤد کے تمام ضروری شعبوں پر مستقل کتابیں شائع کی جائیں گی اور ہر ایک کتاب کے مطالعہ سے اس شعبہ علم و فن کے متعلق تمام ضروری معلومات

## مُصَنَّفوں کی ضرورت ہو

حسن نظامی ایٹن پیرچر پٹی لیدر کو ایسے مصنفوں، مولفوں اور مترجموں کی ضرورت ہے جو عام فہم سرخ جی آٹوں کے سلسلہ کو مکمل کرنے کے لیے سلیس و عام فہم اردو میں ایسی مفید کتابیں لکھ سکیں جو بآدھ و مختصر ہونے کے نہایت پُر از معلومات اور دلچسپ ہوں، اور جن کو وہ ایک ماہرن کی حیثیت سے تحریر کر سکیں جب پند کتابیں لکھنے پر سادہ معقول دیا جائے گا۔

## مُصَوِّر کی ضرورت ہو

حسن نظامی ایٹن پیرچر پٹی لیدر کو ایسے مصوِّر اور نقاش کی ضرورت ہے جو ہر قسم کی تصویریں، کارٹون، پبل ٹیٹے اور ڈرائنگز وغیرہ نہایت اعلیٰ درجے کے بنا سکیں اور خیالات اور واقعات کو تصویروں کے ذریعے دکھا سکیں۔ انہیں فن کو خواہ معقول دیکھائے گی

## نا امید مت ہو

اگر دعا مانگا تو فرما، جو کریری رخت یعنی کامیابی سے نا امید نہ ہو، حکماء کا قول ہے کہ نا امیدی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ کوئی شکل ایسی نہیں ہو جو آسانی نہ ہو سکتی ہو۔ کوئی ناکامی ایسی نہیں ہو سکتی جس میں کامیابی پوشیدہ نہ ہو۔

## ہمت جو صلاہ و استقلال کا مِلو

ادب و ادب پر نا کام ہونے کے بعد بھی کامیابی کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑو

## تم کامیاب ہو گے اور ضرور کامیاب ہو گے

ہمارا اہلکار رسالہ کامیابی چند ہی روز میں نکلا ہے (زور دہاقت اور صلاحیت پیدا کر دینا جس کو کامیابی کا تہیہ کرنا ہو جائے گا اور باقی ہی نکلا ہے) تحریر نہیں کیے گی۔ اس رسالہ کے باقاعدہ پڑھنے سے تمہیں وہ تمام راز معلوم ہو جائیں گے جو دنیا کے کامیاب لوگوں کی غلطی، غلطی اور روحانی کامیابیوں کا باعث ہوئے ہیں اور تم خود دنیا کے سامنے اپنی حیرت انگیز کامیابی کا ایک نمونہ پیش کر دے۔ ہر سالہ کامیابی کے مطالعے سے تمہاری مرقہ قدروں میں زندگی پیدا ہو جائے گی۔ تمہاری یہ غلطی میں غلطی کی طرح پڑ جائے گی اور تمہاری آفریقہ کی سرگرمی سے بدل جائے گی۔ یہ رسالہ تمہیں یقیناً ایک نہ ایک دن خیر باد پڑے گا اس کو بہتر ہو کر شروع ہی سے اپنے خیر باد ہو جاؤ۔ کامیابی کی عام سالاد قیمت چار، اور صبرداران حسن نظامی ایٹن پیرچر پٹی کے لئے صرف بیڑ ہو۔

یہ نیک کامیابی، دفتر حسن نظامی ایٹن پیرچر پٹی لیدر دہلی

شیخ احسان احمد، نوبل ڈائریکٹرس، انڈیا ایٹن پیرچر پٹی لیدر دہلی پرنٹر ویلیئر نے مرزا محبوب بیگ کو محبوب المطابع برقی پریس میں دہلی میں چھپوا کر شائع کیا۔







